خ ص۔
176

مکتوبات

خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ

تلخیص و ترجمہ

از

مولانا نسیم احمد امروہی

521

مکتوب الیہم

جن کا فٹ نوٹس میں تفصیلی یا اجمالی تذکرہ لکھا گیا، بحوالہ صفحات

شمشیر خاں	۱۹	مولانا محمد امین لاہوری	۷۰
مولانا محمد حنیف	۲۳	خواجہ شیخ عبدالاحد ابن خواجہ محمد سعید سرہندی	۷۲
حاجی محمد عاشور بخاری	۲۷	ہمت خاں	۷۵
ملا عبدالرزاق	۲۸	صاحبزادہ گرامی شیخ محمد اشرف سرہندی	۷۸
میر غضنفر	۳۰	قلیچ اللہ	۸۳
حاجی شریف	۳۳	جاناں بیگم (بنت عبدالرحیم خانخاناں)	۱۱۱
حافظ ابوالقاسم	۳۳	مولانا حسن علی	۱۱۴
حاجی مصطفیٰ	۳۷	ملا محمد افضل سرہندی	۱۱۹
شیخ عبر	۳۷	شاہ نعمت اللہ قادری	۱۲۳
حافظ محمد محسن دہلوی	۳۸	خواجہ عبدالصمد کابلی	۱۲۸
محمد باقر فتح آبادی	۴۰	شیخ طاہر بدخشی	۱۲۹
شیخ بایزید سہارنپوری	۴۴	میر محمد نعمان اکبر آبادی	۱۳۶
میرک معین الدین	۴۶	مولانا خواجہ محمد صدیق پشاوری	۱۴۳
محمد عسلی (بار دوم)	۵۱	شیخ محمد شریف کابلی	۱۴۵
[illegible]	۶۲	حافظ عبدالغفور پشاوری مجددی	۱۵۱

Marfat.com

شیخ عبدالعلیم جلال آبادی	۱۵۳
خواجہ محمد کاشف کاشغری	۱۵۴
تربیت خاں	۱۷۰
میر ضیاء الدین حسین بدخشی	۱۷۲
صاحبزادۂ گرامی خواجہ عبیداللہ سرہندیؒ	۱۷۸
ملا محمد افضل	۱۸۲
ملا سجاول	۱۸۲
میرک عباداللہ (ابن قاضی میر زاہد)	۱۸۷
حاجی محمد عارف	۱۸۸
خواجہ عبیداللہ (معروف بہ خواجہ خرد)	۱۹۱
شیخ عبدالہادی بدایونی	۱۹۲
خواجہ شیخ محمد سعید سرہندی	۱۹۵
شیخ محمد خلیل اللہ سرہندی	۱۹۷
میر ضیاء الدین حسین بدخشی	۲۰۳
مرزا ابوالمعالی	۲۱۲
ملا مشتاق برکی	۲۱۸
خواجہ عبداللہ کولابی	۲۲۱
ملا قاسم روہڑی	۲۲۳
خواجہ محمد صادق بخاری مدنی	۲۲۷
محمد سعید سارنگ پوری	۲۳۱
رعایت خاں	۲۳۴
خواجہ محمد صدیق بدخشی	۲۳۵
شیخ امام الدین پنجابی	۲۳۷
خواجہ مکی	۲۴۲
شیخ ابوالمظفر برہانپوری	۲۵۳
خواجہ احمد بخاری	۲۵۵
شیخ شرف الدین سلطانپوری	۲۵۸
شیخ محمد یوسف گردیزی	۲۶۵
میر محمد ابراہیم اکبرآبادی	۲۶۸
میر محمد یعقوب	۲۷۱
صاحبزادۂ گرامی خواجہ سیف الدین	۲۸۰
صاحبزادۂ گرامی شیخ صبغۃ اللہ	۲۹۳
خاندان نقشبندی اور نگزیب عالمگیر	۲۹۶

Marfat.com

شکر و دعا

از محمد منظور نعمانی

الحمد للہ الذی بعزتہ وجلالہ تتم الصالحات

اس عاجز بندہ پر اللہ تعالیٰ کے بیشمار احسانات میں سے ایک یہ بھی ہے، کہ اُسنے اس ناکارہ کو ایسے بہت سے کاموں کا واسطہ اور ذریعہ بننے کی توفیق دی جن سے اُسکے بندوں کو دینی نفع ہوا۔ اور انشاءاللہ ہوتا رہے گا، انہی کاموں میں سے ایک اس کتاب کی تیاری اور اشاعت بھی ہے:

مولانا نسیم احمد فریدی میرے نہایت مخلص اور عزیز ترین دوستوں میں ہیں، میں نے اُن کو مشورہ دیا، کہ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ کے مکاتیب میں دعوت الی اللہ تصحیح عقائد، اصلاح اعمال و اخلاق اور تذکیر آخرت جیسے جو مضامین ہیں، جن کا مطالعہ مسلمانوں کے تمام طبقات کے لئے یکساں طور پر مفید ہو سکتا ہے، وہ اُن کو اُردو میں منتقل کر دینے کی خدمت اپنے ذمہ لے لیں ——— اللہ تعالیٰ نے بہت اچھے طریقے پر اس کام کے انجام دینے کی اُنھیں توفیق دی، پہلے یہ سلسلہ "ماہنامہ الفرقان" میں باقساط شائع ہوتا رہا، اور اب اس مستقل کتاب کی صورت میں ہمارے آپکے سامنے ہے ———

Marfat.com

موصوف نے اس کتابی اڈیشن میں دو نہایت قیمتی اضافے بھی کئے ہیں، ایک صاحبِ مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ کے مختصر سوانح حیات، اور دوسرے ساٹھ سے اوپر مکتوب الیہم کے تفصیلی یا اجمالی حالات، جو جابجا فٹ نوٹس میں ناظرین کی نظر سے گزریں گے۔ خواص اہلِ علم ہی اندازہ کرسکیں گے کہ اس ضمن میں یہ کام کتنا بڑا انجام پاگیا ہے —— اسکے علاوہ شروع میں ۱۱ صفحے کا "پیش لفظ" بجائے خود ایک قیمتی اور معلومات افزا اضافہ ہے ؛

"مکتوباتِ معصومیہ" کا یہ پورا سلسلہ میں نے پہلے "الفرقان" میں پڑھا تھا، اور جب کتابی شکل میں اس کی تیاری ہونے لگی۔ تو اس کی بعض کاپیاں اور کچھ پروف دیکھنے کی سعادت بھی مجھے حاصل ہوئی، میرے نزدیک بڑی نافع، بڑی بابرکت اور بڑی پُرلذت کتاب ہے؛

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یقین کے ساتھ اُمید ہے۔ کہ جن بندوں میں خیر کی کچھ بھی استعدا ہوگی، وہ اسکے مطالعہ سے انشاء اللہ ضرور منتفع اور متأثر ہونگے ؛

یہ بندہ اللہ تعالیٰ کے دوسرے بیشمار احسانات کی طرح اس کرم واحسان کے بھی ادائے شکر سے عاجز وقاصر ہے، اور بس دُعا کرتا ہے۔ کہ جس طرح محض اپنے لطف وکرم سے اُسنے یہ کام لیا، اُسی طرح وہ اِس کو قبول فرمائے، اور اپنے بندوں کیلئے نافع بنائے ؛

آمین یارب العالمین

Marfat.com

شرابِ کہنۂ ما لذّتِ دگر دارد

Marfat.com

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد ——— اہل اللہ کے ملفوظات اور اُن کے اقوال و ارشادات آج بھی دلوں کی سرد مہری کو گرمیٔ عشق میں تبدیل کرنے کی تاثیر رکھتے ہیں، اُن کلماتِ طیبات کو پڑھ کر اور سُن کر خدا اور اُس کے رسولؐ کی محبت ترقی پذیر ہوتی ہے، عملِ صالح کا جذبہ پیدا اور آخرت کا یقین تازہ ہوتا ہے ——— اُن کے ذریعہ نہ صرف قرآن و حدیث کی عظمت دل میں جاگزیں ہوتی ہے، بلکہ قرآن و حدیث کے بہت سے حقائق و معارف منکشف ہوتے ہیں۔

بزرگوں کے ارشادات و کلمات جب مکتوبات کی صورت میں جلوہ گر ہوتے ہیں تو اُن کے افادات میں اور اضافہ ہو جاتا ہے ——— ان مکتوبات کے آئینے میں بزرگوں کی قلبی کیفیات اور اندرونی احساسات و واردات کا جلوہ انتہائی آب و تاب کے ساتھ پیشِ نظر ہو کر دعوتِ کیف و سرور دیتا ہے ——— ان متبرک تحریروں میں اللہ و رسولؐ کے ارشادات کی ترجمانی دینی دعوت، سلوک و احسان کی طرف رہنمائی، تزکیۂ نفس اور ذکر اللہ کی تلقین، دنیا

Marfat.com

کی بے ثباتی اور آخرت کی پائیداری کا بیان، اللہ تعالیٰ کے بے پایاں احسانات کی تذکیر اور اُن پر اعتماد و توکل کی ترغیب، غرضکہ وہ تمام اعلیٰ مضامین ہوتے ہیں جن پر عمل پیرا ہونا دارین میں خصوصاً آخرت میں کامیاب زندگی اور ابدی فوز و فلاح کا ضامن ہے۔

بزرگوں کے ملفوظات کی طرح اُن کے مکتوبات مرتب کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری بہاریؒ کے مکتوبات اپنی خاص نوعیت اور تاثیر کے لحاظ سے غالباً سب سے پہلے باقاعدہ مرتب ہو کر شہرت اور بقائے دوام کے بلند مقام پر جلوہ گر ہوئے۔ بعدازاں شیخ المشائخ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی برّد اللہ مضجعہ کے مکتوبات، وادیٔ سلوک کے سالکین اور علمِ معرفت کے طالبین کے لئے رشد و ہدایت کا خزانہ اور اخلاقِ حسنہ کا ذخیرہ اپنے پہلو میں لیکر افقِ ہند پر بصد شان دلربائی و رُوح پروری نمودار ہوئے۔

ہندوستان کی اس آخری سہ صد سالہ تاریخ ملت میں جو مکتوبات بام اخلاص وللّٰہیت اور مقام دعوت و عزیمت پر سب سے زیادہ نمایاں ہوئے وہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نور اللہ مرقدہ کے مکتوبات ہیں ـــ یہ مکتوبات تین جلدوں میں ہیں، اور شریعت و طریقت سے متعلق بلند پایہ حقائق و معارف کے علاوہ اپنے عہد کی مذہبی و سیاسی تاریخ پر بھی اچھی خاصی روشنی ڈالتے ہیں، اور دورِ اکبری کے عظیم ترین دینی فتنہ کو فرو کرنے میں حضرت مجددؒ کی جو مساعیٔ جمیلہ بروئے کار آئیں، اُن کا بھی ان سے بہت کچھ پتہ مل جاتا ہے۔ یہ مکتوبات ہر دور کے مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ، اور چراغِ ہدایت ہیں ـــ اپنے دور کے امراء، حکام، علماء، مشائخ اور عوام و خواص کو دینی، اخلاقی رُوحانی اور تبلیغی نقطۂ نظر سے جو کچھ ارقام فرمایا ہے، وہ بلحاظ افادہ آج بھی تمام مسلم طبقات کی صلاح و فلاح کا ضامن ہے ـــ ان مبارک نوشتوں میں بڑی تابانی اور پوری رعنائی کے ساتھ افرادِ ملت بیضا کے لئے دارین کی بہبودی کا سامان موجود ہے ـــ ان کو پڑھ کر

Marfat.com

اللہ و رسول کی محبت اور کتاب اللہ کی عظمت دل میں پیدا ہوتی ہے، ذکر اللہ، اتباع سنت نبوی اللہ کا شوق بیدار ہوتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کی محبت دل میں موجزن ہوتی ہے، اور طریق اہل سنت پر اطمینان و یقین کی دولت نصیب ہوتی ہے۔ دنیائے دنی کی حقیقت معلوم کر کے اس سے دل سرد ہو جاتا ہے، اور آخرت کی فکر ساری فکروں پر غالب آ جاتی ہے —— تبلیغی جدوجہد کے منافع سامنے آتے ہیں، اور اعلائے کلمۃ اللہ کی امنگ پیدا ہوتی ہے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے بعد اُن کے صاحبزادے عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصومؒ آپ کے وارث و جانشین ہوئے، انھوں نے بھی ایمان و عشق کی دولت سے مالا مال ہو کر اللہ کا پیغام بیشمار انسانوں تک پہنچایا، اور اسکے لاکھوں بندوں کو اُس کی راہ پر لگایا۔ نبی عربی سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو رائج کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا —— شاہوں، امیروں، اپنے وقت کی اہم شخصیتوں، عالموں اور رعایاؤں کو اپنے نفس گرم کی تاثیر سے متاثر کیا —— وہ دراصل اپنے والد ماجدؒ کی دولت کے وارث و امین اور اُن کے علوم و معارف کے شارح تھے، اور اُن کے نقش قدم پر چل کر اُمت مسلمہ کے اندر اصلاحی جدوجہد میں تادم آخر مشغول رہے۔ انھوں نے اپنے پنجاہ سالہ دور اصلاح و تربیت میں جو مکتوبات تحریر فرمائے، وہ بھی تین جلدوں میں ہیں —— ان میں بھی عقائد و کلام، عبادات و معاملات، مقام احسان و تقویٰ، تزکیۂ نفس، تہذیب اخلاق، اور اصلاح اعمال سے متعلق ارشادات و تفصیلات ہیں کیف آفریں اور وجد آگیں مضامین ہیں۔ ایمان افزا اور بصیرت افروز علوم ہیں۔

مکتوبات معصومیہ کی دوسری جلد کا مطالعہ میں نے سب سے پہلے کیا —— اُس کو دیکھ کر میرے دل میں یہ داعیہ قوت کے ساتھ پیدا ہوا کہ ان علمی و روحانی جواہرات کا ترجمہ ہونا چاہئے —— ساتھ ہی ساتھ یہ بھی طے کیا کہ وہ مضامین جو سلوک و معرفت کے اونچے مقامات سے تعلق رکھتے ہیں،

Marfat.com

اور جن کے سمجھنے کے لئے ان حضرات کے مقامات اور ان کی خاص اصطلاحات سے واقفیت ضروری ہے
ان کو حذف کر کے تلخیص کے طور پر یہ کام انجام دیا جائے ـــــــ چنانچہ میں نے ترجمہ و تلخیص کا یہ سلسلہ
الفرقان میں شروع کر دیا، دوسری جلد ختم ہو جانے پر پہلی اور آخری جلد کا ترجمہ بھی اسی انداز میں
کیا گیا ـــــــ یہ کام دو سال تک جاری رہ کر تقریباً بائیس قسطوں پر منتہی ہوا ـــــــ بحمد اللہ ترجمہ کو
پسند کیا گیا، مجھے معلوم ہوا کہ دورِ حاضر کے بعض اکابرِ ملت نے اپنی محفلوں اور مجلسوں میں اس کو بالالتزام
پڑھوا کر سنا۔ اور علمی حلقوں میں اس کو بنظر استحسان دیکھا گیا ـــــــ میرے محسن و مکرم حضرت مولانا
محمد منظور نعمانی مدظلہ بھی برابر پسندیدگی کا اظہار فرما کر میری ہمت افزائی فرماتے رہے ـــــــ
ظاہر ہے کہ مضامین میرے نہیں تھے، اس عارفِ کامل کے تھے، جس نے حضرت مجدد الف ثانیؒ
کے بعد ملتِ اسلامیہ کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں سنبھالی تھی، اور جس نے اپنی پوری زندگی اللہ اور رسولؐ
کے عشق میں گذاری تھی، اس کے کلام کی تاثیر نے اگر ترجمہ میں بھی اپنا رنگ دکھایا تو یہ صاحبِ کلام کا
کمال ہے میرا نہیں ـــــــ البتہ میرے حصہ میں یہ سعادت مقدر تھی کہ ایک خاص انداز میں ان گرامی
مکتوبات کو اپنی زبان میں پیش کر دوں ـــــــ میں ہر چند نااہل ترجمان ہوں، لیکن اس پر نازاں ہوں
کہ ترجمہ کے اوقات میں صاحبِ مکتوبات سے یک گونہ ربط قائم کر کے کچھ نہ کچھ اخذِ فیوض و برکات
کرتا رہا، اگرچہ تہیدست اور کوتاہ عمل ہوں، لیکن ایک شیخ کامل کی روحانیت کے دسترخوان سے
اس ریزہ ربائی پر شکر ادا کرتا ہوں ـــــــ

مکتوباتِ معصومیہ کی جلدیں جیسا کہ ابھی میں نے عرض کیا، مکتوباتِ معصومیہ کی تین جلدیں ہیں، ان میں پہلی جلد کے مرتب خواجہ محمد معصومؒ کے صاحبزادہ خواجہ عبید اللہ سرہندی ہیں ـــــــ ترجمہ کرتے وقت مطبع نظامی کی مطبوعہ، جلد اول میرے سامنے رہی ـــــــ
دوسری جلد "وسیلۃ السعادۃ" کے نام سے موسوم ہے، اس کے مرتب میر شرف الدین حسین

Marfat.com

بن میر علاء الدین محمد الحسینی الہروی ہیں ـــــ اس جلد کو انھوں نے صاحبزادہ محترم حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی کی فرمائش پر مرتب کیا ہے۔ اس جلد کی بعض داخلی شہادتوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مجموعہ اگرچہ ترتیب کے لحاظ سے موخر ہے، مگر تحریر کے لحاظ سے مقدم ہے ـــــ اس کے دیباچہ میں مصنف نے لکھا ہے، کہ: ـــــ

"حسب فرمائش صاحبزادۂ مذکور مکتوبات متفرقہ کو قید کتابت میں لاکر جلد ثانی کو ترتیب دیا گیا ہے"

یہ جلد ثانی جو لدھیانہ پریس کی مطبوعہ تھی، سب سے پہلے میرے مطالعہ میں آئی، اور سب سے پہلے اسی کے ترجمہ اور تلخیص کا کام میں نے انجام دیا ـــــ

تیسری جلد خواجہ محمد عاشور بخاری کی ترتیب دی ہوئی ہے ـــــ بروقت ترجمہ اس جلد کا نسخہ، مطبوعہ امرتسر میرے پیش نظر رہا ـــــ

رجال مکتوبات | ادارہ ... ان نے ترجمہ و تلخیص کے اس پورے سلسلہ کو کتابی شکل میں شائع کرنے کا ارادہ کیا، تو یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ حضرت خواجہ محمد معصوم کے مکاتیب الیہم کے تراجم بھی ہم پہنچائے جائیں ـــــ اگرچہ پہلے بھی چند اہم شخصیتوں کے مختصر سوانح مکتوبات کے ساتھ درج کر دیئے گئے تھے، مگر بعد کو اندازہ ہوا کہ مکتوبات جن جن کے نام ہیں، وہ اکثر و بیشتر بڑی بڑی شخصیتوں کے مالک ہیں، ان کے متعلق کچھ نہ کچھ معلومات ہونا چاہئیں۔ یہ کام ایک مستقل کام تھا جس کے لئے بڑی جستجو اور تحقیق کی ضرورت تھی۔ جہانگیری، شاہجہانی دور کے امراء اور علماء و مشائخ کی مکمل و مفصل تاریخ سامنے ہو اور پھر فرصت بھی ہو، تو یہ کام کسی نہ کسی درجہ میں انجام پائے ـــــ مجھ بے بضاعت کے پاس نہ اتنا وقت، نہ اتنی صلاحیت کہ اس عظیم کام کو پورا کر سکوں ـــــ پھر بھی جتنا کچھ ہو سکا ہے اس سلسلہ میں کام کیا ـــــ

Marfat.com

اس سلسلہ میں "نزہۃ الخواطر" مؤلفہ علامہ حکیم سید عبدالحی حسنی رائے بریلوی نے میری بڑی رہنمائی کی ۔ مگر نزہۃ الخواطر میں علماء و مشائخ کے علاوہ صرف اُن امراء کا تذکرہ ہے جو صاحب علم و فن ہوئے ہیں ـــــ خالص امراء کا تذکرہ اُس میں نہیں ہے ـــــ اس لئے دوسری کتابوں کی طرف مراجعت کرنا پڑی ـــــ

"ماثر الامراء" مؤلفہ سید عبدالرزاق خوافی نے بہت سے ایسے امراء کا پتہ بتایا، جو خواجہ محمد معصوم سے وابستہ تھے، اور جن کو ان سے مکاتبت کا شرف حاصل ہے ـــــ

ایک دشواری یہ پیش آئی کہ مکتوب کے سرنامہ پر مکتوب الیہ کا نام درج ہے، اور تاریخ میں وہ کسی لقب سے مشہور ہے، یا اُس کا لقب مکتوب میں ہے، تو تاریخ میں وہ نام سے مشہور ہے ـــــ پھر ایک ہی دور میں ایک ایک لقب کے کئی اشخاص ہیں ـــــ ایسی صورت میں یہ متعین کرنا کہ ان میں مکتوب الیہ کون ہے؟ بعض اوقات بہت مشکل ہو گیا ـــــ مثلاً شمشیر خاں جن کے نام اس مجموعہ میں سب سے پہلا مکتوب ہے ـــــ متعین نہ ہو سکے ـــــ اس لئے کہ حسب ذیل شمشیر خاں خواجہ محمد معصوم کے مکتوب الیہ بن سکتے ہیں : ـــــ

(۱) میر محمد یعقوب مخاطب شمشیر خاں بن شیخ میرا از امرائے عالمگیر شاہی ۔

(۲) شمشیر خاں بن علی خاں ترین از کبار علمائے شاہجہانی و عالمگیری ۔

(۳) شمشیر خاں بن شیر خاں از امرائے شاہجہانی ۔

اسی طرح تین ہمت خاں تھے، جو علیحدہ علیحدہ نام رکھتے تھے، اور ہم عہد تھے، ان میں ہمت خاں میر عیسیٰ کو متعین کرنے میں کافی غور و خوض اور قرائن سے کام لینا پڑا ۔

اسی طرح تربیت خاں ایک مکتوب الیہ ہیں، اور اس لقب کے کئی اشخاص تاریخ میں ملتے ہیں، اور اُن میں کا ہر ایک زمانہ کے لحاظ سے مکتوب الیہ بن سکتا ہے، مگر مکتوب

Marfat.com

کسی ایک ہی تربیت خاں کے نام سے اس کو متعین کس طرح کیا جائے ---؟ حسب ذیل اشخاص اس لقب کے تاریخ میں ملتے ہیں :—

(۱) فخرالدین احمد برلاس المخاطب بہ تربیت خاں از امرائے شاہجہانی۔
(متوفی ۱۰۵۲ھ)

(۲) تربیت خاں میر آتش جو آخر عہد خلد مکان (عالمگیرؒ) میں عہدہ دار ہوئے۔

(۳) تربیت خاں شفیع برلاس ———— (متوفی ۱۰۹۶ھ)

———

ممکن ہے آئندہ میں ان میں سے کسی ایک کی تعیین تشخیص پر مطمئن ہو جاؤں، یا کوئی صاحب جن کو سوانح و سیر سے دلچسپی ہو میری رہنمائی فرمادیں۔

بعض امراء وہ تھے، جن کا مآثر الامراء میں بھی نام و نشان نہیں —— ایسے اشخاص کی نشاندہی کے لئے مجھے رضا لائبریری رام پور کے ایک اہم تاریخی مخطوطہ (تاریخ محمدی) سے مدد حاصل ہوئی، اس کتاب میں ہر ورق پر ایک سن قائم کر کے اس سن میں جتنے مشاہیر کی وفات ہوئی ہے۔ ان کے نام مع ایک سطری حال کے لکھ دیئے ہیں۔

مؤلف نے درجنوں تاریخ و تذکرہ کی کتابوں سے، ثقہ لوگوں کی روایتوں سے، اور مختلف ذرائع سے بارھویں صدی ہجری تک کے رجال کی اس عظیم الشان کتاب کو مرتب کیا ہے۔

سیّد نور بحر (بارہہ) ایک مکتوب الیہ ہیں ... ان کا نام چونکہ عجیب قسم کا تھا اس لئے خیال ہوتا تھا کہ شاید کاتب کی مہربانی سے کچھ کا کچھ نام لکھا گیا، مگر تاریخ محمدی

Marfat.com

دیکھ کر اطمینان ہوا کہ اس نام کی ایک عظیم شخصیت سیف خاں کے لقب سے سادات بارہہ میں بعہدِ عالمگیری ہوئی ہے۔

ایک مکتوب الیہ رعایت خاں ہیں ــــــ ان کا تاریخ محمدی میں ۱۰۸۴ھ کے ماتحت ان لفظوں میں تعارف ملا:ــــــ

"رعایت خاں از امرائے شاہجہانی و عالمگیر شاہی در فوجداری سیوستان فوت شد"ــــــ

دورِ عالمگیری کے متعدد عالی مرتبہ امرا، حضرت خواجہ محمد معصومؒ سے رُوحانی تعلق رکھتے ہیں؛ اُن میں سے کچھ ایسے بھی ہیں کہ موجودہ تاریخیں اُن کا صحیح مختصر سا حال بھی بتانے سے پہلوتہی کرتی ہیں ــــــ رجالِ مکتوبات امام ربانیؒ اور رجالِ مکتوبات معصومیہ کا کام کم از کم اب سے ڈیڑھ سو سال پیشتر ہو چکا ہوتا، تو یہ دشواریاں پیش نہ آتیں جو آج پیش آئیں ــــــ بہرحال میں نے حتی الامکان ان رجال کا پتہ چلایا ہے ــــــ روضۃ القیومیہ سے بھی اس سلسلہ میں مدد لی گئی ــــــ اس میں غیر ضروری باتیں تو بہت کچھ ہیں اور رجال سے بھی بحث کی گئی ہے لیکن اہم شخصیات کی سوانح کا اہتمام نہیں کیا ہے ــــــ البتہ اس سے اتنا معلوم ہو گیا کہ یہ حضرات خلفاء میں سے ہیں، اور یہ ارادتمندوں میں سے۔

میں نے میر کی معین الدین احمد کا تذکرہ ذرا تفصیل سے کیا ہے ــــــ بدیں وجہ کہ مآثر الامراء میں ان کا تذکرہ بسط و تفصیل سے ہے ــــــ میں نے قریب قریب ان کے تمام اہم واقعات و سوانح کو مآثر الامراء سے اخذ کر لیا ہے ــــــ ان کا لقب امانت خاں تھا۔ لقب کے لحاظ سے پہلی جلد میں ان کا تذکرہ لکھا گیا ہے ــــــ نام کے لحاظ سے میم کی فہرست میں ان کا اندراج نہیں ہے ــــــ مکاتیب الہیم میں بعض پردہ نشین خواتین بھی ہیں مثلاً

Marfat.com

جاناں بیگمؒ بنت عبدالرحیم خانخاناں — ان کے حالات بھی جتنے ہم پہنچ سکے لکھے گئے ہیں۔
جاناں بیگم اس لحاظ سے ہندوستان کی مسلم مستورات و مخدرات میں اہمیت رکھتی ہیں کہ انھوں نے قرآن مجید کی ایک تفسیر لکھی تھی ——

یہ امراء و حکام اور اعلیٰ منصب دار جنکے نام مکتوبات ہیں حضرت خواجہ محمد معصومؒ سے بیعت کا تعلق رکھتے تھے یا نہیں؟ — تاریخ و تذکرہ میں اس پہلو کو کہیں واضح نہیں کیا گیا مگر مکتوبات کے طرز تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے اکثر و بیشتر حضرت موصوفؒ سے تربیت اور صلاح باطن کے رشتے سے منسلک تھے —— علاوہ ازیں وہ اوصاف حمیدہ و اخلاق حسنہ جوان کو دیگر امراء و حکام سے ممتاز کرتے ہیں، وہ بھی صاف طور پر اعلان کر رہے ہیں کہ کسی درویش خدا پرست کے روحانی و اخلاقی اثرات سے یہ لوگ متاثر ہوئے ہیں ——

شروع میں خواجہ محمد معصومؒ کے مفصل حالات درج ہیں۔ اور شروع ہی میں اس شاہ درویش دوست (عالمگیر اورنگ زیبؒ) کے ضروری سوانح بھی لکھ دیئے گئے ہیں، جو حضرت خواجہ محمد معصومؒ کا مکتوب الیہ ہے، بلکہ اُن کا مرید و فیض یافتہ تھا[1]، اُنکے صاحبزادے خواجہ سیف الدین سرہندیؒ سے جس نے روحانی کمالات حاصل کئے، جس کو اپنوں اور بیگانوں نے "ظالم"، "ستمگر"، اور خدا معلوم کیا کیا کہا۔ مگر دراصل وہ ہمدرد خلائق خدا پرست اور انسانیت نواز مومن کامل تھا —— اُسکے اخلاق عالیہ کی ہمہ گیری اور عالمگیری منصف مزاج مؤرخین کے نزدیک مسلّم و محقق ہے ——
وہ دیکھنے میں ایک تخت نشین تھا، لیکن مزاج اُس کا درویشانہ تھا، وہ نظر آتا تھا محل شاہی میں، لیکن اُس کی روح پرواز کرتی تھی معرفت و یقین کی فضاؤں میں، وہ صحیح المزاج

[1] شروع کے صفحات میں گنجائش نہ رہنے کی وجہ سے حضرت اورنگ زیب عالمگیرؒ کا یہ تذکرہ کتاب کے آخر میں شامل کیا گیا ہے۔ (ناشر)

Marfat.com

اور معتدالاخلاق بادشاہ تھا ـــــ اُس نے سختی کے موقع پر سختی اور نرمی کے موقع پر نرمی اختیار کی۔ تاریخ کی سچی شہادتیں اُس کی اعلیٰ کرداری کے ثبوت کے لئے کافی اور میرے قول کی موید ہیں۔

ترجمہ کے متعلق چند گذارشات | میں نے یہ کوشش کی ہے کہ ترجمہ بامحاورہ ہو ـــــ آیاتِ قرآنی، عربی عبارات اور عربی اشعار کا بھی ترجمہ کر دیا گیا ہے ـــــ البتہ فارسی اشعار کا ترجمہ قصداً نہیں کیا، اور اس لئے نہیں کیا کہ شاید وہ ناظرین جو فارسی سے واقف نہیں ہیں، ان فارسی اشعار کے مطالب معلوم کرنے کے لئے ہی فارسی کی طرف متوجہ ہو جائیں، اور یہ ذوق رفتہ رفتہ ترقی کرتا رہے۔ تا آنکہ وہ بزرگوں کے ملفوظات و مکتوبات کو براہِ راست دیکھنے کی صلاحیت پیدا کریں ـــــ پھر عجب نہیں کہ یہی ذوق اُن کو عربی کی تحصیل پر آمادہ کر دے، اور بالآخر وہ قرآن و حدیث سے بغیر واسطہ مستفیض ہو جائیں۔ میں نے بعض فارسی تراکیب کو بعینہٖ باقی رکھا ہے، اور کومے (" ") لگا دیئے ہیں ـــــ یہاں بھی میرے ذوق نے مجھے مجبور کر دیا ہے، کہ اُن الفاظ کو ہوبہو باقی رکھوں، تاکہ ان کی تاثیر من وعن باقی رہے ـــــ

میں نے اُن چند مکتوبات کے علاوہ جو حضرت مجدد صاحبؒ کے بعض خلفاء کے نام ہیں یا کسی ایسی شخصیت کے نام ہیں جو بیعت نہیں، اور شہرت و عزت کے مقام پر فائز ہیں، یا اورنگ زیب عالمگیرؒ کے نام ہیں ـــــ باقی تمام مکتوبات میں مخاطب کے لئے بجائے "آپ" کے "تم" استعمال کیا ہے، اور اس کے باوجود، مخدوما! کا لفظ برقرار رکھا ہے یہ بھی میرے ذوق کا نقرد ہے، ناظرین سے اُمید ہے کہ وہ اس چیز کو زیادہ محسوس نہ فرمائیں گے علاوہ ازیں اور بھی جو کوتاہیاں مجھ سے سہواً ہوئی ہوں، ان کو دامنِ عفو میں چھپائیں گے

Marfat.com

یا مجھ ہیچمدان کو مطلع فرما دینگے، تاکہ آئندہ ان کا تدارک ہو جائے۔

شکریہ: میں من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کے پیش نظر ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہٗ کا شکریہ ادا کروں، جن کی ہمت افزائی اور دعاؤں نے اس کام کو منزلِ اختتام تک پہنچایا، اور جنھوں نے اس ترجمہ اور تلخیص کو اپنے موقر علمی و اخلاقی پرچہ میں مسلسل شائع کیا، اور پھر کتابی شکل میں طبع کرانے کی طرف توجہ مبذول فرمائی۔

عزیزی مولانا عتیق الرحمن سنبھلی زید مجدہم کا بھی شکریہ ادا کرنا ضروری ہے کہ انھوں نے اپنی انتہائی سعادت مندی سے کل اقساط کو نہایت حسن و اہتمام کیساتھ رسالہ میں طبع کیا، اور اب اسکی کتابت و طباعت کے مراحل میں بھی غیر معمولی دلچسپی اور انتہائی شغف سے کام لیا۔ در اصل انکے ذوقِ سلیم اور فہم مستقیم نے بھی اس کام کے پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں میری بڑی نصرت کی ہے۔

محقق شہیر مولانا امتیاز علیخاں عرشی رامپوری مدظلہٗ ناظم کتب خانہ رام پور بھی شکریہ کے مستحق ہیں جن کی عنایات سے مجھے رجال و شخصیات کی تحقیق میں سہولتیں میسر آئیں ——— اللہ تعالیٰ ان سب محسنوں کو با عافیت رکھے، اور دارین میں فائز المرام کرے۔

اے اللہ! ہم سب کو صراطِ مستقیم پر قائم رکھ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع صحابۂ کرامؓ کی محبت، سلف صالحین اور انکے طریقے پر چلنے والے علماء و صلحاء سے تعلق نصیب رہا ——— دنیا میں ایمان و یقین کی دولت اور عقائد صحیحہ کیساتھ اعمالِ حسنہ کی توفیق ارزانی فرما، اور آخرت میں اپنے نیک بندوں کیساتھ محشور فرما۔ آمین یارب العالمین۔

——— وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین ———

نسیم احمد فریدی فاروقی امروہی عفرلہٗ
خادم مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ

مورخہ ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۷۹ھ
مطابق ۲۴ مئی ۱۹۶۰ء

Marfat.com

مختصر سوانح حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ

آپ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کے فرزند ثالث تھے، ۱۱ر شوال ۱۰۰۷ھ کو پیر کے دن پیدا ہوئے حضرت امام ربانیؒ فرمایا کرتے تھے، کہ محمد معصوم کی ولادت باسعادت میرے لئے نہایت ہی مسعود و مبارک ثابت ہوئی۔ کہ ان کی ولادت کے چند مہینے بعد میں حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی خدمت اقدس میں پہنچ کر اُن سے بیعت ہوا، اور بیعت سے مشرف ہو کر جو کچھ دولت رُوحانی حاصل ہوئی وہ ہوئی۔

آپ نے بعض کُتب درسیہ اپنے بڑے بھائی خواجہ محمد صادقؒ سے پڑھیں، اور اکثر کتب درسیہ اپنے والد ماجد اور شیخ محمد طاہر لاہوریؒ سے، صاحب زبدۃ المقامات (خواجہ محمد ہاشم کشمیؒ) تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے خود حضرت مجددؒ کو یہ فرماتے سُنا کہ:۔

"محمد معصوم کا ہماری نسبتوں کو یوماً فیوماً اقتباس کرنا ایسا ہے جیسا کہ صاحب شرح وقایہ کا اپنے دادا سے وقایہ کا حفظ کرنا" (جیسا کہ شرح وقایہ کے دیباچے میں لکھا ہے)

حضرت مجدد اپنے ان صاحبزادے کو مخاطب کرکے یہ بھی فرمایا کرتے تھے، کہ:۔

"بیٹا! ان علوم (معقول و منقول) کی تحصیل سے جلد فارغ ہو جاؤ، ہم کو تم سے بڑے کام

Marfat.com

لیتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔

سولہ سال کی عمر میں تمام علوم عقلیہ و نقلیہ کو حاصل کر لیا تھا تین ماہ کے قلیل عرصے میں قرآن مجید بھی حفظ کیا۔۔۔۔ اپنے والد ماجد کی نگرانی میں ہی مراحل سلوک کو طے کیا، اور خلافت حاصل کی۔۔۔۔ اپنے والد ماجد کے وصال (۱۰۳۴ھ) کے بعد مسند ارشاد پر اُنکے جانشین کی حیثیت سے متمکن ہوئے۔ اور عرب و عجم کو اپنے روحانی کمالات سے مستفیض فرمایا۔ حرمین شریفین کا سفر بھی کیا، اور حج و زیارت سے شرف حاصل کیا۔۔۔۔ ہندوستان آکر سرہند میں اپنی عمر عزیز کو درس افادہ میں صرف کیا۔۔۔۔ علاوہ ارشاد و ہدایت کی درس و تدریس آپ کا محبوب ترین مشغلہ تھا۔ تفسیر بیضاوی، مشکوٰۃ شریف، ہدایہ، عضدی اور تلویح طلباء کو پڑھاتے تھے۔

شیخ مراد بن عبداللہ القزانی نے ذیل رشحات میں لکھا ہے کہ خواجہ محمد معصوم آیۃ من آیات اللہ تھے۔۔۔۔ انھوں نے اپنے والد ماجد کی طرح تمام عالم کو منور کیا، اور اپنی توجہات عالیہ کی برکت سے جہل و بدعت کی تاریکیوں کو چھانٹ دیا تھا، آپ کی صحبت اقدس کی تاثیر سے ہزاروں انسان روحانیت کے اونچے مقام پر فائز ہو گئے تھے۔۔۔۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کے مریدین کی تعداد نو لاکھ تھی، اور خلفا سات ہزار تھے۔۔۔۔ آپ کے مکتوبات کی تین جلدیں ہیں جو شائع ہو چکی ہیں، ان مکتوبات میں اسرار غریبہ، نکات عجیبہ، اور علوم بدیعہ مندرج ہیں۔۔۔۔ اور امر بالمعروف نہی عن المنکر کا جذبہ ہر ہر صفحے سے ہویدا ہے، بہت سے مکتوبات وہ ہیں، جو معارف مجدد الف ثانی کی تشریح و توضیح کرتے ہیں سلطنت مغلیہ کے تینوں بڑے بادشاہ جہانگیر، شاہجہاں اور عالمگیر یکے بعد دیگرے آپ سے بیعت ہوئے۔ اور ان تینوں بادشاہوں کی حاضری آپ کے زمانہ میں سرہند میں ہوئی ہے۔ خصوصاً عالمگیر

Marfat.com

آپ کے مخلص ترین مرید اور آپ کے بھائیوں کے معتقد تھے ــــ مکتوباتِ معصومیہ میں کئی مکتوب عالمگیرؒ کے نام ہیں، جن سے باہمی قلبی و رُوحانی تعلقات کا پتہ چلتا ہے۔

جہانگیری، شاہجہانی، اور عالمگیری عہد کے بڑے بڑے امراء آپ کے ارادتمندوں میں تھے۔ اُس زمانے کے بڑے بڑے علماء آپ کے حلقۂ بیعت میں شامل تھے۔ نواب مکرم خاں جو لاہور کے گورنر تھے، آپ کے ہی مرید و معتقد تھے، سب کچھ ترک کر کے سرہند میں آ گئے تھے۔ ایک مرتبہ عالمگیرؒ نے نواب مکرم خاں سے اُن کی عمر دریافت کی، نواب صاحب نے بتایا کہ میری عمر چار سال ہے، عالمگیرؒ یہ سُن کر مُسکرائے، نواب مکرم خاں نے عرض کیا، کہ تعجب کی کوئی بات نہیں ہے، میں جتنی مُدت (یعنی چار سال) اپنے مرشد کی خدمت میں رہا ہوں درحقیقت وہی میری اصلی عمر ہے، باقی تو وبالِ آخرت ہے۔

علم منطق کے مشہور زمانہ صاحبِ تصنیف استاذ میرزاہدؔ آپ ہی کے مُرید تھے، اور بقول صاحب روضۃ القیومیہ آپ کے خلیفہ تھے۔

فارسی کے مشہور شاعر ناصر علی سرہندی بھی آپ کے مرید تھے۔ انھوں نے منجملہ اور اشعار کے اپنے پیر و مرشد کی شان میں یہ شعر بھی لکھا ہے ــــــــ

چراغ ہفت محفل خواجہ معصومؒ

مُنور از خردغش ہند تا روم

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے مشہور اور باکمال حضرات ہیں، جنھوں نے خانقاہِ معصومیہ سے اخذ فیض کیا ہے۔

آپ کو اپنے والد ماجد کے اسرار و معارف پر بہت آگاہی حاصل تھی، جو معارف مکتوبات و تصنیفات حضرت مجددؒ میں درج نہیں ہو سکے، وہ آپ کے پاس محفوظ تھے۔

Marfat.com

ہندوستان کے مشہور ماہر شریعت و طریقت بزرگ حضرت مرزا مظہر جانجاناںؒ کا سلسلۂ[2] ؔ سلوک آپ تک پہنچا ہے، اور صرف حضرت مرزا صاحب شہیدؒ کے ذریعے کرۂ ارضی پر بسنے والے لاکھوں نفوس نسبتِ مجدّدیہ سے فیض یاب ہوئے ہیں، دیگر تمام خلفاء اور خلفاء کے خلفاء سے جو گلشنِ دین کی آبیاری ہوئی، اُس کا اندازہ کوئی کیا لگا سکتا ہے۔

آپ کے چھ صاحبزادے تھے، جو سب کے سب باکمال اور آپ سے فیض یاب تھے۔ چھ صاحبزادیاں تھیں۔ آپ کے ایک خلیفہ شیخ حبیب اللہ بخاریؒ (جو مشائخ خراسان و ماوراء النہر میں سے تھے) کے متعلق شیخ مراد بن عبداللہ کے حوالے سے نزہۃ الخواطر میں لکھا ہے، کہ ان شیخ بخاریؒ کے چار ہزار خلفاء تھے ——— صاحبزادوں کے نام یہ ہیں: ———

(۱) شیخ محمد صبغۃ اللہؒ

(۲) شیخ محمد نقشبندؒ (حجۃ اللہ)

(۳) شیخ محمد عبید اللہؒ (مروج الشریعۃ، جامع مکاتیب)

(۴) شیخ محمد اشرفؒ

(۵) شیخ سیف الدینؒ[1]

(۶) شیخ محمد صدیقؒ

---

[1] خود شیخ سیف الدینؒ کے ذریعے تو ملتِ اسلامیہ کو فروغ حاصل ہوا ہی، آپ کی اولاد نے بھی ہندوستان میں تعلیماتِ مجددیہ کے رائج کرنے میں حتی الامکان جدوجہد کی ——— حضرت شاہ عبدالغنی مجددی فاروقیؒ، جو حضرت مولانا نانوتویؒ اور حضرت مولانا گنگوہیؒ جیسے بزرگانِ دین کے اُستاذِ حدیث ہیں، اُن کا نسب اِس طرح آپ سے ملتا ہے: ـ شاہ عبدالغنیؒ ابن شاہ ابوسعیدؒ ابن حضرت صفی القدرؒ ابن عزیز القدرؒ ابن شاہ عیسیٰ ابن حضرت سیف الدینؒ۔ ۱۲

Marfat.com

بہتّر سال کی عمر میں ۹ ربیع الاوّل ۱۰۷۹ھ کو بعہد سلطنت عالمگیر السّلام علیکم فرماتے ہوئے اس دنیائے فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف رحلت گزیں ہوئے۔ آپ کا مزارِ پُرانوار سرہند میں ہے ــــــ

ــــ ناصر علی سرہندی نے آپ کی تاریخ وفات میں حسب ذیل قطعہ لکھا ہے ــــ

ع

چراغ خاندانِ نقشبنداں
فروغ دینِ احمد خواجہ معصومؒ
بسوئے گلشن عقبیٰ قدم زد
ازیں ویرانہ آباد کہن بوم
ز دل پرسیدم از سالِ وفاتش
ندا آمد ز عالم رفت معصومؒ
۱۰۷۹ھ

(روضۃ القیومیہ، مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین، رود کوثر)
(نزہۃ الخواطر جلد ۵)

Marfat.com

مکتوبات

خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ

(تلخیص و ترجمہ)

Marfat.com

Marfat.com

تلخیص و ترجمہ

"وسیلۃ السعادۃ"

از مکتوبات خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب (۱۱) شمشیر خاں[1] کے نام

اللہ تعالیٰ تمھاری ذاتِ بابرکات کو اپنی عنایات سے خوش رکھے، اور اتباعِ سُننِ مصطفویؐ سے تم کو مُزیّن کرے، حقائق آگاہ محمد حنیف نے تمھاری مہربانیوں کا بہت کچھ اظہار کیا ہے، اور تمھارے پاس ایک ایسا مکتوب بھیجنے کی درخواست کی ہے، جو نصائح پر مشتمل ہو، اُن کی درخواست کے پیشِ نظر یہ چند کلمے، غیر مربوط طریقے پر لکھ رہا ہوں۔

---

[1] اس نام و لقب کی تین شخصیتیں ہیں، جو حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے زمانے میں پائی جاتی ہیں:- (۱) شمشیر خاں بن علی خاں ترین ۔ ان کے متعلق تاریخ محمدی قلمی (رضا لائبریری رام پور) میں ہے "از کبار علمائے شاہجہانی و عالمگیری بود قلعہ داری کابل فوت شد و پدرش در ۱۰۳۵ھ گذشت" ۔ ان کا انتقال ۱۰۸۰ھ میں ہوا ۔۔۔
(۲) میر محمد یعقوب مخاطب بہ شمشیر خاں بن شیخ میر بن میر محمد جان خوافی ۔ یہ بھی اُمرائے عالمگیری میں سے تھے جنگ افغانان کابل میں مقتول ہوئے (تاریخ محمدی)۔ (۳) شمشیر خاں ابن شیر خاں ۔ (بقیہ ص ۲۰ پر)

Marfat.com

مخدوما! ـــــــ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مہمل پیدا نہیں کیا، اور اُس کو اُسی کی مرضی پر نہیں چھوڑ دیا ہے، کہ جو دل میں آئے کرے۔ اور خواہش نفس کے مطابق زندگی گذارے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اوامر و نواہی کا مکلّف کیا ہے، اور گوناگوں احکام کا اس کو مخاطب بنایا ہے۔ لہٰذا اسکے بغیر چارہ کار نہیں کہ انسان انھیں احکام کے مطابق زندگی بسر کرے۔ اور جو خواہشات ان احکام ربّانی کے خلاف ہوں، اُن کو خیر باد کہدے ـــــــ اگر ایسا نہ کرے گا، تو مولائے حقیقی کے غضب و قہر اور عذاب و عقوبت کا مستحق ہوگا ـــــــ وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں جو تعمیل حکم مولیٰ میں کمر ہمّت باندھے ہوئے ہیں، اور پوری توجہ کے ساتھ اللہ کی خوشنودیاں حاصل کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں ـــــــ

دُنیا زراعت کی جگہ ہے، زراعت کے وقت عیش و آرام میں مشغول ہونا، اور فانی لذتوں میں مُبتلا ہونا اپنے آپ کو اس سرمدی آرام سے جُدا رکھنا ہے (جو دُنیا میں صیحیح طریقے پر زندگی گذارنے پر آخرت میں ملے گا) عقل دُور اندیش "لذاتِ باقیہ مرضیہ" کو چھوڑ کر "لذاتِ فانیہ مبغوضہ" پر ہرگز فریفتہ نہیں ہوسکتی ـــــــ

تصیحح عقائد کے بعد علمائے اہلِ سُنّت وجماعت کی صائب رائے (جو کہ کتاب و سُنّت سے ماخوذ ہے) کی موافقت بیحد ضروری ہے نیز ادائے فرض و واجبات اور اجتناب از محرمات کے بغیر کام نہیں چل سکتا ـــــــ

(ص ۱۹ کا بقیہ حاشیہ) یہ اُمرائے شاہجہانی میں تھے، ۱۰۵۲ھ یا ۱۰۵۳ھ میں فوت ہوئے (تاریخ محمدی) یہ مکتوب الیہ غالباً میر محمد یعقوب مخاطب بہ شمشیر خاں ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

نماز بہترین عبادت اور معتبر ترین طاعت نماز ہے، جو کہ ستون دین اور درمیان مسلم و کافر فارق و نبین ہے، اور جو نعمتِ قرب" نماز کی ادائیگی کے وقت حاصل ہوتا ہے، وہ نماز سے باہر مشکل ہے۔ پس نماز کو پانچ وقت بجماعت، جمعیتِ قلب، تعدیلِ ارکان اور اسباغ وضو کے ساتھ اوقات مستحبہ میں پڑھنا چاہیئے (اسکے بعد چند احادیث فضائل صلوٰۃ کی تحریر فرمائی ہیں)۔۔۔۔۔۔

زکوٰۃ "اموالِ نامیہ" میں زکوٰۃ رغبت کے ساتھ دینی چاہیئے۔ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔ کہ صدقہ و زکوٰۃ مال کو گھٹاتے نہیں۔۔۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال کرم سے ایک سال گذرنے پر اور خرچ سے زائد مال پر (ایک خاص نصاب مقرر کر کے) چالیسواں حصہ زکوٰۃ کے لئے فرض کیا ہے۔۔۔۔۔۔ بڑی بے انصافی ہوگی۔ اگر ہم ادائے زکوٰۃ میں تساہل اختیار کریں، اور حیلہ کر کے اس کو ترک کر دیں۔۔۔۔۔۔ جان اور مال سب اللہ کی ملکیت ہیں، اگر اللہ تعالیٰ تمام مال فقراء میں تقسیم کرنے کا حکم دے دیتا، اور جان کو طلب کر لیتا، تو "بارگاہِ صمدی" کے نیاز مند شوق تمام کے ساتھ جان و مال قربان کر دینا اپنی سعادت مندی سمجھتے۔ سے

گر بہ نقد جاں توانستے خریدن وصل دوست

طالبِ وصل تو بودے ہر کہ جانے داشتے

روزہ روزۂ ماہِ رمضان ذوق و شوق کے ساتھ رکھنا۔ اور اس "گرسنگی" و "تشنگی" کو اپنی سعادت شمار کرنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:۔

"ابن آدم کا ہر عمل دس گنے سے لیکر سات سو گنے تک ثواب پاتا ہے"۔۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔۔۔۔ مگر روزہ۔۔۔۔۔۔ (کہ اسکے ثواب کا ٹھکانہ ہی نہیں)

Marfat.com

روزہ میرے لئے ہے، میں اس کی جزا خود براہِ راست عطا کروں گا (یا میں خود اس کی جزا ہو جاؤں گا) ——— انسان اپنی خواہشوں کو اور اپنے کھانے پینے کو میری وجہ سے چھوڑتا ہے ——— روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، ایک خوشی تو اُس وقت جب وہ روزہ افطار کرتا ہے، دوسری اُس وقت جب وہ اپنے رَب سے ملاقات کرے گا ——— روزہ دار کے مُنھ کی (خلوئے معدہ کے باعث ایک خاص قسم کی) بُو اللہ کے نزدیک مُشک سے بھی زیادہ خوشبو دار ہے ——— روزہ ڈھال ہے ——— جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ بیہودہ گوئی نہ کرے، اگر کوئی اسے بُرا بھلا کہے بھی تو اُس سے کہہ دے (یا اپنے دل میں کہے) کہ میں تو روزہ دار ہوں"۔ (بخاری و مسلم)

حج شرائط وجوب کی موجودگی میں حج بھی کرنا چاہیئے، اور بیت اللہ کے ذریعہ اللہ کا تقرب ڈھونڈھنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے، کہ: —

"حج مقبول کا ثواب جنت ہے"۔

مسلمانی کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، ان میں سے ایک شہادتِ **توحید** و رسالت ہے، اور چار مذکورۂ بالا ہیں ——— اگر ان پانچ چیزوں میں سے ایک بھی نہ ہوگی، تو "خانۂ دین" ویران اور ناتمام رہے گا۔ بعد تصحیح عقائد و اعمال صوریہ ——— "سلوک طریقۂ صوفیا" بھی ضروری ہے، تاکہ معرفتِ حق حاصل ہو جائے، اور خواہشاتِ نفسانی کی آویزش سے نجات ملے ——— میری سمجھ میں نہیں آتا، کہ جو بندہ اپنے مولا کی معرفت سے خالی ہے، اور اس کو نہیں پہچانتا، وہ کیسے اپنی زندگی بسر کرتا ہے اور کس طرح

53138

Marfat.com

دوسری چیزوں سے مانوس ہے؟ (حالانکہ اس کا حال تو یہ ہونا چاہئے تھا، کہ)

بچہ مشغول کنم دیدۂ و دل را کہ مدام
دل تُرا می طلبد دیدہ تُرا می خواہد

مکتوب (۱۳) مولانا محمد حنیفؒ[1] کے نام

"وصولِ فیض" اور "برکاتِ طریق" "رعایتِ آداب" کے بغیر میسر نہیں۔ کوئی بے ادب خدا تک نہیں پہنچا ہے ـــــ "عدمِ رعایتِ آداب" میں ضرر کا پلہ غالب رہتا ہے، اور نفع موقوف ہو جاتا ہے۔

دوسری بات یہ لکھنی ہے، کہ تم "ضبطِ اوقات" میں کوشش کرو اور اہم امور میں وقت صرف کیا کرو، ایسا نہ ہو کہ وقت یوں ہی خرچ ہو جائے ـــــ "کثرتِ اختلاطِ مردم" سے بھی بچتے رہو، کیونکہ (بے ضرورت زیادہ میل جول) "نسبتِ باطن" کی رونق برباد کرتا ہے ـــــ "بے نیتِ صالحہ" مخلوق سے (زیادہ) ملنا جلنا خالق سے انقطاع کا سبب بن جاتا ہے ـــــ ایک بزرگ کا مقولہ ہے، کہ: "بدوں کی صحبت سے

---

[1] فرزندوں کے بعد آپ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ کے پہلے خلیفہ ہیں، آپ کو خلافت دے کر کابل روانہ کر دیا گیا تھا، وہاں کے گرد و نواح میں بے شمار لوگ آپ کے مرید ہوئے، اپنے پیر و مرشد کے زمانۂ حیات ہی میں ۱۰۷۰ھ میں وفات پائی، آپ کے سانحۂ ارتحال سے پیر و مرشد کو بہت غم ہوا، آپ کا مزار کابل کے قریب مانا خاتو گاؤں میں واقع ہے۔ (روضۃ القیومیہ رکن دوم)۔

Marfat.com

پرہیز کرو، اور نیکوں کی صحبت بھی اتنی رکھو کہ حق عزّ وجل سے انقطاع نہ ہونے پائے"

اپنے مُریدوں اور مسترشدوں سے ایسا سلوک کرو، کہ اُن کی نظروں میں تمہارا رعب قائم رہے۔ ایسی بے تکلفی نہ برتنا جس سے وہ بالکل گستاخ ہو جائیں، اور اُن کی اصلاح میں خلل واقع ہو جائے، ان دنوں چونکہ حواس پراگندہ ہیں اسلئے کوئی اور بات نہیں لکھ سکتا (پراگندگیِ حواس کا باعث یہ ہے، کہ) شبِ دوشنبہ ہفتم ماہ ذی الحجہ (۱۰۲۵ھ) کو والدہ صاحبہ (زوجہ حضرت مجدّد الف ثانیؒ) نے سفرِ آخرت اختیار کیا، اور پسماندگان کو باسینۂ بریاں اور باچشمِ گریاں چھوڑ گئیں ——— ان کا وجودِ مُبارک "وسیلۂ سعادتِ کونین" اور "دریچۂ رضامندیِ ربّ المشرقین" تھا ——— اب اس راہ سے کسبِ فیض سے محرومی ہو گئی ———

——— اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ———

——— احباب ان کے لئے ایصالِ ثواب کریں ———

وَالسَّلَامُ اَوَّلاً وَّ اٰخِرًا

مکتوب (۱۵) مولانا محمد حنیف کے نام: ———

بعد الحمد والصلوٰۃ و بعد ارسال سلام ——— واضح ہو کہ اس طرف کے فقراء کے احوال مستوجبِ شکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے تمہاری سلامتی، عافیت، استقامتِ شریعت، اور ترقیِ درجاتِ معنویہ چاہتا ہوں ———

مخدوما! ——— موت پرتو انداز ہو رہی ہے، اور "اجل مسمّٰی" قریب ہے، اور مجھ سے کچھ کام نہ ہو سکا۔ اتنے دُور دراز سفر کیلئے سامان

Marfat.com

درست نہیں کیا گیا ـــــــ جاء الموت بما فیہ، جاءت الراجفہ تتبعها الرادفہ (موت آگئی، اس کے بعد راجفہ اور رادفہ بھی گویا آہی گئے) ہائے عمر کا عمدہ حصّہ (شباب) ہوا و ہوس میں بسر ہو گیا، اب ظاہر ہے، کہ نکمّی عمر (پیری) میں کیا بن سکے گا، اور اس وقت کے عمل کا کیا اعتبار ہو گا، خجالت کی وجہ سے پانی پانی ہوا جاتا ہوں، اور (آخرت کے لئے کوئی عذر سمجھ میں نہیں آتا) کسی شاعر نے کیا اچھا کہا ہے:- ؎

کنوں چہ عذرِ گناہانِ خویشتن خواہم
کہ شرم، خوں بچکدم از بدن بجائے عرق

مکتوب (۱۷) مولانا محمد حنیف کے نام:ـــــــ

حامدًا و مصلیًا ـــــــ تمہارا مکتوب مرغوب پہنچا ـــــــ خوش وقت کیا ـــــــ جو کچھ "واردات" لکھے ہیں، بہت عمدہ اور عالی ہیں قل رب زدنی علمًا ـــــــ مریدوں کی اصلاح میں سرگرم اور بے آرام رہو، خدا کرے کہ سردقلبی اور بے فکری نصیبِ اعدا ہو جائے۔

ایک بزرگ کا مقولہ ہے، کہ: "تصوف اضطراب و بےچینی کا نام ہے" جب سکون آگیا تصوف نہ رہا ـــــــ طالب بے اضطراب و بے سوزش نہیں ہوتا ـــــــ کوئی عارف بغیر درد و حزن کے نہیں ہے ـــــــ جب

؎ کہئے کہ اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔

Marfat.com

فخر کائنات علیہ افضل الصلوات "دوام فکر" اور "تواصل حزن" کے ساتھ موصوف تھے، تو دوسروں کا کیا ذکر ہے ـــــــــ والسلام علیکم وعلی اہل بیتکم۔

مکتوب (۱۹) مولانا محمد حنیف کے نام :ـــــــ

برادر گرامی مولانا محمد حنیف سلام مسنون ـــــــ بہت مدت ہوگئی تمہاری کوئی خیر خبر نہیں ملی ـــــــ فکر ہے۔

مخدوما! "وقت کار" ہے، گفتار کا زمانہ نہیں ہے ـــــــ کالی کالی راتوں کو گریہ و استغفار سے روشن کر دو، اور کلمۂ طیبہ کی کثرت سے برابر رطب اللسان رہو، موافق فرصت وحال، تلاوت قرآن مجید سے "حظ وافر" جمع کر لو، طول قرأت کے ساتھ نماز (نوافل) پڑھو، اور تعلیم و تعلم پر حریص رہو۔ جاءت الراجفه تتبعها الرادفه۔

مکتوب (۲۵) مولانا محمد حنیف کے نام :ـــــــ

بعد حمد و صلوٰۃ و ارسال سلام مسنون! ـــــــ یہاں کے فقراء کے احوال و اوضاع مستوجب حمد ہیں ـــــــ مدت سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا ـــــــ انتظار ہے ـــــــ اللہ تعالیٰ "عافیت صوری" اور "جمعیت معنوی" عطا فرمائے، اور آفات سے مامون و محفوظ رکھے ـــــــ کمر ہمت "احیائے سنت" کے لئے باندھو، ایسے وقت میں جبکہ "ظلمات بدعت"

Marfat.com

نے عالم کو گھیر رکھا ہے، خاص طور پر احیاءِ سنّت عظیم الشان کام ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ: "جس کسی نے میری کسی سنّت کو اس کے مُردہ ہو جانے پر زندہ کیا، اُس کو سَو شہیدوں کا ثواب ملے گا"۔ ـــــــ یہ حدیث تم نے بھی سُنی ہوگی ـــــــ اغنیاء کی صحبت پر راغب نہ ہونا ـــــــ فقر کو عزیز جاننا اور ورع و تقویٰ کے بجان و دل طالب بنے رہنا ـــــــ کسی گناہ کو چھوٹا نہ جانو ـــــــ اس دُور افتادہ (کاتبِ تحریر) کو دُعائے خیر میں یاد رکھو۔

ع "ایں کار دولت است کنوں تا کرا دہند"

والسلام علیکم!....

مکتوب (۳۴) حاجی محمد عاشور بخاری[۱] کے نام: ـــــــ

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ ـــــــ سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نیز صحابۂ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین ـــــــ بہ برکتِ صحبت آنحضرتؐ، کمالِ زہد، تبتّل، توکّل، انقطاع، صبر و قناعت وغیرہ اوصافِ حمیدہ سے موصوف تھے، اُن کے "قلب و قالب" کی "صورت و حقیقت" میں یہ نسبتیں اور یہ کمالات پوری طرح جلوہ آرا تھے ـــــــ باقی تمام اُمّت کے

---

[۱] آپ حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے خلفاء میں سے ہیں۔ بہت مستقیم الاحوال تھے، پیر و مرشد آپ پر بہت مہربان تھے، مکتوباتِ معصومیہ کی ایک جلد آپ نے مرتّب کی ہے۔

(روضۃ القیومیہ رکن دوم)

Marfat.com

افراد ہر چند سعی بسیار کریں، اس درجۂ بلند کو نہیں پہنچ سکتے، اور ان امور میں صحابہ کرامؓ کے برابر نہیں ہو سکتے، زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ مشائخ طبقۂ اعلیٰ کے "صورت قلب و قالب" پر یہ نسبتیں پرتو انداز ہو جائیں ـــــ اور انتہائی جد و جہد سے اکابر صحابہ سے مشارکت صُوری حاصل ہو جائے۔

مکتوب (۳۶) مُلا عبدالرزاقؒ[1] کے نام :ـــــ

یہ مکتوب اٹھارہ سُوالوں کے جوابات پر مشتمل ہے، یہاں تین سُوالوں کے جوابات کا ترجمہ کیا جا رہا ہے

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ ـــــ صلاح آثار برادرم مُلا عبدالرزاق نے چند سُوالات کئے ہیں، اُن کے جوابات حسب گنجائش فرصت لکھے جاتے ہیں :ـــــ

پہلے اور چھٹے سُوال کا ماحصل یہ ہے کہ بعضے اوراد اور قرآن کی سورتیں جو "داخلۂ طریقہ" سے پہلے بطور وظیفہ وہ پڑھا کرتے تھے، آیا اُن اعداد کو اب بھی پڑھا جائے یا نہیں ؟۔ نمازِ تہجّد و چاشت پہلے کی طرح اب بھی جاری رہے؟ اور مطالعۂ کتب فقہ و کتب علم کلام اور بعض سورتوں کا حفظ اب بھی جاری رہے یا نہیں؟ ـــــ

جواب یہ ہے کہ اہلِ طریقت مُبتدی کے لئے علاوہ فرائض و (واجبات) وسُنن مؤکدہ اور ذکر مقرّر کے اور کچھ تجویز نہیں کرتے ـــــ اور میں مُبتدی کے لئے توسع کر دیتا ہوں ـــــ تمھارے لئے کہ تم درجۂ مُبتدی سے بہت کچھ

---

[1] آپ خواجہ محمد معصومؒ کے خلفاء میں سے ہیں۔ (روضۃ القیومیہ رکن دوم)

Marfat.com

ترقی کر گئے ہو ــــــ بدرجۂ اولیٰ اجازت ہے کہ اوراد مسنونہ علاوہ ذکر کے پڑھا کرو نمازِ تہجد و چاشت، اوابین اور اس کے علاوہ سنن زوائد بھی ادا کرو ــــــ نمازِ تہجدّ اور قیام لیل تو یہ کہنا چاہئے کہ "ضروریات طریقۂ صوفیا" سے ہے ــــــ تعلیم و تعلم، طریقت کے منافی نہیں ہے، بلکہ یہ کام نیت صالحہ کے ساتھ ہو تو نسبت باطنیہ کے لئے موئد ہے، شوق سے کتب دینیہ کے مطالعہ میں مشغول رہو، اور تعلیم و تعلم کی طرف رغبت کرو ــــــ البتہ ایک وقت مقرر کر کے تعلیم و تعلم کا اہم کام انجام دو، اور باقی اوقات کو "ذکر و فکر" سے معمور کر دو ــــــ قرآن کی سورتیں ضرور حفظ کرو۔

دوسرا سوال یہ کیا ہے، کہ عوام میں جو یہ بات مشہور ہے کہ فرائض و سنن کے علاوہ کسی اور عمل کو بغیر کسی بزرگ کی اجازت کے نہ کیا جائے یہ کہاں تک درست ہے؟۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جو اعمال حسنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اور وہ عام ہیں "خصائص آنحضرتؐ" میں سے نہیں ہیں، اُن کو بہ نیت ثواب اُخروی انجام دینے میں اجازت کی ضرورت نہیں ہے، خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مستقل "اذن" اور "سند" ہے تمام اُمت کے واسطے۔

البتہ بعض اعمال و اذکار اور ادعیہ درقیات جو حاجت برآری اور کشائش مشکلات کے لئے ہیں اُن کی تاثیر، مرشد یا اُستاد کی اجازت پر موقوف ہے۔

Marfat.com

مکتوب (۴۹) حاجی حرمین میر غضنفرؔ کے نام :—

(حج کی مبارکبادیں)

بعد الحمد والصلوٰۃ — خدا کا شکر ہے کہ تم سعادتِ عظمیٰ کو پہونچے، حج وعمرہ ادا کر لیا، مقاماتِ مقدسہ اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارکہ کی زیارت نصیب ہوئی، اور اس علاقے کی برکات سے حصہ پایا، پھر عافیت کے ساتھ مع الجماعۃ مراجعت کی، ہمارے پاس جلد آؤ، ہم سراپا انتظار ہیں، اور زائرانِ کعبۂ مقصود کی برکات کے امیدوار۔ ع

"نشانِ آشنا داری بیا نزدیک من بنشیں"

والسلام اولاً وآخراً۔۔۔

مکتوب (۵۱) ایک صالحہ خاتون کے نام :—

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ — سوال کیا تھا کہ اپنی حیات میں اپنی قبر بنا لینا طریقۂ مسنونہ ہے یا نہیں؟۔

جواب یہ ہے کہ یہ عمل حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین نیز کبار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت نہیں ہوا ہے، ہاں بعض سلف (مثلاً

---

۵ میر غضنفر مخاطب بیکہ تاز خاں۔ امرائے عالمگیر شاہی میں سے تھے، ۱۱ رمضان ۱۰۹۱ھ کو اجمیر میں فوت ہوئے (تاریخ محمدی قلمی، رضا لائبریری رام پور) — روضۃ القیومیہ رکن دوم میں آپ کو حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے خلفاء میں شمار کیا ہے۔ ۱۲

Marfat.com

عمر بن عبدالعزیزؒ) سے منقول ہے کہ انھوں نے اپنی حیات میں قبر بنالی تھی۔۔
علماء کی اس بارے میں مختلف آراء ہیں، بعضے کراہت کے قائل ہوئے ہیں، اور
بعض بے کراہت جواز کے اور بعض استحباب کے ۔

ایک سوال یہ تھا کہ عادت شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
کھانے میں کیا تھی ؟۔

جواب یہ ہے کہ آنحضرتؐ کھانا بقدر ضرورت تناول فرمایا کرتے تھے، اتنا کہ
قوامِ بدن بن جائے، پیٹ بھر کر نہ کھاتے تھے ــــــ روایت حضرت عائشہ
صدیقہؓ سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی شکم سیر ہو کر نہیں تناول
فرمایا۔ ۔۔ ۔۔مرغوب ترین طعام حضورؐ کے نزدیک وہ ہوتا تھا جس پر زیادہ ہاتھ
واقع ہوں (زیادہ آدمی ساتھ بیٹھ کر کھائیں) یعنی جماعت کے ساتھ تناول فرماتے
تھے، تنہا نہیں ــــــ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: "ابنِ آدم کو چند لقمے کافی ہیں، جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں، اگر
اتنے پر صبر نہیں کر سکتا تو پھر پیٹ کا تیسرا حصہ کھانے کے لئے ہو، ایک تہائی پانی
کے لئے، اور ایک تہائی سانس لینے کے لئے ہو" ــــــ طعام کھاتے وقت شروع
میں بسم اللہ پڑھتے تھے، اور یہ عمل سنّتِ مؤکدہ ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔

نیند ــــــ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدِ اعتدال کے ساتھ تھی، آپ کا
دلِ مبارک نہ سوتا تھا، فقط آپ کی آنکھ سوتی تھی۔

لباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ــــــ چند نوع کا تھا ــــــ لباسِ نفیس
بھی آپؐ نے زیبِ تن فرمایا ہے اور معمولی لباس بھی ۔۔۔۔۔ سوتی کپڑا زیادہ

Marfat.com

ستعمال فرماتے تھے ـــــــ اُونی بھی پہنا ہے ـــــــ خلاصۂ کلام یہ ہے، کہ لباس میں آپ تکلّف نہ فرماتے تھے، وقت پر جو میسّر آگیا پہن لیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روزِ ولادت اور یومِ وفات پیر کا دن ہے، اِس دن کے آخری حصّے میں وفات ہوئی ـــــــ منگل کا دن گذار کر شبِ چہار شنبہ کے نصف میں، اور ایک روایت کی رو سے آخری شب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ مُبارک کو دفن کیا گیا۔

یا خیر من[1] دفنت فی التراب اعظمه
فطاب من طیبهن القاع والاکم
روحی الفداء لقبر انت ساکنه
فیه العفاف وفیه الجود والکرم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمرِ مُبارک بھی دریافت کی ہے، اِس بارے میں چند اقوال ہیں۔ ایک قول کی رو سے ساٹھ سال، ایک قول سے ترسٹھ سال، اور یہی صحیح ترین قول ہے، اور ایک قول سے پینسٹھ سال ـــــــ علماء نے اِن اقوال کو اِس طرح جمع کیا ہے، کہ جس نے (۶۳) سال کہے ہیں اُس نے سالِ ولادت اور سالِ وفات کا شمار نہیں کیا ہے، اور جس نے (۶۵) سال لئے ہیں اُس نے

---

[1] اے وہ بہترین مدفون کہ جس کے استخوانہائے مُبارک کی خوشبو سے میدان اور ٹیلے معطّر ہو گئے، میری روح آپ کی اُس قبرِ مقدس پر فدا ہو جس میں آپ ساکن ہیں، اس قبرِ اقدس میں مجسّم جود و کرم موجود ہے۔

Marfat.com

سالِ ولادت اور سالِ وفات کو بھی محسوب کرلیا ہے، اور جس نے (۶۰) سال کا قول کیا ہے اُس نے فقط دہائیوں کو لیا اور کسر کو چھوڑ دیا ہے ـــ والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

مکتوب (۵۳) حاجی شریف[1] کے نام :ـــ (ملخصاً)

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا یہ قول (جو قرآن مجید میں ہے) فاخاف ان یقتلون (میں ڈرتا ہوں کہ فرعونی مجھے قتل کردینگے) تبلیغ سے عذر و انکار نہ تھا بلکہ بیانِ حال تھا، اور اس طرف اشارہ تھا، کہ میں قتل ہو جاؤں گا، تو تبلیغ میرے ذریعہ سے نہ ہوسکے گی، اگر "عذر و ابا ہوتا" تو یہ کیوں فرماتے ـــ

واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری (میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات سمجھ لیں، اور میرے بھائی ہارون کو میرا مددگار اور شریک کار بنادے)۔

مکتوب (۶۱) حافظ ابوالقاسم بن محمد مراد لاہوری[2] کے نام :ـــ

بعد الحمد والصّلوٰۃ ـــ صحیفۂ گرامی نے مشرّف و مسرور کیا ـــ چونکہ وہ "دیدِ قصور" اور "احوالِ ماضی وحال" کے تاسف پر مشتمل تھا، اور حصول نی المطلو

---

[1] آپ حضرت خواجہ محمد معصوم کے صاحب ارشاد و مشیخت خلیفہ تھے ـ (روضہ رکن دوم)

[2] آپکے والد مولانا محمد مراد لاہوری کے حالات نزہۃ الخواطر (جلد ۵) میں درج ہیں، آپکے حالات نہ مل سکے۔

Marfat.com

کی طرف اشارہ کر رہا تھا، اس لئے اس کو پڑھ کر مسرت پر مسرت ہوئی ——— اللہ تعالیٰ اس "احساس کوتاہی" کو اور زیادہ کر دے، عُجب و پندار سے رہائی دے، آتش شوق دل میں بھڑکا دے، اپنے تک پہونچنے کے تمام موانع سے یکسو کرے ——— اور طلب و محبت میں "یکجہت و یک رو" کر دے ——— اِنَّهٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْب ——— مخدوما ——— مقصدِ اعلیٰ اس فانی زندگی کے اندر "تحصیل معرفتِ حق" ہے، اور معرفت دو قسم کی ہے: ———

(۱) وہ معرفت جس کو علمائے عظام بیان کرتے ہیں۔

(۲) وہ معرفت جس کے ساتھ صوفیائے کرام ممتاز ہیں۔

معرفت کی پہلی قسم نظر و استدلال سے تعلق رکھتی ہے، اور دوسری کشف و شہود سے۔ پہلی قسم کی معرفت "دائرۂ علم" میں داخل ہے، اور "تصور و تعقل" کے قبیل سے ہے اور دوسری معرفت "دورۂ حال" میں داخل ہے، اور "تحقق" کی جنس سے ہے۔ پہلی قسم وجود عارف کو فنا کرنے والی نہیں ہے، اور دوسری نوع وجود سالک کو فنا کرنے والی ہے۔ پہلی قسم از قسم علم حصولی ہے، اور دوسری از قبیل علم حضوری ——— اس لئے کہ اس دوسری قسم کی معرفت میں نفس سالک فنا ہو جاتا ہے اور حق حاضر ہو تا ہے۔ پہلی قسم میں حصولِ معرفت، منازعتِ نفس اور انکارِ نفس کی کشمکش کے ساتھ ساتھ ہے (اس لئے کہ نفس ابھی اپنی صفاتِ رذیلہ پر قائم ہے، تمرد و سرکشی سے باہر نہیں ہو سکا ہے) اس صورت میں اگر ایمان ہے تو محض "صورتِ ایمان" ہے، اور اگر اعمال صالحہ ہیں، تو "صورت اعمال صالحہ" ——— (حقیقت ایمان و اعمال نہیں) وجہ یہی ہے کہ نفس ہنوز کفر میں مبتلا ہے، اور مولیٰ تعالیٰ کی مخالفت کر رہا ہے ——— اس ایمان کو

Marfat.com

"ایمانِ مجازی" کہتے ہیں، یہ ایمانِ مجازی "زوال وخلل" سے محفوظ نہیں ہوتا۔

دوسری معرفت چونکہ وجودِ سالک کو فنا کرتی ہے، اور "اسلام نفس" کا نتیجہ بخشتی ہے، اس لئے اس منزل میں ایمان، زوال سے محفوظ اور خلل سے مامون ہوتا ہے ____ "حقیقتِ ایمان" اس مقام پر ہوتی ہے، اور "حقیقتِ اعمالِ صالحہ" بھی یہیں جلوہ گر ہوتی ہے۔ حقیقت کبھی منتفی نہیں ہوا کرتی، اس کو بقا لازم ہوتی ہے۔

یاایھاالذین آمنوا آمنوا[1] ____ میں اشارہ اسی ایمان کی طرف ہے

امام احمد بن حنبلؒ اسی معرفت کے طالب تھے کہ علم واجتہاد کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہوتے ہوئے مشہور بزرگ حضرت بشر حافیؒ کی رکاب کے ساتھ خادمانہ طریقے پر چلتے تھے، لوگوں نے اس ادب واحترام کا سبب دریافت کیا، تو امام احمدؒ نے فرمایا، کہ :- "بشرؒ کو خدا کی معرفت مجھ سے زیادہ حاصل ہے۔"

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی عمر کے اخیر دو سال میں اسی مقصدِ اعلیٰ کی تکمیل کی، اور ان کا مشہور مقولہ ہے :- "لولا السنتان لھلک النعمان" ___ (اگر تکمیل مقصد کے یہ دو سال نہ ہوتے تو نعمان ہلاک ہو جاتا) ____ دیکھو اعمال میں وہ کتنا اونچا درجہ پہلے ہی سے رکھتے تھے۔ اجتہاد و استنباط کی برابر کون سا عمل ہو سکتا ہے، اور درس وتعلیم کے پائے کو کون سی طاعت پہنچ سکتی ہے (مگر پھر بھی وہ تکمیل کی طرف مائل ہوئے)۔

جاننا چاہیئے، کہ "قبولیتِ اعمال" پورے طریقے پر "کمالِ ایمان" کے بقدر ہے

---

[1] اے ایمان والو (حقیقی) ایمان پیدا کرو۔ ۱۲

Marfat.com

اور "نورانیتِ اعمال" "کمالِ اخلاص" سے ہے، جتنا ایمان کامل تر اور اخلاص تمام تر ہوگا، اعمال میں نورانیت وقبولیت اسی قدر ہوگی۔ کمالِ ایمان اور کمالِ اخلاص "معرفت" کے ساتھ وابستہ ہے، اور یہ معرفت فنا کے ساتھ وابستہ ہے۔ جو فنا میں راسخ تر ہوگا ایمان میں کامل تر ہوگا، اسی وجہ سے ایمانِ صدیقِ اکبرؓ ایمانِ اُمّت پر راجح ہے۔ حضرت صدّیقِ اکبرؓ "فنا" میں فردِ کامل تھے۔ . . . . .

اس طویل تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر ہوش مند پر لازم ہے کہ وہ مقصدِ اصلی میں سچے دل سے غور و تامّل کرے۔ جس کسی کو معرفتِ مذکورہ حاصل ہے، وہ لائقِ مُبارکباد ہے، اُس نے "مقصدِ آفرینش" پورا کر لیا، اور کمالِ عبادت کے ساتھ زندگی گزار دی۔

ارشادِ باری ہے۔ "وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون"۔ ع٥

یہاں عبادت سے مراد معرفت ہے ــــ جس کسی کو یہ معرفت حاصل نہیں ہے وہ جان و دل سے اس کی طلب میں کوشش کرے، اور جس جگہ اس کی خوشبو سونگھے، وہاں پہنچے ــــ افسوس کہ جو چیز فانی زندگی میں مطلوب ہے اُسے انسان حاصل نہ کرے، اور دوسرے لایعنی امور میں مصروف ہو۔ . . ایسا شخص کل بروزِ قیامت کس طرح زبانِ عذر کھول سکے گا؟ ؎

ترسم کہ یارِ ما تا آشنا بماند
تا دامنِ قیامت ایں غم بجا بماند

ع٥ ہم نے جن اور انسان کو اطاعت و فرمانبرداری کے لئے پیدا کیا ہے۔ ۱۲

Marfat.com

مکتوب (۶۲) حاجی مصطفےٰ[۱] کے نام :

..... تم نے بعض مادی چیزوں کے حاصل نہ ہونے کے بارے میں لکھا ہے:
اللہ تعالیٰ جو کرتا ہے وہ بہتر ہے ۔ تمام امور کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو، اور
مادی اشیاء کے حصول میں خواہ مخواہ مشقت مت جھیلو ۔ الیس اللہ بکافٍ
عبدہٗ[ع] ۔ یاد رکھو کہ ہماری عزت " ایمان و معرفت " کے ساتھ وابستہ ہے ۔
مال وجاہ کے ساتھ نہیں تکمیل ایمان میں کوشش کرو، اور مراتب معرفت حاصل کرنے
میں پوری جد و جہد کرو ۔ جتنا بھی اس مقصدِ اعلیٰ میں مشقت جھیلو گے اتنا ہی
زیبا و مستحسن ہے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے: " جو شخص اپنے تمام غموں کو ایک غم
یعنی غم آخرت بنا دے گا، اللہ تعالیٰ اس کے تمام غموں کو دور کر دے گا "

مکتوب (۶۳) شیخ عرب[۲] کے نام :

..... جس کے دو دن مساوی گذریں (اگلے دن پہلے دن کے مقابلہ میں کوئی
دینی ترقی نہیں کی) وہ گھاٹے میں ہے، اپنے اوقات کو وظائف و طاعات میں مصروف

---

[۱] آپ حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم کے خلفاء میں سے ہیں، بنگالہ میں آپ کو قبولیت تامہ حاصل ہوئی ...
روضۃ القیومیہ میں آپ کو حاجی مصطفےٰ بنگالی لکھا گیا ہے ۔ (روضہ رکن دوم)

[ع] کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کافی نہیں ؟

[۲] شیخ عرب = آپ شیخ نور فرزند اخون درویزہ خلیفۂ شیخ آدم بنوری کے مخصوص مرید تھے صبح و شام
درس مکتوبات مجدد الف ثانی میں مشغول رہتے تھے ۔ (روضہ رکن اول ص ۳۵۲) (بقیہ ص ۳۸ پر)

Marfat.com

رکھو ــــ اس فرصتِ قلیلہ کو "تعمیرِ باطن" اور "تنویرِ قلب" میں لگادو "تعمیرِ ظاہر" "تخریبِ باطن" کا سبب ہے، اور "تخریبِ ظاہر"، "تعمیرِ باطن" کا ــــــ اور ہم بوالہوس تعمیرِ ظاہر ہی کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ بھلا باطن کی ایسی صورت میں کیا خاک خبر گیری ہوسکے گی۔

مکتوب (۶۷) حافظ محمد محسن[۱] (دہلوی) کے نام: ــــــــ

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ الدعوات ــــــ مکتوب مرغوب کے ورود سے، جو از راہِ محبت، اس مسکین کے نام زد تھا ــــــ مسرور ہوا ــــــ چونکہ "احوالِ عالیہ"

(۳۶ کا بقیہ حاشیہ) تاریخ محمدی میں سنہ ۱۰۹۶ھ کے تحت ایک شخصیت عرب شیخ نام کی ملتی ہے، جس کے متعلق یہ الفاظ ہیں: ــ عرب شیخ مخاطب بہ مغل خان ابن طاہر خان از امرائے عالمگیر شاہی۔ ۲۲ شعبان (سنہ ۱۰۹۶ھ) در صوبہ داری مالوہ فوت شد۔ (تاریخ محمدی قلمی رضا لائبریری رام پور)۔

ماثر الامراء جلد سوم میں عرب شیخ نام کے ان ہی امیر کا تذکرہ مفصل طور پر ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مغل خاں عرب شیخ پسر طاہر خاں بلخی ــــ ان کا مغل خاں خطاب تھا، عہدِ عالمگیری کے منصب دار تھے، دربارِ عالمگیری میں سال بہ سال ترقی کرتے رہے، آخر میں صوبہ دار مالوہ ہوئے، اور منصب سہ ہزار و پانصدی و سہ ہزار سوار سے ممتاز ہوئے سنہ ۱۰۹۶ھ میں انتقال ہوا۔ ۱۲

[۱] آپ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی اولاد سے تھے، خواجہ محمد معصومؒ کے بلند پایہ خلیفہ اور جامع علومِ عقلیہ و نقلیہ تھے۔ اپنے زمانہ کے دہلی کے تمام علماء سے فائق تھے، ان سے حضرت نور محمد بدایونیؒ اور دیگر حضرات نے اخذِ فیض کیا، سنہ ۱۱۴۲ھ میں وفات پائی، مزار دہلی میں مقبرہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کے غرب میں ایک چبوترہ پر ہے۔ (تذکرہ علماء ہند و مزارات اولیاء دہلی و نزہۃ الخواطر جلد ۶)۔ ۱۲

Marfat.com

اور "اذواقِ سنیہ" پر مشتمل تھا، اس لئے اس نے مسرت پر مسرت بخشی ...... تم نے لکھا تھا کہ کبھی کبھی ایک "نسبت" وارد ہوتی ہے، یعنی ایک نورِ محض ظاہر ہوتا ہے، اور خود کو اس نور میں گم پاتا ہوں، اس نسبت کا نام سمجھ میں نہیں آتا، کہ کیا رکھا جائے؟۔ اس پر نور کا اطلاق اس کی حقیقت نہ معلوم ہونے کی وجہ سے ہے ورنہ وہ ایسا امر ہے کہ تحریر و تقریر سے باہر ہے ـــــ کسی چیز سے اس کی تعبیر نہیں کی جاسکتی، اور اس "مرتبۂ مقدسہ" کے ظہور سے عجز و حیرت کے علاوہ اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

مخدوما! حضرت مجدد صاحب قدس سرہٗ نے "مراتب تعینات" کے اوپر ایک اور مرتبہ بھی بیان کیا ہے، اور اس کو "نورِ صرف" سے تعبیر کیا ہے، نیز اس کو "حقیقتِ کعبہ" قرار دیا ہے، تم جو چیز محسوس کرتے ہو، اگر وہی حقیقت ہے جس کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے تو زہے سعادت ـــــ اس کا سایہ بھی ہے تب بھی غنیمت ہے ـــــ الغرض جو کچھ بھی ہے کبریتِ احمر ہے، اس نسبت کی اصلیت اور بلندی کی وجہ سے ہی یہ بات ہے جو تم نے لکھی ہے، کہ اکثر اوقات یہ نسبت نماز میں وارد ہوتی ہے، بالخصوص نمازِ فرض میں، جو بجماعت ادا کی گئی ہو۔ فراغتِ نماز کے بعد بھی جب تک محلِ نماز میں بیٹھے رہتے ہو یہ حالت باقی رہتی ہے بعد ازاں چھپ جاتی ہے۔

مخدوما! ـــــ نماز معراجِ مومن ہے، اور نمونۂ "حالتِ معراجیہ" ہے ـــــ ساجد، اللہ کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے الخ تم نے یہ حدیث سُنی ہوگی .... نیز حدیث میں آیا ہے ـــــ بندہ جب کہ نماز میں داخل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ

Marfat.com

ہو جاتا ہے الخ ـــــ پھر فرائض کی خصوصیت جداگانہ ہے ـــــ اور جماعت نورٌ علیٰ نور ہے ـــــ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نور سے روشن و منور کر دے گا جو اندھیروں میں مسجد کی طرف جاتے ہیں" (اس کے بعد چند احادیث مسجد میں جانے اور مسجد میں نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت اور ثواب کے بیان میں تحریر کی ہیں) ـــــ لکھا تھا کہ جو ترقی تلاوتِ قرآن مجید میں مفہوم ہوتی ہے، وہ دوسری چیزوں میں کم ہے خصوصًا وہ تلاوت جو نماز میں طولِ قنوت کے ساتھ کی جاتی ہے ـــــ ہاں ـــــ یہ ترقی، تلاوت و نماز دونوں کا (مجموعی) نتیجہ ہے ـــــ کلام، صفتِ حقیقی ہے اپنے موصوف سے جُدا نہیں ہوا کرتا ـــــ اس صفت سے تعلق رکھنا موصوف سے کمالِ تقرب کا باعث ہے . . . . والسّلام

مکتوب (۶۹) محمد باقر[1] فتح آبادی کے نام :ـــــ

تم نے دریافت کیا تھا، کہ حضرت حق جل مجدہٗ کا عشق ازراہ "دیدن" ہے یا ازراہ "دانستن"؟ (جواب یہ ہے کہ) ازراہ "دیدن" نہیں ہے، کیونکہ دیدار کا وعدہ تو آخرت میں ہے ـــــ ازراہ "شنیدن و دانستن" ہے ـــــ ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ٭ بسا کیں دولت از گفتار خیزد

---

[1] اعظم خاں میر محمد باقر عرف ارادت خاں = سادات میں سے تھے۔ پہلے جہانگیر کے یہاں پھر شاہجہاں کے یہاں منصب دار رہے، شاہجہاں جب برہانپور آئے تو ان کو مقابلہ خاں جہاں لودی۔ اور تسخیر مملکت نظام شاہیہ کا حکم دیا، (بقیہ ص۴۱ پر)

Marfat.com

تم نے یہ بھی معلوم کیا تھا کہ اگر از راہ "دانستن" ہے تو ہم خدائے تعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنے اسماء و صفات کے ساتھ ہے ایمان لائے ہیں، پھر کون سی وجہ ہے کہ باوجود اس "دانستن و شناختن" کے عشق مجازی کی برابر بیقراری اور بے آرامی ہمارے اندر نہیں اور نہ ویسی آتش شوق ہمارے دلوں میں بھڑکتی ہے۔ (جواب) اس کی دو وجہیں ہیں ——— وجہ اوّل یہ ہے کہ محض "دانستن" موجب عشق نہیں ہوتا، اگر محض جاننا عشق کے لئے کافی ہوتا، تو تمام مسلمان عاشق و شیدا ہونے چاہئے تھے اور وہ اپنے وجود اور اپنے غیر سے کلیتہً آزاد ہوتے، کیونکہ یہ چیز لازمۂ عشق ہے ——— درحقیقت عشق و "گرفتاریِ دل" عطیۂ ربّانی ہے، اگرچہ اس عشق کا ترتب "دانستن" پر ہی ہوتا ہے، مگر عالم اسباب میں یہ عشق سلوک و ریاضت سے وابستہ ہے، اور (ساتھ ہی ساتھ) ایسے شیخ کامل کی صحبت کی بھی ضرورت ہے، جو مقامات "سلوک و جذبہ" طے کئے ہوئے ہو ——— وہ معرفت جس کے ساتھ صوفیاء کرام ممتاز ہیں، اسی عشق و ولولہ کا نتیجہ ہوتی ہے ——— وجہ دوم یہ ہے کہ وہ عشق جو "مراتب بیچونی" سے تعلق رکھتا ہے اس میں بے کیفی ہوتی ہے، اور وہ باطن ہی کا حصّہ ہوتا ہے، ظاہر تک وہ سرایت کم کرتا ہے، کیونکہ ظاہر سراسر "بیچونی" کے

(ص۱۴۳ کا بقیہ حاشیہ) چنانچہ انھوں نے دونوں کام انجام دیئے۔ دھارور کے قلعہ کو فتح کیا، اور اُس کا فتح آباد نام رکھا، (غالباً اسی وجہ سے فتح آبادی کہلاتے ہوں) آخر میں جونپور کی حراست ان کے سپرد ہوئی، اور وہیں ۱۰۵۹ھ میں ۶۰ سال کی عمر پاکر انتقال کیا۔ "اعظم اولیا" تاریخ وفات ہے۔ جونپور میں دریا کے کنارے ایک باغ نصب کیا تھا، اُسی میں دفن ہوئے۔ (مآثر الامراء جلد اوّل)۔

Marfat.com

خلاف ہے، اس کے برعکس عشقِ مجازی "چوں وچند" سے متعلق ہے، اور یہ ظاہر کا حصہ ہے، اس کے آثار ظاہر میں زیادہ ہوتے ہیں (بیقراری، بے آرامی، آہ و نعرہ وغیرہ) عشقِ حقیقی بے کیف ہے، اور عشقِ مجازی والے آثار اس میں کم ہوتے ہیں، عشقِ حقیقی کا اثر فنا فی المحبوب ہونا، اور ماسوائے آزادی ہے۔ یہ حقیقتِ عشق ہے، اور عشقِ مجازی صورتِ عشق ہے۔۔۔

حاصل کلام یہ ہے کہ چونکہ عشقِ مجازی میں، محب و محبوب کے درمیان مناسبتِ صوری موجود ہے، اس لئے اس کے آثار بھی صورت میں زیادہ ظاہر ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔

عشقِ حقیقی میں مناسبتِ صوری مفقود ہے، لہٰذا اس کے آثار بھی ظاہر میں کم پائے جاتے ہیں، عشقِ حقیقی فنا و بقا تک پہنچتا ہے جو مقاماتِ باطن سے ہیں۔۔۔۔۔۔

ہاں "مقاماتِ ظل" میں مناسبت، درمیان محب و محبوبِ حقیقی پائی جاتی ہے، اگر یہاں اس کے آثار کچھ نہ کچھ ظاہر میں نمودار ہو جائیں تو البتہ گنجائش ہے، اسی وجہ سے عشقِ حقیقی میں بھی کبھی کبھی چیخ پکار اور نعرہ یہ چیزیں پائی جاتی ہیں، جب معاملہ "ظلِ" سے اوپر کو چلتا ہے، اور غیب الغیب پر بات پہنچتی ہے، تو اس منزل میں بے چینی اور بے آرامی کم ہو جاتی ہے، چنانچہ "کمالاتِ نبوت" کے مقام میں محبت بمعنی "ارادۂ طاعت" رہ جاتی ہے اور بس، بے آرامی و بے چینی اس میں نہیں ہوتی، یہ محبت اس طرح کی ہوتی ہے جیسا کہ ہر کسی کو اپنی ذات کے ساتھ ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ نازک و لطیف۔۔۔۔۔۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اپنے وجود سے زیادہ بظاہر کوئی محبوب نہیں، الا ماشاء اللہ۔۔۔۔۔۔ پھر بھی اس سلسلے میں کوئی بے آرامی اور تڑپ نہیں پائی جاتی۔۔۔۔۔۔ تم نے لکھا تھا کہ توفیقِ عبادت خدائے تعالیٰ میں اپنے کو بہت قاصر و عاجز پاتا ہوں، امورِ اخروی کے انجام دینے

Marfat.com

کی قدرت بہت کم دیکھتا ہوں۔

مخدوما! تم نے یہ جو کچھ لکھا ہے، گویا اس فقیر کی بجنسہ ترجمانی ہے، میں خود اپنی بے توفیقی کا تم سے کیا اظہار کروں ــــ اس ناکارہ سے علاج طلب کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عاریت طلب کرنے والے سے عاریت طلب کرنا، یا کسی محتاج و مفلس سے سوال کرنا ــــ یہاں تو طبیب خود بیمار ہے ــــ اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے، اور مراتبِ کمال کی طرف رہنمائی کرے۔ والسلام۔

مکتوب (۱۷) شیخ مظفر کے نام:ــــ

الحمدللہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ــــ اللہ تعالیٰ "ابوابِ فیوض" کو ہمیشہ مفتوح رکھے ــــ تمہارا مکتوب پہنچا ــــ باعثِ مسرت ہوا ــــ تم نے اظہارِ اشتیاقِ ملاقات کیا ہے ــــ اس جانب سے بھی اپنی ملاقات کا اشتیاق تصور کرو۔ ... ... مخدوما! اتباعِ سنّت میں جان و دل سے کوشش کرو۔

سرورِ دین و دنیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادات و عبادات کے جزو کُل میں تشبّہ کو سعادتِ عظمیٰ سمجھو، یہی چیز "برکات" کا ثمرہ دیتی ہے، اور یہی "درجاتِ عالیہ" کا نتیجہ بخشتی ہے ــــ محبوب کی شکل اختیار کرنے والے بھی محبوب و مرغوب بن جاتے ہیں، اس حقیقت کی گواہ یہ آیتِ کریمہ ہے ــــ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ [اے محبوبؐ! کہدیجئے کہ اے لوگو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو، تو میری اتباع کرو (اس اتباع کی برکت سے) اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا (اور تم ترقی کرکے اللہ کے محبوب بن جاؤگے)]۔

Marfat.com

اپنے اوقات کو معمور رکھو ـــــ نماز کو طول قنوت کے ساتھ ادا کرو، اور کالی کالی راتوں کو گریہ و استغفار سے روشن کردو ـــــ کلمۂ طیبہ کی اتنی تکرار کرو کہ سوائے مرادِ حق کے تمام مرادوں سے دل خالی ہو جائے ـــــ والسلام اولاً و آخراً ـــــ

مکتوب (۴۷) شیخ بایزید[۱] (سہارنپوری) کے نام: ـــــ

(سفر حج بیت اللہ کا ارادہ ہو جانے پر)

اللہ تعالیٰ تم کو ماسوا کی غلامی سے آزاد، اور جذباتِ معنویہ سے لذت یاب کرے ـــــ تمہارا مکتوب پہنچا، سبب مسرت ہوا ۔ ۔ ۔ ۔

مخدوما! ـــــ امید ہے کہ ماہ ذی الحجہ کے آخر میں ۲۰ سے لیکر ۲۹ تک کسی تاریخ میں سرہند سے (حج کے لئے) روانگی ہوگی، اور بندر گاہ سورت سے کعبۂ مقصود تک رسائی میسر آئے گی۔ ع

"تا در میانہ خواستۂ کردگار چیست"

---

[۱] آپ شیخ بدیع الدین انصاری سہارنپوری (خلیفہ حضرت مجدد الف ثانیؒ) کے صاحبزادے تھے، اپنے والد سے تحصیل علم کر کے سرہند پہنچے۔ وہاں حضرت خواجہ محمد معصومؒ سے بیعت ہوئے ـــــ اور اذکار طریقہ میں مشغول رہ کر روحانی فوائد حاصل کئے، بالآخر حضرت خواجہ سرہندیؒ نے ان کو خلافت عطا کی، اور یہ سہارنپور آکر مسند ارشاد پر متمکن ہوگئے ۔ آپ سے بہت سے مشاہیر نے سلوک طے کیا۔ قانع و متوکل تھے۔ درس و افادہ میں مشغول رہتے تھے، پیر کے دن ۱۱۰۰ھ میں انتقال کیا، قبر سہارنپور میں ہے۔

(نزہۃ الخواطر جلد ۵)

Marfat.com

عقل ہر چند عالمِ اسباب پر نظر کرکے پابندِ اسباب ہوتی ہے، لیکن عشقِ باری تعالیٰ کے راستے میں بندشِ عقل سے باہر آجانا چاہیئے، اور اپنی نظر تمام تر مسبب الاسباب پر جمادینا چاہیئے، کسی نے بہت اچھا کہا ہے :- ؎

دل اندر زلفِ لیلیٰ بند و کار از عقلِ مجنوں کن
کہ عاشق را زیاں دارد مقالاتِ خردمندی

جو خواب تم نے دیکھا ہے وہ بہت عمدہ ہے، اللہ تعالیٰ امورِ منتظرہ کو قوت سے فعل میں لے آئے، طلب میں گرمی عطا فرمائے، اور ماسوا سے چھٹکارا دے (ذٰلِکَ فَوزٌ عَجِیب) ---- ایک بزرگ کا مقولہ ہے کہ :" تصوف اضطراب کا نام ہے، جب سکون آیا تصوف نہ رہا" ---- مرید کو اس صفت پر ہونا چاہیئے جو اس آیۂ کریمہ میں مذکور ہے :-

"حتی اذا ضاقت علیہم الارض بما رحبت وضاقت علیہم انفسہم وظنوا ان لا ملجا من اللہ الا الیہ" ---- (سورۂ توبہ)

(یہاں تک کہ جب تنگ ہوئی ان پر زمین باوجود کشادگی کے ---
اور ان کی جانیں ان پر تنگ ہوئیں، اور انھوں نے سمجھ لیا کہ اب کوئی
پناہ نہیں اللہ سے، مگر اسی کی طرف) ----

اب میں تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں ---- تم بھی مجھ کو خدا کے سپرد کرو ---
دعائے سلامتیٔ خاتمہ سے یاد رکھنا ؎

گر بماندیم زندہ بر دوزیم ∴ دامنے کز فراق چاک شدہ
ور برفتیم عذر ما بپذیر ∴ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

والسلام اوّلاً و آخراً

مکتوب ۷۵، سلسلے کی ایک مستورہ کے نام :————

(تعزیت و نصیحت میں)

ہمشیرہ عفیفہ محترمہ کو لکھتا ہوں، کہ ——— خبرِ وحشت اثر (غالباً مکتوب الیہا کے شوہر کے انتقال کی خبر) کو سُن کر کیا بتاؤں کتنا صدمہ ہوا ——— لیکن چونکہ ارادۂ آلٰہی یوں ہی تھا، اِس لئے سوائے صبر و شکیبائی چارہ نہیں ہے، اُور بجز تسلیم و رضا مفر نہیں ——— اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ——— تمھاری دُنیا چلی گئی ——— اللہ تعالیٰ تم کو آخرت دیدے، اُور اپنی محبّت عطا فرمائے ——— اپنی آشنائی بخشے اُور ماسوا سے رہا کر دے۔

اُوقات کو یادِ حق سے معمور رکھو، اُور گذرے ہوؤں کو دعا و ایصالِ ثواب میں یاد رکھو ——— آج یا کل ہم بھی اسی جماعتِ رفتگاں سے ملحق ہوں گے، اُور اپنے خانماں سے جُدا ہو جائیں گے، اُور "فرزنداں و خویشاں" کو الوداع کہیں گے ——— توشۂ آخرت کو مہیا کرو ——— قبر و قیامت کو نصب العین بناؤ۔

اللہ تعالیٰ تم کو اُجرِ عظیم عطا فرمائے، اُور جمعیتِ ظاہر و باطن عنایت کیجے اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔

———

مکتوب (۷۹) میرک معین الدین[1] کے نام :————

الحمد للہ ذی الجلال والاکرام والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ سید الانام وعلیٰ الہٖ الکرام وصحبہٖ العظام۔ ۔ ۔ ۔ ۔

---

[1] میرک معین الدین احمد = مآثر الامرا جلد اوّل میں تقریباً دس صفحات پر آپ کا مفصّل تذکرہ ہے۔ (بقیہ ص۴۷ پر)

Marfat.com

"صحیفۂ گرامی" پہنچا ـــــ مسرت ہوئی ـــــ چونکہ وہ شوق و طلب پر مشتمل تھا، اسلئے مسرت میں اور اضافہ ہوا ـــــ اللہ تعالیٰ "آتشِ شوق" کو مشتعل، اور "شعلۂ طلب" کو سربلند کرے، تاکہ ماسوا سے چھٹکارا ملے، اور خوشبوئے مطلوب مشامِ جان میں پہنچے۔ ؎

عشق آں شعلہ است کو چوں بر فروخت
ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت

جس قدر بھی شوق و طلب ہو غنیمت ہے، اور امید بخش ـــــ

(ص۴۶ کا بقیہ حاشیہ) شروع میں صاحب مآثر الامرا، نے جو کلمات آپ کی شان میں لکھے ہیں اُن کو بجنسہٖ نقل کرکے باقی حالات کا خلاصہ لکھا جائے گا ـــــ

"خانِ آمرزش نشان میر ک معین الدین احمد، امانت خاں خوافی، راستی منش، درستی آئین دیدہ ور حقیقت بیں، فقیر مشرب، غنی مزاج، فرشتہ خوئے قدس امتزاج، پسندیدہ شیم ستودہ اخلاق، صاحبِ مروت، بلند وفاق، سعادت سیمائے عالی فطرت، صافی ضمیر دالافکرت، موسّس قواعدِ دیانت و امانت، مشیدِ بنیان فتوت و سماحت نیکو رائے خیر اندیش، کم کینہ و مہر جیش" ـــــ

ان کے اسلاف کا وطن بلدۂ ہرات تھا، ان کے جدِ کلاں میر حسن قصبہ خواف میں آرہے تھے میر حسن کے بیٹے میر ک کمال اپنے لڑکے میر ک حسین کے ساتھ عہدِ اکبری میں ہندوستان آگئے تھے۔ میر ک حسین جنت مکانی (جہانگیر) کے دربار میں عزت یافتہ ہوئے، عہدِ شاہجہانی میں دیوانی دکن ان کے سپرد ہوئی، پھر والیِ بلخ کے پاس بحیثیت سفیر بھیجے گئے تھے ـــــ ان میر ک حسین کے خلف ارشد میر ک معین الدین تھے ـــــ (بقیہ ص۴۸ پر)

Marfat.com

اس صحیفے میں گم شدہ "نسبت" کے حصول کی درخواست بھی کی گئی ہے ـــــ

مخدوما! ـــــ جو کچھ طالب کو ضروری ہے یہ ہے، کہ اظہار طلب اور جو لوازم طلب ہیں ان کا اظہار شیخ سے کردے، مگر "طریق وصول" کا تعین شیخ کے حوالے کرے۔ مریض کے ذمے بس اپنے مرض کا حال حاذق طبیب سے بیان کرنا ہے ازالۂ مرض کے طریقے کا تعین چاہنا (کس طرح اور کیا علاج ہوگا؟) بالکل غلط بات ہے

مکرما! ـــــ "افادہ و استفادہ" کا دار و مدار ـــــ صحبت شیخ پر ہے ـــــ ایک مستعد طالب اپنی استعداد و محبت کے مطابق کسی شیخ کامل کے باطن سے فیضیاب ہوتا ہے، اور رفتہ رفتہ وہ "رذائل اوصاف" سے خالی ہوکر "برنگ شیخ کامل" ظہور پذیر ہو جاتا ہے ـــــ بزرگوں نے کہا ہے کہ فنا فی الشیخ ہونا ہی فنا فی اللہ کا مقدمہ ہے ـــــ اگر صحبت میسر نہ ہو تب بھی خالی محبت سے شیخ کی توجہ کے بقدر بہرہ یاب ہو سکے گا، لیکن صحبت یافتہ اور غیر صحبت یافتہ میں بہت بڑا فرق ہے ـــــ

(صفحہ ۴۷ کا بقیہ حاشیہ) باپ کی وفات کے وقت یہ نوعمر تھے، بعد تحصیل علوم رسمیہ، نوکری بادشاہ پر فائز ہوئے۔ ۱۰۵۰ھ میں (بعہد شاہجہاں) بخشی گری اور واقعہ نویسی صوبۂ اجمیر کا کام ان کے سپرد ہوا، پھر دکن چلے گئے شیخ معروف بھکری نے اپنی تالیف "خیرۃ الخوانین" میں (جو ۱۰۶۱ھ کی تصنیف ہے) لکھا ہے کہ ـــــ "میر کمعین الدین پسر میر ک سین خوافی کے باپ دادا کی بزرگی آفتاب سے زیادہ روشن ہے میر ک معین الدین اس عالی ہوائی میں ہم وزن ... اور حسن خط کے اندر بہرۂ کامل رکھتے ہیں" ـــــ شاہجہانی جلوس کے اٹھائیسویں سال دارا شکوہ کی ہمراہی میں جنگ قندھار کے لئے متعین ہوئے ـــــ (بقیہ صفحہ ۴۹ پر)

Marfat.com

(دیکھو) حضرت اویس قرنیؓ ہر چند آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باطنِ مبارک سے نفع مند ہوئے، اور اعلیٰ درجۂ ولایت کو پہنچے، لیکن مرتبہ صحابہؓ کو نہ پہنچ سکے ——— ہاں خیرالتابعین ضرور ہو گئے ——— تم کو فقراء سے جو محبت ہے اس کو نعمت عظمیٰ تصوّر کرو، اور اس دولت میں اضافہ کی فکر کرو ——— المرء مع من احب (انسان کا حشر اُس کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت رکھتا ہے) یہ حدیث تم نے سُنی ہو گی ———

(ص۔ کا بقیہ حاشیہ) وہاں سے لوٹنے پر اُسی سال (مطابق ۱۰۶۴ھ میں) شاہجہاں کی طرف سے خدمتِ دیوانی و بخشی گری اور واقعہ نویسی صوبۂ ملتان سے ممتاز ہوئے۔ بہت زمانے وہاں رہے۔ پنجاب کی پبلک آپ کے صلاح و تقویٰ کو دیکھ کر مریدوں کی طرح پیش آتی تھی اور اب تک (بارھویں صدی کے آخر تک) آپ میرک جیو کے نام سے وہاں کے لوگوں کی زبان پر ہیں۔ ملتان سے دو کوس کے فاصلے پر ایک باغ اور حویلی بنائی، جو "کوٹا میرک جیو" کے نام سے مشہور ہے ——— عہدِ عالمگیری میں آپ کو دیوانیِ کابل ملی، اور خطاب امانت خاں سے نوازے گئے۔ منصب میں بھی اضافہ ہوا۔ بعدہٗ یہ کسی وجہ سے مستعفی ہو گئے۔ مگر چونکہ ان کا نقش امانت عالمگیرؒ کے دل پر ثبت تھا، اس لئے فوراً خدمت حراستِ دارالسلطنت لاہور اور وہاں کی قلعہ داری تفویض کی، اور رخصت کے وقت دیوانی صوبۂ لاہور بھی عطا کی ——— لاہور میں بھی حویلی خوفی پورہ اور چوک کلاں کے متصل حویلی و حمام تعمیر کئے ——— بائیسویں سال جلوس عالمگیری میں جبکہ بادشاہ اجمیر میں خیمہ زن تھے، آپ نے دیوانی صوبجات دکن سے امتیاز حاصل کیا۔ چھبیسویں سال عالمگیری میں خجستہ بنیاد اورنگ آباد میں وہ شاہی حویلی نظام شاہ مشہور بہ بستر بنگلہ، میرک معین الدین کا محل سکونت رہا۔ اس کے بعد میرک نے جا کر (ص۔ پر)

Marfat.com

اُمید ہے کہ فقراء کے باطن سے بہرۂ کامل حاصل کروگے، اور "فیض مند" ہوگے ـــــ یہ فقیر اپنے اندر اتنی لیاقت نہیں دیکھتا، کہ تم کبھی "امرِ عظیم" کی درخواست مجھ سے کرو ـــــ لیکن چونکہ ازراہِ حُسن ظن لکھا ہے، اس لئے اُمید ہے کہ تمہارے اس ظن کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے ساتھ معاملہ ہو، اور ویرانے سے خزانہ برآمد ہو جائے ـــــ یہ بھی حدیث قدسی ہے: "انا عند ظن عبدی بی" (میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں) ـــــ بہرحال میں توجہ غائبانہ سے

(۴۹ کا بقیہ حاشیہ) گڑھی ہرسول میں جو اورنگ آباد سے دو کوس ہے، ملتان کی طرح اپنی بود و باش کیلئے جگہ بنائیں ۔ بادشاہ نے حویلی ملک عنبر کو جو متصل شاہ گنج ہے ان کے لئے تجویز کیا، وہ جگہ بھی کوٹلہ کے نام سے مشہور ہے ۔ میر کُ معین الدین کا انتقال ۱۰۹۵ھ میں ہوا ۔ شہر اورنگ آباد کے جنوب میں نزدیک درگاہ شاہ نور حمامی دفن ہوئے ۔ "سید بہشتی شد" سے تاریخ وفات نکلتی ہے ۔ حقائق آگاہ میاں شاہ نور حمامی فرمایا کرتے تھے، کہ "لوگ جو چیز مجھ سے طلب کرنے آتے ہیں، وہ یہ "بابائے پیر" اپنے پاس رکھتے ہیں" اشارہ میر کُ معین الدین احمدؒ کی طرف ہوتا تھا ۔

خوافی خاں صاحب "تاریخ لُبّ لباب" نے لکھا ہے: "واقعی ایسا دیانت دار جو اپنی ترقی کو ملحوظ نہ رکھے، اور رفاہِ خلق کو کفایتِ سرکار سے بھی زیادہ ملحوظ رکھے، اور جس کی حکومت میں کسی کو کبھی مالی وجانی نقصان نہ پہنچا ہو بجز امانت خاں (میر کُ معین الدین احمدؒ) کے کم سُنا، اور دیکھا گیا ہے" ـــــ عمالِ مطالبہ دار اور زمینداران نادار جیل خانے میں قریب بہ ہلاکت ہو جایا کرتے تھے، اُن کو جیل میں رکھنے سے سوائے بدنامیٔ سرکار کے اور کچھ فائدہ نہ تھا ۔ اسی وجہ سے میر کُ معین الدین احمدؒ ان معزز قیدیوں کو قسطوں کے وعدے پر چھوڑ دیا کرتے تھے ۔ چنانچہ لاہور میں ایک مرتبہ اس طریقے سے دو لاکھ روپیہ کے (بقیہ ص۵۱ پر)

Marfat.com

دریغ نہیں کروں گا، انشاء اللہ تعالیٰ ——— اپنے اوقات کو طاعات میں مشغول رکھو، لہو ولعب سے بچتے رہو ——— "بیوفائی دنیا" "احوالِ گور" اور "ہولِ قیامت" کو پیشِ نظر رکھو ——— اور نجات کو اتباعِ سنّت و اجتناب از بدعت میں یقین کرو ——— اہلِ بدعت اور ملاحدہ سے تعلق صحبت نہ رکھنا، اس لئے کہ یہ لوگ دین کے چور ہیں ۔ ۔ ۔ جو فقیر شرعی وضع پر نہیں، اور سنّتِ نبویؐ سے آراستہ نہیں، اُس کو اپنی مجلس میں راہ نہ دینا، حاصل کلام (اس ارشادِ ربّانی پر پورا پورا عمل ہو) ——— مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ

(ص۵ کا بقیہ حاشیہ)

نقصان کی خبر اخبار نویسوں نے پہنچائی، بادشاہ کو اس خبر سے کچھ گرانی ہوئی، لیکن جب حقیقتِ حال پر مطلع ہوئے، تو تحسین فرمائی ——— دکن میں بھی دس بارہ لاکھ روپیہ کئی سال کا بقایا رعایائے سقیم الحال پر چلا آرہا تھا، جس کے وصول کرنے کے لئے ہر سال احدیان و منصب داران مقرر ہوتے تھے میر کِ معین الدین احمدؒ نے یہ تمام بقایا یک قلم معاف کر دیا۔ ایک دن عالمگیرؒ بادشاہ میر کِ معین الدین احمد کی دیانت کی تعریف کر رہے تھے انھوں نے عرض کیا، کہ، سرکار! میری برابر تو کوئی بھی خائن نہ ہوگا، ہر سال ولی نعمت کے مال کو باقی داروں پر معاف کر دیتا ہوں ——— بادشاہ نے فرمایا: "میں جانتا ہوں کہ تم میرا خزانۂ آخرت معمور کر رہے ہو" ——— میر کِ معین الدین احمد، اوضاعِ معیشت میں ضوابطِ اغنیاء سے بیگانہ اور دنیاداروں کے تکلفات سے ناآشنا تھے۔ ——— کتاب شرعۃ الاسلام (جو آدابِ شریعت میں ایک کتاب ہے) کا ترجمہ آپ کی مؤلفات میں سے ہے۔ خطِ شکستہ اور خطِ نستعلیق میں مہارت رکھتے تھے ——— آپ کے سات لڑکے اور سات لڑکیاں تھیں، تقریباً سب سے اولادِ کثیر ہوئی ——— (ماخوذ از مآثر الامراء جلد اول ص۲۵۸ تا ۲۶۷ مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی)

Marfat.com

فخذوه، وما نہاکم عنہ فانتھوا واتقواللہ الآیہ۔ (سورۃ حشر) (پیغمبر جو تم کو حکم دیں اُسے (بجان و دل) قبول کرو، اور جس چیز سے منع کر دیں اس کو چھوڑ دو، اور اللہ سے ڈرتے رہو)۔

والسلام علیکم وعلی سائر من اتبع الہدیٰ

مکتوب (۹۳) نذر بیگ سمرقندی کے نام: ——

حامداً اللہ العظیم ومصلیاً علی رسولہ الکریم —— اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے ساتھ رکھے، اور ایک لحظہ اپنی معیت سے نہ چھوڑے —— جو خط ازراہ محبت ارسال کیا تھا —— پہنچا —— خوش وقت کیا، اپنے احوال اسی طرح لکھتے رہا کرو، تاکہ غائبانہ توجہ کا سبب پیدا ہو۔ ... ... جو خواب دیکھے ہیں خوب ہیں —— بشارات ہیں —— اپنے کام میں سرگرم رہو —— احوالِ باطن، ذکر و فکر اور اس کے نتائج کے بارے میں کچھ تحریر نہیں کیا، اوّل اس کو لکھنا چاہیئے، دوسری باتیں اس کے ضمن میں ہوں۔ ع

طفیلِ دوست باشد ہر چہ باشد

—— حاصلِ کلام —— اس قدر مداومتِ ذکر کرو، کہ "ذکر و حضور" ملکۂ دل بن جائے ... ... اور "مذکور" کے علاوہ ہر چیز صحنِ سینہ سے رخصت ہو جائے، کوئی مراد اور مقصد غیر از حق سبحانہٗ باقی نہ رہے۔ ع

ایں کار دولت است کنوں تا کرا دہند

دوستوں سے دعاء سلامتی خاتمہ کی اُمید ہے ——

—— والسلام اوّلاً و آخراً ——

Marfat.com

مکتوب (۹۵) سیّد علی[1] (بارہہ) کے نام: ــــــــ

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ الدعوات ــــــ مکتوب گرامی پہنچا ــــــ مسرت بخشی ــــــ ملاقات کا شوق ظاہر کیا ہے، یہ وقت پر موقوف ہے ــــــ لکل اجلٍ کتاب ــــــ دنیا تو محلِ جُدائی ہے، دُعا کرو کہ حق تعالیٰ آخرت میں ہمیں تمہیں جمع کرے ــــــ اللہ تعالیٰ کی ملاقات بھی آخرت کے لئے موعود ہے ــــــ موت اس کا "دریچہ" ہے ــــــ دُنیا مزرعہ سے زیادہ نہیں ہے ــــــ جتنا عمل میں اخلاص ہوگا، ثمرات ونتائج اُخروی اور درجاتِ قُرب کی بھی زیادہ اُمید ہوگی ــــــ عمل، کتبِ شرعیہ سے لیا جاتا ہے، اور "حقیقتِ اخلاصِ عمل" "اسلامِ حقیقی" اور "اطمینانِ نفس" سے متعلق ہے، اور اسلامِ حقیقی واطمینانِ نفس صحبتِ صوفیائے کرام سے وابستہ ہے ــــــ "عملِ بے اخلاص" جسمِ بے رُوح کی مانند ہے ... ... والسلام علیٰ سائرِ من اتبع الھدیٰ ــــــ

مکتوب (۹۶) سیّد نور بجر[2] (بارہہ) کے نام: ــ

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ــــــ سیادت پناہ کو اس مسکین کا

---

[1] تاریخ محمدی میں ۱۱۱۹ھ کے تحت ایک شخصیت کا ذکر ان الفاظ میں ہے: "سیّد نورالدین علی خاں بن سیّد جلال اللہ خاں بارہہ از امرائے عالمگیر شاہی در ہمراہی شاہ عالم در جنگ محمد اعظم کشتہ شد" (در ۱۱۱۹ھ) غالباً مکتوب الیہ یہی ہیں۔ مآثر الامراء جلد سوم ص۲۸۶ مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی میں ان کو حسن علی خاں وحسین علی خاں کا بھائی بتایا ہے۔"

[2] تاریخ محمدی قلمی (رضا لائبریری رام پور) میں ان کا ذکر ۱۱۳۰ھ کے تحت ان الفاظ میں ہے (ورق ۸۵ پر)

Marfat.com

سلام عافیت انجام ــــ جو خط از راہِ محبّت بھیجا تھا، پہنچا ــــ خوش کیا ــــ اِسی طرح اپنے احوال ظاہر و باطن لکھتے رہا کرو، یہ سلسلۂ خط و کتابت توجہ غائبانہ کا ذریعہ ہوتا ہے ــــ

مخدوما! ــــ اشرفِ عمر (جوانی) ختم ہوتی چلی جا رہی ہے، اور ارذلِ عمر (بڑھاپے) کی آمد آمد ہے ــــ افسوس ہے کہ اشرفِ اشیا یعنی معرفت اللہ کو ارذلِ عمر کے حوالے کیا جائے، اور اشرفِ عمر کو ارذلِ اشیا (ہوا و ہوس اور زینتِ دُنیا) میں صرف کیا جائے (ایسا نہ ہونا چاہئے) چاہئے کہ اوقات کو ذکر و فکر سے معمور کرو، اور توشۂ آخرت مہیا کرو ــــ والسلام علیکم وعلٰی من اتبع الھدیٰ

مکتوب (۹۸) حافظ محمد شریف لاہوری کے نام :ــ

اللہ تعالیٰ مدارجِ قرب میں ترقیاتِ بے اندازہ نصیب کرے ــــ خط پہنچا ــــ خوش وقت کیا ــــ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ بعافیت ہو ....

مخدوما! ــــ بندگی نام ہے "گردن نہادن" کا، اور اپنے ارادے سے باہر آجانے اور مرضیِ خدا کے ساتھ وابستہ ہو جانے کا ــــ جو کچھ محبوب کی طرف سے پہنچتا ہے محبوب ہوتا ہے، انعام ہو یا تکلیف ــــ محب فدائے محبوب ہوتا ہے، اس کی

(صفحہ ۵۳ کا بقیہ حاشیہ) سید نور محمد بارہہ مخاطب بہ سیف خاں از امرائے عالمگیر شاہی در شاہجہان آباد فوت شد ــــ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ سادات بارہہ میں سے تھے اور امرائے عالمگیری میں آپ کا شمار تھا، ۱۱۱۲ھ میں دہلی میں آپ کی وفات ہوئی۔ ۱۲

Marfat.com

نظر میں محبوب کے تمام افعال و کردار "رعنا و زیبا" ہوتے ہیں۔ ہر تلخی جو اس طرف سے پہنچتی ہے، عاشق اس کو شکر کی طرح استعمال کرتا ہے، اور شیریں کام ہوتا ہے۔ ۔۔۔
حدیث شریف میں ہے :۔ "عجبت من قضاء اللہ للمومن ان اصابه خیر حمد ربه وشکر وان اصابه مصیبة حمد ربه وصبر۔ یوجر المومن فی کل شیٔ حتی فی اللقمة یرفعها الی فی امراته" (مومن کے حق میں اس فیصلۂ خداوندی سے متعجب ہوں، کہ جب مومن کو خیر پہنچتی ہے تو اپنے رب کی حمد کرتا ہے اور شکر کرتا ہے، اور جب اس کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو بھی حمد کرتا ہے، اور صبر کرتا ہے ـــــ مومن کے ہر عمل پر اجر ملتا ہے، حتی کہ اس لقمے میں بھی جو وہ اپنی بیوی کے منہ میں دے)۔

ـــــ والسلام اوّلاً و آخراً ـــــ

مکتوب (۹۹) سیّد نور بحر کے نام :۔

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی ـــــ خط پہنچا ـــــ بہجت افزا ہوا ـــــ الحمد للہ! کہ تمہارے اوقات ذکر سے معمور ہیں ۔۔۔
اتباع سنّت میں کوشش کرو، بدعت اور اہل بدعت سے دور رہو۔ صحبت صلحاء و فقراء پابند شرع کی طرف راغب رہو ـــــ جس جگہ خلاف شرع دیکھو وہاں سے گریزاں اور یکسو ہو جاؤ ـــــ
ع

با عاشقاں نشیں و ہمہ عاشقی گزیں
با ہر کہ نیست عاشق ہرگز مشو قریں

خود عاشق صادق وہ ہے جو متابعت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر راسخ ہے ـــــ

Marfat.com

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ـــــ سے اسی حقیقت کا اظہار ہو رہا ہے ... ... سلام علیکم و علیٰ سائر من اتبع الھدیٰ۔

مکتوب (۱۰۱) مرزا خاں کے نام :ـــــ

بعد الحمد والصلوٰۃ و ارسال التحیات ـــــ اس طرف کے فقراء کے حالات مستوجب حمد ہیں ـــــ تمہاری سلامتی، استقامتِ شریعت و سنّت، اور ترقی درجاتِ صوریہ و معنویہ کا خواستگار ہوں ـــــ تمہارا خط پہنچا ... ...

مکرما! ـــــ "ادعیہ و اذکار" جو فقیر نے تم کو بتائے تھے، وہ اس عنوان سے نہ تھے، کہ اس "طریقے" میں وہ شرائط کا درجہ رکھتے ہوں، یا سلوک طریق کا ان پر دار و مدار ہے، بلکہ اس طور پر تھے کہ تم خالی نہ رہو، اور حصولِ صحبت تک اپنے اوقات کو معمور رکھ سکو، غفلت میں اوقات ضائع نہ ہوں ـــــ اس فقیر نے "رسالہ اذکار و ادعیۂ ماثورہ" (موقتہ و غیر موقتہ) کو احادیث معتبرہ سے مرتب کیا ہے، بعض اذکار و ادعیہ کے فضائل بھی لکھے ہیں، اس رسالہ کی نقل تم کو بھیج دی گئی ہے جس قدر بھی اس پر عمل کر سکو عمل کرو، رسالہ بڑا ہے، فارسی زبان میں ہے، فوائد کثیرہ کو متضمن ہے، اگر تمام رسالہ مطالعہ کرو تو بہتر ہے، یہ رسالہ کیا ہے ایک خزانہ ہے "سر اوقات قرب" کے اسرار کا اور ایک دریا ہے "منازل قدس" تک پہنچانے والا ـــــ کسی غواص کی ضرورت ہے کہ وہ اس کی گہرائی سے نفیس موتی حاصل کرے، اور کوئی پیراک ہو جو شناوری کر کے "شہرِ مطلوب" تک پہنچ جائے ـــــ تم نے لکھا تھا کہ ہر چند صحبتِ شیخ کامل ـــــ سلوک میں ـــــ ضروری ہے لیکن اس سلسلۂ عالیہ میں غائبانہ بھی "افادہ و استفادہ"

Marfat.com

کی محفل گرم ہوتی رہی ہے، جیساکہ حضرت خواجہ باقی باللہؒ اور حضرت مجددؒ کے درمیان (غائبانہ افادہ و استفادہ ہوتا رہا) اشفاق پناہا! ——— ہمارے حضرت (مجدد صاحبؒ) کو جو کچھ "مقامات ولایت" کے سلوک اور "منازل قرب" کی رسائی میں درکار تھا، وہ تمام تر حضرت خواجہؒ کی خدمت ہی میں ظہور پذیر ہوا، اور انھیں کی صحبتِ پُرنور میں مراتب کمال و تکمیل کا حصول ہوا ——— چنانچہ یہ امر حضرت مجددؒ کے مکتوب سے ظاہر ہے ———
ہاں یہ ضرور ہے کہ سلوک طے کرنے کے بعد جب (دہلی سے) مکان کو رخصت ہو گئے، تو مراسلات و مکاتبات کا سلسلہ جاری رہا، اور سوال و جواب ہوتے رہے، اس ضمن میں جو "افادہ و استفادہ" ہوا، تو وہ خارج از بحث ہے، کیونکہ یہ بعد از حصول کمال و مراتب سلوک ہے ——— نفسِ حصولِ کمال اور کسب منازل سلوک کے لئے صحبتِ شیخ ضروری چیز ہے۔ . . . حضرت ایشانؒ (حضرت مجددؒ) "نسبت محبوبیت" رکھتے تھے۔ اگر غائبانہ بے صحبتِ پیر بھی اخذِ فیوض و برکات کر لیتے تو گنجائش تھی کیونکہ محبوبوں کا معاملہ ہی جُدا ہوتا ہے، ان کو "اجتباء" کے راستے سے لیجاتے ہیں، اور کشاں کشاں منزل پر پہنچا دیا جاتا ہے۔

ع

"گر نہ آید بخوشی موئے کشانش آرند"

اگر پیرِ ظاہر کا واسطہ بھی نہ ہو، تب بھی ان کو اللہ تعالیٰ نواز دیتے ہیں، اور راہ میں نہیں چھوڑتے ——— ان کے (محبوبوں کے) علاوہ باقی سب براہِ "انابت" چلتے ہیں، اور صحبت پیرِ ظاہر کے محتاج ہوتے ہیں، ان میں اور اُن میں بہت بڑا فرق ہے حضرت ایشانؒ کی محبوبیت حضرت خواجہ صاحبؒ کے نزدیک بھی مسلّم تھی۔ حضرت خواجہؒ جلالے حضرتؒ کے بارے میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔ ؎

Marfat.com

عشقِ عاشق با دو صد طبل و نفیر ٭ عشقِ معشوقاں نہاں است و ستیر
لیک عشقِ عاشقاں تن زہ کند ٭ عشقِ معشوقاں خوش و فربہ کند

اس فقیر نے جو کچھ لکھا ہے، وہ "راہِ انابت" سے متعلق ہے، کہ عام طور پر راہ مریدی ہے اور اسی راہ کے متعلق میں نے تحریر کیا ہے، کہ ترقی اکثر و بیشتر صحبتِ شیخ ہی سے وابستہ ہے۔ آں مکرّم کے اخلاقِ کریمانہ سے کچھ دُور نہیں، کہ دُعائے سلامتیِ خاتمہ میں یاد رکھیں گے .... وسلام علیکم وعلیٰ سائر من اتبع الھدیٰ والتزم متابعۃ المصطفیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ الصلوٰۃ والتسلیمات والبرکات العلی۔

مکتوب (۱۰۶) مولانا برخوردار کابلی کے نام :—

الحمد للہ العلی الاعلیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ خصوصاً علیٰ سید الوریٰ صاحب قاب قوسین او ادنیٰ وعلیٰ اٰلہ وصحبہ نجوم الھدیٰ — اما بعد — مکتوب مرغوب جو اس مسکین کو لکھا تھا، اس کے ورود سے مشرّف و مسرور ہوا — مقصدِ اعلیٰ کے طلب و شوق کا اظہار اس مکتوب میں کیا ہے، نیک اور مُبارک بات ہے — اللہ تعالیٰ آتشِ طلب کو مشتعل کرے، شعلۂ شوق کو بھڑکائے، اور ماسوا سے کلیتہً رہائی دے کر قرب و معرفت کی بارگاہ تک پہنچائے اِنَّہٗ قَرِیۡبٌ مُّجِیۡبٌ — جو خواب دیکھا تھا وہ بالکل واضح ہے، اور "مناسبتِ معنویہ" کا پتہ دے رہا ہے — ہماری مُلاقات ہونے تک کلمہ طیبہ کی تکرار میں مشغول رہو، اور یہ ذکر موافقتِ قلب کے ساتھ کرو، جس قدر بھی کر سکو — اگر خلوت میں ذکر ہو تو بہتر ہے — یہ کلمہ طیبہ "تطہیرِ باطن" میں تاثیرِ عظیم رکھتا ہے

Marfat.com

اس کے ایک جزو (لَا اِلٰہَ) میں "ماسوائے حق" کی نفی ہے، اور دوسرے جزو (اِلَّا اللہ) میں معبودِ برحق کا اثبات ہے ـــــ اور سلوک کا خلاصہ یہی ہے ـــــ حدیث شریف میں ہے:۔ افضلُ الذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ[1] ـــــ طاعات پر حریص رہو، سُنّتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر مضبوطی کے ساتھ عمل کرو ـــــ بدعت سے بچو، اور منکرات سے یکسو رہو ـــــ ایک بزرگ کا مقولہ ہے، کہ:۔ اعمالِ نیک تو نیک و بد دونوں قسم کے اشخاص کر لیتے ہیں، لیکن معاصی سے اجتناب کرنا "صدیق" کا خاص شیوہ ہے ـــــ اس مسکین کو دعائے سلامتیِ خاتمہ میں یاد رکھنا ـــــ

(اس کے بعد ایک سوال کے جواب میں حدیث "استبدال خمیصہ" "بانبجانیہ" پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔ حدیث کے مختلف طُرق پیشِ نظر رکھ کر اس بات کو ثابت کیا ہے کہ نفیس لباس سالک کے لئے مضرت رساں نہیں ہے۔ حدیث کا اصل مفہوم ظاہر کرتے ہوئے شراح حدیث کی عبارات بھی پیش کی ہیں، اور اپنے ذاتی فہم سے بھی عجیب عجیب نکتے بیان کئے ہیں، چونکہ یہ بحث کئی صفحوں میں ہے، اور دقیق ہونے کی وجہ سے ماہرین حدیث کے سمجھنے کی ہے اس لئے اس کا ترجمہ چھوڑتا ہوں) ـــــ

(اس مکتوب کے آخر میں فرماتے ہیں) ـــــ تم نے لکھا تھا کہ کسی بدعتی، رشوت ستاں یا علی الاعلان فسق و فجور کرنے والے کے یہاں جانا اور کھانا تناول کرنا کیسا ہے؟ ـــــ معلوم ہونا چاہئے ـــــ اس میں شک نہیں، کہ۔۔۔ ایسے لوگوں کے یہاں جانے سے پرہیز اولیٰ ہے، بلکہ طالبانِ طریق کے لئے تو پرہیز لازم ہے ـــــ ہاں مواضع ضرورت مستثنیٰ ہیں۔۔۔ "باب لقمہ" میں (خلاصۂ کلام) یہ ہے، کہ اگر معلوم ہو کہ یہ کھانا

---

[1] لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ سب سے بڑا ذکر ہے ۱۲۔

Marfat.com

حرام طریقے پر ہے، تو اس کا کھانا حرام ہے، اور اگر یہ معلوم ہو کہ وجہ حلال سے ہے، تو حلال ہے، کچھ نہ معلوم ہو، تو وہ "مشتبہ" ہے، اس کا نہ کھانا بہتر ہے۔

تم نے ایک بات یہ بھی لکھی تھی کہ بعض منکرین کہتے ہیں کہ مرید کرنا اس مخصوص طریقے پر بدعت ہے —— مخدوما! —— طلب حق کرنا اور راہِ دین میں رہنما منتخب کرنا اور اس سے ارادت کا تعلق قائم کرنا "ماموراتِ شرعیہ" میں سے ہے —— اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ وابتغوا الیہ الوسیلہ[ع] —— "افادہ و استفادۂ معنوی" کا سلسلہ جس کو بعنوانِ دگر "پیری و مریدی" کہہ لو —— زمانۂ پیغمبر علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر اس وقت تک برابر جاری ہے —— کوئی ایسی نئی بات نہیں ہے جس کو مشائخ کرام نے یوں ہی اپنی طرف سے گڑھ لیا ہو ——

تمام مشائخ کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر منتہی ہوتا ہے۔ سلسلۂ نقشبندیہ حضرت صدیق اکبرؓ کے واسطے سے، اور باقی سلاسل حضرت علیؓ کے ذریعہ سے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتے ہیں —— پھر یہ طریقۂ بیعت بدعت کیسے ہوگیا؟ ہاں یہ کہہ لو کہ لفظ "پیری و مریدی" نیا لغت ہے، مگر الفاظ کا کوئی اعتبار نہیں —— "رابطۂ معنوی" اور "افاضۂ معنوی" بحال خود رہے گا —— اور یہ کہنا کہ اس مخصوص طریقے پر مرید کرنا بدعت ہے، معلوم نہیں کہ مخصوص طریقے سے کیا مراد ہے؟ ہمارے طریقے میں تعلیم و تعلم اور ذکر ہے —— ذکر خود "ماموراتِ شرعیہ" سے ہے۔ ... ... یہ تو ایسا ہی ہوا کہ کوئی کہہ دے کہ صحیح بخاری پڑھنا، اور

ع اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلے کو طلب کرو۔ ۱۲

Marfat.com

ہدایہ کا درس دینا بدعت ہے۔۔۔۔۔ والسلام علیکم وعلیٰ سائر من اتبع الھدےٰ والتزم متابعۃ المصطفیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات والتحیات والبرکات العُلیٰ۔

مکتوب (۱۱۰) عبدالحکیم کے نام:

(مواعظ و نصائح اور سیرت صالحین میں)

اے بھائی! ــــ ناجنس اور مخالفِ طریق کی صحبت سے بچتے رہنا اور بدعتی کی مجلس سے گریزاں رہنا ــــ یحییٰ معاذ رازی قدس سرّہٗ کا مقولہ ہے، کہ:۔ ان تین اصناف سے اجتناب کرو:۔

(۱) علمائے غافلین

(۲) قُرّائے مداہنین ــــ اور

(۳) متصوفۂ جاہلین

جو شخص مسندِ مشیخت پر بیٹھا ہوا ہے، اور اس کا عمل موافق سنّتِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے، اور نہ وہ خود زیورِ شریعت سے آراستہ ہے ــــ خبردار ــــ خبردار ــــ اس سے دُور رہنا، بلکہ (احتیاطاً) اُس شہر میں بھی نہ رہنا جس میں ایسا (مکار) رہتا ہو ایسا نہ ہو کہ کچھ عرصے بعد اس کی طرف دل کا کچھ میلان ہو جائے، اور کارخانۂ روحانیت خلل پذیر ہو ــــ ایسا شخص ہرگز اقتدا کے لائق نہیں ہوتا، وہ تو درحقیقت ایک چورہے پنہاں۔۔۔۔ ہر چند کہ اس سے طرح طرح کے خوارقِ عادات دیکھو، اور اس کو دنیا سے بظاہر بے تعلق بھی پاؤ (کبھی) اس کی طرف ملتفت نہ ہونا) اسکی صحبت سے اس طرح بھاگنا جس طرح شیر سے بھاگتے ہیں۔

Marfat.com

سید الطائفہ حضرت جُنید بغدادی قدس سرہ فرماتے ہیں: "کامیابی کے تمام راستے بند ہیں سوائے اس شخص کے راستے کے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانِ قدم کی پیروی کرے" ــــــ سید الطائفہ ہی کا یہ قول بھی ہے، کہ: "مقربین صادقین" کا راستہ درحقیقت کتاب وسنّت کے ساتھ وابستہ ہے، اور وہ علماء جو شریعت وطریقت پر عامل ہیں اور وارث النبیؐ کہلانے کے مستحق ہیں، وہ اقوال، اخلاق اور افعال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع ہوتے ہیں"

کرر لکھتا ہوں کہ آدابِ نبویؐ کا خیال نہ رکھنے والے اور سننِ مصطفویؐ کو چھوڑنے والے کو ہرگز ہرگز "عارف" خیال نہ کرنا، اس کے (ظاہری) تبتل وانقطاع، خوارقِ عادات، زہد وتوکل، اور (زبانی) معارفِ توحیدی پر فریفتہ وشیفتہ نہ ہوجانا۔۔۔۔۔ مدارِ کار، اتباعِ شریعت پر ہے، اور "معاملہ نجات" "پیروی نقشِ قدم رسولؐ" سے مربوط ہے ــــــ محق ومبطل میں امتیاز پیدا کرنے والی چیز اتباعِ پیغمبر ہی ہے ــــــ زہد وتوکل اور تبتل بغیر اتباعِ رسولؐ کے نامعتبر ہیں ــــــ "اذکار وافکار" اور "مواجید واذواق" "بے توسل سرکارِ دوعالمؐ غیر مفید ہیں ــــــ خوارقِ عادات کا دار ومدار بھوک اور ریاضت پر ہے، اس کو معرفت سے کیا تعلق؟۔

حضرت عبد اللہ بن مبارکؒ نے فرمایا ہے: "جس نے آداب سے سستی برتی وہ سنن سے محروم ہوگیا جس نے سنن سے غفلت اختیار کی، وہ فرائض سے محروم ہوا، اور جس نے فرائض سے تہاون کیا، وہ معرفت سے محروم ہوگیا"۔۔۔

شیخ ابو سعید ابو الخیرؒ سے لوگوں نے کہا، کہ فلاں شخص پانی پر چلتا ہے، انھوں نے فرمایا: "ہاں! گھاس کا تنکا بھی پانی پر چلتا ہے (یہ کوئی کمال کی بات نہیں ہے)۔

Marfat.com

پھر کہا گیا، کہ :۔ فلاں آدمی ہوا میں اُڑتا ہے۔ فرمایا :۔ (ٹھیک ہے) چیل اور مکھی بھی ہوا میں اُڑتے ہیں۔ پھر کہا گیا کہ :۔ فلاں آدمی ایک لحظے میں ایک شہر سے دوسرے شہر چلا جاتا ہے۔ فرمایا :۔ (اس میں کیا رکھا ہے) شیطان تو ایک دم میں مشرق سے مغرب تک چلا جاتا ہے، اِن باتوں کی کوئی قیمت نہیں ہے، مردِ حق دراصل وہ ہے، جو مخلوق کے درمیان نشست و برخاست رکھے، بیوی بچے رکھتا ہو، اور پھر ایک لحظہ خدائے عزّوجل سے غافل نہ رہے۔"

شیخ علی ابن ابی بکر قدس سرّہٗ نے "معارج البدایہ" میں فرمایا ہے، کہ "ہر انسان کا حُسن و کمال تمام امور میں ظاہراً و باطناً، اصولاً و فروعاً، عقلاً و فعلاً، عادۃً و عبادۃً کامل اتباعِ رسول میں مضمر ہے۔"

اگر کوئی گناہ وقوع میں آجائے تو بہت جلد اس کا تدارک توبہ و استغفار سے کر لینا چاہیئے، گناہِ پوشیدہ کی توبہ پوشیدہ طریقے پر، اور گناہِ آشکارا کی علانیہ طریقے پر توبہ ہو۔ توبہ میں دیر نہ کی جائے ـــــــ منقول ہے، کہ :۔ کراماً کاتبین تین ساعت تک گناہ لکھنے میں توقف کرتے ہیں، اگر اس درمیان میں توبہ کر لی، تو اس گناہ کو نہیں لکھتے، ورنہ اپنے رجسٹر میں اس گناہ کا اندراج کر لیتے ہیں ـــــــ جعفر بن سنانؒ فرماتے ہیں، کہ :۔ "توبہ سے غفلت کرنا ارتکابِ گناہ سے بھی زیادہ بُری بات ہے۔" اگر جلدی توبہ میسّر نہ ہو سکے، تو جب بھی توبہ کرے غرغرۂ موت سے پہلے پہلے توبہ مقبول ہے ـــــــ حدیث میں آیا ہے :۔ اللہ تعالیٰ رات کو اپنا دستِ نوازش دراز کرتا ہے، تاکہ دن کا گنہگار توبہ کر لے، اور دن کو بھی اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے تاکہ رات کا گنہگار توبہ کر لے ـــــــ انسان کو چاہیئے کہ ورع و تقویٰ کو اپنا شعار بنائے، اور منہیات

Marfat.com

میں قدم نہ رکھے، کیونکہ اس راہِ سلوک میں نواہی سے باز رہنا (درحقیقت) اوامر کے امتثال سے زیادہ ترقی بخش اور سودمند ہے ——— ایک درویش نے کہا ہے، کہ :- اچھے اعمال تو نیک اور فاجر دونوں کر لیتے ہیں، لیکن معاصی سے بچنے کا (اہتمام) "صدیق" کا کام ہے"۔ ۔۔۔ ۔۔۔

حدیث میں آیا ہے، کہ :- حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ——— جو چیز تجھے شک میں ڈالے، اُس کو چھوڑ دے الخ ۔۔۔ ۔۔۔

اگر اپنے اور اہل و عیال کے لئے تجارت یا اس کے مانند کوئی حلال کسب کرے تو وہ مُضر نہیں ہے، بلکہ مستحسن ہے، کیونکہ سلف نے اس کو اختیار کیا ہے ——— احادیث میں فضائلِ کسب بہت کچھ بیان کیا گیا ہے ——— اگر کوئی توکل اختیار کرے تو یہ بھی بہتر ہے، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ پھر کسی سے طمع نہ رکھے ۔۔۔ ۔۔۔

ابو محمد منازلؒ نے فرمایا ہے، کہ :- توکل کسبِ حلال کے ساتھ ساتھ کرنا بہتر ہے بمقابلہ خالی توکل کے" ——— کھانا کھانے میں اعتدال کا خیال رکھے، نہ اتنا زیادہ کھائے، کہ وہ کھانا عبادت میں کسل اور سستی پیدا کر دے، اور نہ اس قدر کم کھائے، کہ (ضعف کے باعث) اذکار و طاعات سے باز رہے ۔۔۔ ۔۔۔ حضرت خواجہ نقشبندؒ کا ارشاد ہے، کہ :- لقمۂ تر کھاؤ لیکن (دینی) کام خوب کرو ——— حاصلِ کلام یہ ہے، کہ "طاعت" میں جس قدر کھانا ممد و معاون ہو، وہ خوب اور مُبارک ہے، اور اس "کارخانے" میں جتنی زیادتی طعام خلل انداز ہو جائے وہ ممنوع ہے ———

تمام افعال و حرکات میں اس کا قصد کرے کہ نیت صحیح ہو، جب تک نیت صالح

Marfat.com

حتی الامکان کوئی قدم نہ اُٹھائے ۔۔۔ ۔۔ لوگوں کے ساتھ اختلاط بقدرِ ضرورت کرے ۔۔ ۔۔ وہ اختلاط جو برائے افادہ و استفادہ ہو، البتہ محمود بلکہ ضروری ہے ——— ہر نیک و بد کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا چاہیئے، خواہ اس سے باطن میں انبساط پیدا ہو یا انقباض، جو شخص عذر خواہی کرے اُس کے عذر کو قبول کرنا چاہیئے ——— اخلاق اچھے ہوں ——— (خواہ مخواہ) اعتراض کسی پر کسی پر نہ کیا جائے، نرم و ملائم گفتگو ہو ——— کسی کے ساتھ سختی و درشتی سے معاملہ نہ کرے، ہاں خدا کے لئے سختی کر سکتا ہے۔

شیخ عبداللہؒ نے فرمایا ہے، کہ :۔ "درویشی نہ فقط نماز روزے کا نام ہے، اور نہ صرف احیاءِ شب کا، یہ تو اسبابِ بندگی ہیں، درویشی یہ ہے کہ کسی کی دل آزاری نہ کی جائے، اس خوبی کو حاصل کرے گا، تو واصل ہو گا۔"

محمد بن سالمؒ سے لوگوں نے دریافت کیا :۔ "اولیاء کی پہچان کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا :۔ اولیاء کی علامات یہ ہیں ۔۔ ۔۔ لطفِ لسان، حسنِ اخلاق، بشاشتِ چہرہ، سخاوتِ نفس، قلتِ اعتراض، عذر خواہ کے عذر کو قبول کرنا، تمام مخلوقِ خدا پر شفقت کرنا خواہ نیکوکار ہوں یا بدکار۔"

ابو عبداللہ احمد مقری قدس سرہٗ فرماتے ہیں :۔ "جوانمردی یہ ہے کہ تو جس شخص سے کدورت رکھتا ہو اُس سے حُسنِ خلق سے پیش آئے، اور جس آدمی سے کراہت کرتا ہو اُس پر مال خرچ کرے، اور جس سے نفرت ہو اُس سے اچھا سلوک کرے۔"

بات چیت کرنے میں "رعایتِ قلت" مدِ نظر رہے۔ زیادہ نیند اور زیادہ ہنسنا بھی درست نہیں، کیونکہ اس سے دل مُردہ ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

پنے تمام امور کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرے، اور خدمتِ مولیٰ میں چُست ہو جائے
ـــــ ایسا کرے گا تو تدبیر امور سے فارغ ہو جائے گا (اور سب کام غیب سے بن جائیں گے)
سید الطائفہ رحمۃ اللہ علیہ نے خوب فرمایا ہے، کہ :- دنیا کی تمام حاجتوں میں کامیابی کا
راز ان حاجتوں کو ترک کر دینے میں پوشیدہ ہے، جب دل ایک جانب (خدا کی طرف)
ہو جائے گا، خداوند کریم سب کام پورے کر دے گا ـــــ حدیث میں ہے :- جو شخص
اپنے تمام غموں کو ایک غم (غمِ آخرت) بنا دے گا، اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت
کے تمام کام بنا دے گا" ـــــ نیز ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو تیرے اوپر
مہربان کر دے گا، کہ وہ تیرے کاموں کو (خود بخود) انجام دینگے۔

یحییٰ معاذ رازیؒ فرماتے ہیں :- "جس قدر تجھے اللہ سے محبّت ہوگی، مخلوقِ خدا
بھی تجھ سے اتنی ہی محبّت کرے گی، تجھے خدا کا جس قدر خوف ہوگا، مخلوق بھی
تجھ سے اتنا ہی ڈرے گی، اور تو جتنا خدا کے حکموں میں مشغول ہوگا، مخلوق بھی تیرا
اتنا ہی کہنا مانے گی"

کسی پر اعتماد سوائے فضلِ پروردگار کے نہ ہو ـــــ اہل و عیال کیساتھ
نیک سلوک کرنا چاہیئے، اور بقدرِ ضرورت ان سے اختلاط ہو، تاکہ ان کا حق ادا ہو جائے
"موانستِ تام" ان سے نہ ہو، اِس صورت میں اللہ تعالیٰ سے اعراض کا اندیشہ ہے۔
ـــــ "احوالِ باطن" نا اہل سے نہ بیان کئے جائیں ـــــ مالداروں سے حتی المقدور
میل جول نہ رکھا جائے ـــــ جمیع حالات میں سنّتِ نبویؐ کو اختیار کیا جائے، بدعت سے
حتی الوسع اجتناب ہونا چاہیئے ... سالک کو چاہیئے کہ حوادث میں متذبذب نہ ہو۔
عیوب مردم پر نظر نہ کرے، اور اپنے عیوب ہمیشہ پیشِ نظر رکھے ـــــ اپنے آپ کو

Marfat.com

کسی مسلمان پر ترجیح نہ دے، سب کو اپنے سے بہتر سمجھے ___ ہر مسلمان کے متعلق یہ اعتقاد رکھے، کہ اس کی برکت اور دعا سے مجھے کشود کار میسر ہو سکتا ہے ... ...

سلف صالحین کے حالات پیش نظر رکھے ___ مساکین کی ہم نشینی پسند کرے ___ کسی کی غیبت کی جانب خود بھی مائل نہ ہو، اور جہاں تک ہو سکے دوسرے کو بھی اس سے روکے ___ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو اپنا شیوہ بنائے ___

اللہ کے راستے میں انفاق مال پر حریص ہو ___ حسنات کے صدور سے خوشی محسوس کرے، اور سیئات کے ارتکاب سے دُور دُور رہے ___ حدیث شریف میں آیا ہے، کہ :- جو شخص ایسا ہو کہ اپنا گناہ اس کو ناگوار گذرے، اور نیکی اُس کو خوش کرے، بس وہ مومن (کامل) ہے۔

مفلسی سے ڈر کر بخیلی اختیار نہ کرے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :- الشیطن یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاء (شیطان تم کو فقر و فاقہ سے ڈراتا ہے، اور بُری باتوں کا حکم کرتا ہے) ___ قلت معیشت سے تنگدل نہ ہو، عیش کا زمانہ تو آگے آ رہا ہے۔

اللھم لا عیش الا عیش الاخرۃ[1] ___ یہاں کی تنگی "وہاں" کی فراخی کا سبب ہو جائے گی ... ...

فقراء اور اخوان دینی کی خدمت میں کوتاہی نہ کی جائے ___ جعفر خلدیؒ نے فرمایا ہے، کہ :- "احرار" کی کوشش اپنے بھائیوں کے فائدے کیلئے ہوتی ہے،

---

[1] اے اللہ! عیش تو بس آخرت ہی کا عیش ہے۔ ۱۲

Marfat.com

نہ کہ اپنے نفسوں کے لئے ـــــ ابو عبداللہ خفیفؒ فرماتے ہیں کہ :۔ "ایک درویش میرا مہمان ہوا، اتفاقاً اُس کو پیٹ کا مرض لاحق ہوگیا، میں نے اس کی خدمت تیمارداری اپنے اوپر لازم کرلی، تمام رات طشت اس کے لئے رکھتا، اور اُٹھاتا تھا، اتفاق سے تھوڑی دیر کے لئے میری آنکھ لگ گئی، تو اُس درویش نے مجھے لعنت ملامت کرنی شروع کی، اور غصّے میں آکر "لعنك الله" کہا۔ ...... لوگوں نے مجھ سے دریافت کیا، کہ جب اس نے تم کو لعنك الله کہا، تو تم نے اپنے نفس کو کس حال میں پایا؟ ۔میں نے کہا، کہ :۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا، گویا کہ اُس نے مجھے دُعا دی، اور "رحمك الله" کہا۔"

صوفیا کی خدمت آداب کے ساتھ کرے، تاکہ ان کی برکات سے بہرہ ور ہوجائے ـــــ الطریقہ کلها ادبٌ ـــــ کوئی بے ادب خدا رسیدہ نہیں ہوا ـــــ میں ارادہ کر رہا ہوں، کہ آداب صوفیاء کو علیحدہ (رسالہ کی شکل میں) جمع کروں ـــــ حضرت ایشان (حضرت مجدّد الف ثانیؒ) نے اس باب میں ایک مستقل رسالہ تحریر فرمایا ہے، اور بعض "آداب ضروریہ" کو اس میں درج کیا ہے، اگر مل جائے تو اس کا مطالعہ کر لینا ـــــ بالجملہ خاک اَدب بے وجود ہوکر ان بزرگوں کی خدمت میں پہنچے، ورنہ ان کی مصاحبت کی ہوس نہ کرے، کیونکہ اس کے خلاف کرنے میں احتمالِ ضرر غالب ہے، اور نفع بالکل نہ ہوگا ـــــ ابوبکر بن سعدانؒ فرماتے ہیں :۔ جو صوفیاء کی ہمنشینی اختیار کرے، اُسے

عسہ اللہ تجھ پر لعنت کرے۔

Marfat.com

چاہیئے، کہ "بے نفس و بے دل" اور "بے ملک" ہوکر ان کے پاس رہے، اور اگر اپنی چیزوں میں سے کسی چیز پر نگاہ رکھے گا، تو یہ امر اس کو مطلوب تک پہنچنے سے روکے گا۔

طلب حق جلّ مجدہٗ میں اپنے آپ کو آرام نہ دے اور مضطرب رہے ــــــ ابوبکر طمستانیؒ فرماتے ہیں:- "تصوّف" اضطراب کا دوسرا نام ہے، جب سکون آیا، تصوّف نہ رہا ــــــ محب کو بغیر محبوب کے چین میسر نہیں ہوتا، اور اس کے ماسوا سے اُلفت نہیں ہوتی، اس کے اندرون سے ہمیشہ یہ ندا نکلتی ہے:- ؎

بچہ مشغول کنم دیدہ و دل را کہ مدام
دل ترا می طلبد دیدہ ترا می جوید

مرید کو اس صفت پر ہونا چاہیئے، جو اس آیت میں بیان کی گئی ہے:-
حتّٰی[1] اذا ضاقت علیھم الارض بما رحبت وضاقت علیھم انفسھم وظنوا ان لا ملجا من اللہ الا الیہ (توبہ) (جب کہ ان پر زمین تنگ ہوگئی، باوجود کشادگی کے، اور ان کی جانیں ان پر تنگ ہوگئیں، اور انھوں نے جانا، کہ اللہ کے قہر سے نجات نہیں، سوائے اللہ کی طرف پناہ لینے کے)۔
جب مرید کی پیاس اس درجے پر پہنچے گی، اور تمام روئے زمین باوجود فراخی کے

---

[1] یہ آیت اُن تین صحابیوں کے بارے میں ہے جو غزوۂ تبوک کی شرکت سے رہ گئے تھے ــــــ تغافل کی وجہ سے پچاس دن تک ان پر سخت حالت گذری، بالآخران کی توبہ قبول ہوئی۔ ۱۲

Marfat.com

اس پر تنگ و تاریک ہوجائے گی، تب یہ اُمید ہے کہ رحمت جوش میں آجائے اور اس خانماں برباد عاشق کو اپنے آغوش میں لے لے :۔ ؎

دادیم تراز گنج مقصود نشاں
گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

اِس مسکین کا التماس تم جیسے دوستوں سے یہ ہے کہ اس مہجور وعاصی کو دعاؤں سے فراموش نہ کروگے، اور اللہ تعالیٰ کے کرمِ عمیم سے درخواست کروگے کہ یہ گنہگارِ تباہ کار کل قیامت کے دن (کم از کم) "زمرۂ عاصیانِ مرحوم" میں داخل و شامل ہوجائے :۔ ؎

کجا ما و کجا زنجیرِ زلفش
عجب دیوانگی اندر سر افتاد

سبحان ربّك ربّ العزّة عمّا يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله ربّ العٰلمين۔

مکتوب (۱۱۶) مولانا محمد امین[1] لاہوری کے نام :۔
اِس مکتوب میں پانچ سوالات کے جواب ہیں، سوال پنجم اور اُس کا جواب یہ ہے :۔

---

[1] مولانا محمد امین بن مولانا خواجہ حسینی الہروی ثم اللاہوری = آپ ہرات میں پیدا ہوئے۔ وہاں سے قندھار محلِ سکونت ہوا، شیخ زین الدین خوافی سے حصولِ علم کیا۔ (بقیہ حاشیہ پر)

Marfat.com

سوال پنجشم:۔ صوفیاء کے مسلمات میں سے ہے، کہ اسلام حقیقی جو کہ "اطمینان نفس" کے ساتھ مربوط ہے، زوال وخلل سے محفوظ ہوتا ہے ــــ حالانکہ منجملہ عقائد یہ بھی ہے، کہ "الایمان بین الخوف والرجا"عــہ ــــ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔ "واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم"عــہ۔

جواب:۔ ... ... جاننا چاہیے، کہ "نفس مطمئنہ" بنص قطعی "راضی و مرضی" اور "مبشر بہ جنت" ہے، لیکن کسی شخص معین کے بارے میں "حصول اطمینان کا علم یا تو علامات سے ہوگا، یا الہام سے، اور یہ امور ظنیہ ہیں قطعیہ نہیں ــــ یقین تو وحی اور اخبار انبیاء سے متعلق ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے:۔ واللہ لا ادری الخ ــــ ابہام خاتمہ کے طور پر نہیں ہے، کیونکہ آپ کا اطمینان نفس اور حسن خاتمہ قطعی امر ہے... ... بلکہ (آپ کا ارشاد) اس معنی کا اظہار ہے، کہ وہ تفصیلات جو میرے اور دوسروں کے ساتھ دنیا اور آخرت میں پیش آئیں گی میں اُن کو نہیں جانتا، اسلئے کہ "علم غیب" حق سبحانہ کیساتھ مخصوص ہے۔

(ص کا بقیہ حاشیہ) عہد اکبری میں ہندوستان آئے، اور ملک پور (مضافات لاہور) میں بود وباش اختیار کی، آپ کی عمر ۹۰ سال کی ہوئی۔ (نزہتہ الخواطر جلد ۵۔ ط ۳۶۱)۔۱۲

عــہ ایمان، خوف اور اُمید کے درمیان ہے۔۱۲

عــہ خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں، درآنحالیکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔۱۲

Marfat.com

مکتوب (۱۱۹) مخدوم زادہ شیخ عبدالاحدؒ[1] کے نام :۔ (از اول حصہ)

الحمد للہ العلی الاعلیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔

فرزند ارجمند شیخ عبدالاحد نے اس مسکین سے دریافت کیا ہے، کہ "سالک ادائے نماز کے وقت کس چیز کی طرف متوجہ ہو؟ ذات حق کی طرف جو مسجود و معبود حقیقی ہے، یا قرآن مجید کی طرف جو کہ مدار نماز ہے، یا کعبہ کی طرف جو کہ "مسجود الیہا" ہے؟ یا خشوع و خضوع اور تعدیل ارکان کی طرف جو کہ "مامور بہا" ہیں، یا ان تمام امور کی جانب بیک وقت ساتھ ساتھ؟ اور ان میں سے ہر شق پر کچھ شبہات پیش کئے ہیں ......

سعادت آثارا! نماز پڑھنے والے کے لئے جو چیز ضروری اور مامور بہ ہے وہ یہ ہے، کہ ارکان نماز کی طرف دھیان رکھے، قومہ، جلسہ وغیرہ میں طمانینت اور خشوع و خضوع ہو ــــ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔ قد افلح المومنون الذین[2]

---

[1] آپ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ابن الابن یعنی حضرت خواجہ محمد سعید سرہندیؒ کے صاحبزادے اور حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ کے برادر زادے ہیں پہلے اپنے والد کے مرید ہوئے، پھر اپنے چچا حضرت خواجہ محمد معصومؒ سے خلافت پائی، حجۃ اللہ خواجہ محمد نقشبند ابن خواجہ محمد معصومؒ سے بھی استفادۂ باطنی کیا ہے، آپ صاحب تصانیف اور جید عالم تھے، آپ سے اور آپ کی تصنیفات سے خلق کثیر نے نفع حاصل کیا۔ ۲۷ ذی الحجہ ۱۱۲۶ھ کو بروز جمعہ دہلی میں وفات پائی، سرہند میں دفن ہوئے ــــــ (روضۃ القیومیہ)

[2] کامیاب ہوئے وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع والے ہیں ۔ ۱۲

Marfat.com

ھم فی صلوتھم خاشعون ـــــــ اور نماز میں خشوع یہ ہے کہ نظر کو مثلاً قیام میں سجدہ گاہ پر رکھے (اسی طرح رکوع و سجود وغیرہ میں اپنی اپنی جگہ نظر رکھے) اسی کے ساتھ ساتھ قرأت قرآن پر توجہ ہو، اور "معانی و اسرار" میں تفکر ہو (اگر اہلِ معنیٰ میں سے ہو) ورنہ اسی قدر تصور کافی ہے کہ یہ حق تعالیٰ کا کلام ہے ـــــــ "ذات بحت" کی جانب توجہ کرنا ماموراتِ نماز میں سے نہیں ہے ـــــــ
اس کے باوجود میں کہتا ہوں کہ امورِ مذکورہ (جو خشوع کے معنی بتاتے ہوئے میں نے ذکر کئے ہیں) کی جانب توجہ کرنا ذاتِ مسجود کی طرف توجہ کرنا ہے، بے ملاحظۂ اسمائُ صفات۔ ـــــــ

مکتوب (۱۲۱) شیخ ابوالقاسم کے نام :۔

... دوستوں کی بے پرواہی اور عدم توجہ سے ملول نہ ہوں ان سب باتوں کو حق تعالیٰ کی طرف سے جانیں، بندوں کے دل اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں جس طرح چاہتا ہے ان کو گھماتا ہے۔ ؎

از خدا داں خلاف دشمن و دوست
کہ دلِ ہر دو در تصرف اوست

جو شخص تم سے دوستی رکھتا ہے وہ تم کو اللہ تعالیٰ سے ہٹا کر اپنی جانب مشغول کرنا چاہتا ہے، اور جو تم سے دوستی نہیں رکھتا، وہ (درحقیقت) تم کو حق تعالیٰ کی جانب مشغول ہونے کا موقع دے رہا ہے ـــــــ اللہ کے ساتھ مشغول رہنا بہتر ہے یا مخلوق کے ساتھ؟ ـــــــ

کسی نے کیا خوب کہا ہے :۔ ؎

Marfat.com

یارب ہمہ خلق زمن بدخوکن ❊ وزجملہ جہانیاں مرا یکسوکن
روئے دلِ من صرف کن از ہر جہتے ❊ در عشق خودم یک جہت ویک روکن

مکتوب (۱۲۳) شیخ ابوالقاسم کے نام :۔

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی ۔۔۔ تمہارے خطوط پہنچے، مسرت بخش ثابت ہوئے ۔۔۔ تم نے آپس میں صلح صفائی کے متعلق لکھا ہے بہت اچھا ہوا ۔۔۔ "آتش فتنہ" جس قدر بجھے اتنا ہی اچھا ہے ۔۔۔ دوستوں سے بمقتضائے بشریت کوئی قصور ہو ہی جاتا ہے، اور کوئی ایسی بات سرزد ہو ہی جاتی ہے جو مخالف دوستی ہوتی ہے، ایسی غلطیوں سے درگذر کرنا چاہیے اور دوستوں کی خوبیاں پیش نظر رکھنی چاہئیں :۔ ع

اگر مردی احسن الیٰ من اساء

ایک شخص نے کسی (بزرگ) کے سامنے کسی شخص کی برائی بیان کی، انھوں نے کہا :۔ (بھائی) ہماری نظر تو اس کی اچھائیوں پر ہے، کہ وہ اس کی برائیوں سے زائد ہیں، ہم اس کی اچھائیاں لیتے ہیں، اور برائیوں سے درگذر کرتے ہیں۔

آقا اپنے غلام کے ساتھ بھی اسی نقطۂ نظر سے معاملہ کرتا ہے ۔۔۔ غلام کا غلام کے ساتھ بدرجۂ اولیٰ یہ معاملہ ہونا چاہیے ۔۔۔ تم نے لکھا ہے کہ "بعض صالحین" نے خبریں مجھ تک پہنچائی تھیں "بمقتضائے حسن ظن" میں نے ان کے قول پر اعتماد کرلیا تھا، اور آزردہ خاطر ہوگیا ۔۔۔ اہل علم سے اس قسم کی باتیں محل تعجب ہیں لگانے بجھانے والوں کی باتوں کو تو "حسن ظن" کے ساتھ قبول کرلیا، اور جانب دیگر

Marfat.com

جو مستحقِ حُسنِ ظن تھی، وہاں حُسنِ ظن نہ کیا گیا (چہ خوب)۔۔۔۔ (سنو) جو شخص چغلخور ہے اُس کا قول ہرگز قابلِ قبول نہیں۔۔۔۔ چغلخوری کو قبول کرلینا چغلخوری سے بھی زیادہ بُرا ہے، اِسلئے کہ چغلخوری "دلالت" ہے، اُور اس کا قبول کرنا "اجازت" ہے۔۔۔۔ ظاہر ہے کہ دلالت کرنے والا اُور قبول کرنے والا دونوں برابر نہیں (بلکہ قبول کرنے والا بدتر ہے)۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ والسلام اوّلاً و آخراً

مکتوب (۱۲۴) ہمت[۱] خاں کے نام:۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ ماسوا کی غلامی سے آزاد کرکے اپنی مرضیات سے مکرم و مستفید کرے۔۔۔۔ مخدوما! حق تعالیٰ نے آدمی کو مہمل نہیں پیدا کیا ہے، اُور اس کو اسی کی مرضی پر نہیں چھوڑ دیا ہے، کہ جو کچھ سمجھ میں آئے اُور جس طرح جی چاہے اُس کے مطابق اپنی

---

[۱] ہمت خاں میر عیسیٰ ۔۔ اسلام خاں بدخشی کے صاحبزادے تھے، عالمگیرؒ کی تربیت میں نشوونما پائی تھی، سلیم النفس، نیک ذات، کریم الاخلاق اُور خیر خواہ کائنات تھے۔ اربابِ علم و ہنر اُنکی محفل میں باریاب و کامیاب تھے۔ طبیعت موزوں رکھتے تھے، یہ شعر ان ہی کا ہے:۔۔۔

بجز حالے کہ مجنوں داشت در دل

بیابانِ جنوں [illegible] رے ندارد

ان کے باپ کو تو خلد مکاں (عالمگیرؒ) کے دربار میں رسوخ تھا ہی، خود ان کی ذاتی لیاقت بھی قربِ شاہی کا باعث بنی۔ سالِ ششم جلوسِ عالمگیری میں ان کے باپ کو صوبہ داری آگرہ ملی تو ان کو فوجداری آگرہ دی گئی۔ بعد فوت پدر سال بسال ترقی مناصب ہوتی رہی۔ الہ آباد کی صوبیداری بھی (ص ۷۶ پر)

Marfat.com

زندگی گذارے ــــــ ایحسب الانسان ان یترک سدٰی[عے] ــــــ انسان کی پیدائش کا مقصد "وظائف بندگی" کی ادائیگی ہے، تاکہ "معرفت خداوندی" حاصل ہو بعض چیزوں کا اس نے حکم کیا ہے، اور بعض سے روکا ہے، اگر اوامر و نواہی کے خلاف زندگی بسر کرے گا "بندۂ سرکش" قرار پائے گا، اور عقوبت و غضب کا مستحق ہوگا "وعیدات اخروی" یقینی طور پر سامنے آنے والی ہیں ــــــ اِنَّ عَذَابَ[عے] ربك لواقع ماله من دافع ــــــ

اللہ نے اپنے اس "کمال اہتمام" کے ماتحت جو دربارۂ انسان ہے بہت سے مؤکل (فرشتے) اسکے سر پر مسلط کر دیئے ہیں، تاکہ اسکے "افعال و اقوال" اور "حرکات و سکنات" کے محافظ رہیں، اور "رپورٹ" تیار کرتے رہیں ــــــ وائے بر جان آدمی نامراد، ایک شاہی "رپورٹر" ایک علاقے میں جاتا ہے، اُس سے تو وہاں کے تمام باشندے لرزاں اور ترساں ہو جاتے ہیں، اعمال شنیعہ سے اجتناب کرتے ہیں، اور

(ف۵ کا بقیہ حاشیہ) ان کو ملی تھی، آخر میں جلوس عالمگیری کے چوبیسویں سال بلدۂ اجمیر میں بخشی گری اوّل کے منصب جلیل پر فائز ہوئے۔ اسی سال حفاظت اجمیر کی غرض سے خلد مکاںؒ نے ان کو اجمیر کے قلعہ میں رکھا ــــ ۵ محرم الحرام ۱۰۹۲ھ کو انتقال فرما گئے۔ مستعدان روزگار میں سے تھے۔ ہمسروں میں ممتاز اور فصاحت و بلاغت میں مسلّم تھے۔ ہندی میں بھی شعر کہتے تھے۔ میرن تخلص کرتے تھے ۔۱۲ ــــــ

(ماخوذ از مآثر الامراء جلد سوم)

عے کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اُس کو یوں ہی مہمل چھوڑ دیا جائے گا؟ ۔۱۲

عے بیشک تیرے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے، اُس کو کوئی دفع نہیں کر سکتا۔ ۱۲

Marfat.com

یہاں اتنے "مؤکلانِ امین" دن کی رپورٹ شام کے وقت اور رات کی رپورٹ صبح کے وقت حضرت ذوالجلال کی خدمت میں پیش کرتے ہیں، اور ہم جیسے غافل بالکل متنبہ نہیں ہوتے ـــــ کسبِ معاصی میں اور زیادہ دلیر ہوتے چلے جاتے ہیں ـــــ

ـــــ مخدوما! یہ عمر چند روزہ بہت عزیز چیز ہے۔ یہ فرصت غنیمت ہے، چاہیے کہ اہم امور میں صرف ہو ـــــ افسوس کی بات ہے اگر عمرِ عزیز بیہودہ اور لایعنی امور میں گذرے ـــــ تھوڑی سی کوشش سے "ملکِ ابدی" ہاتھ لگ سکتا ہے اور ذرا سی غفلت سے ہاتھ سے نکل بھی سکتا ہے ـــــ "ذکرِ کثیر" اہم مقصد ہے اور ورع و تقویٰ "عزائمِ امور" میں سے ہیں ـــــ دیکھیں کون جوان اسبابِ عیش اور خدم و حشم کے مہیا ہوتے ہوئے "کلمۂ حق" کو "سمعِ قبول" سے سُنکر اس بے غرض نصیحت کو پیوندِ جاں کرتا ہے :۔ ؎

دادیم تُرا ز گنجِ مقصود نشاں ❊ گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

مکتوب (۱۲۵) محمد معصومؒ کے نام :۔

بعد الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ وعلیٰ آلہ واصحابہ المختصین بفضل اللہ ـــــ

مکتوبِ مرغوب جو ازراہِ محبت ارسال کیا تھا مسرّت بخش ہوا ـــــ "غلبۂ ضعفِ دماغ" کی شکایت لکھی تھی، اللہ تعالیٰ شفائے عاجل اور قوت عطا فرمائے ـــــ اگر ضعف کی وجہ سے "ذکرِ لسان" نہ ہو سکے، تو "ذکرِ قلبی" اور "تفکر" میں زیادہ مشغول رہو ـــــ جانتے ہو تفکر کس کو کہتے ہیں؟ :۔ ع

Marfat.com

ع "تفکر رفتن از باطل سوئے حق"

(باطل سے حق کی طرف جانے کا نام تفکر ہے) اہل اللہ کی عبادتیں، اور انکے مراقبے تفکر کے تحت ہوتے ہیں، وہ علمِ اسفل سے علمِ اعلیٰ کی طرف جاتے ہیں، دال سے مدلول کی جانب متوجہ ہوتے ہیں، ظل سے اصل کی سمت مائل ہوتے ہیں، صفت سے شان اور شان سے ذیشان تک رسائی حاصل کرتے ہیں ـــــ حاصل کلام یہ کہ ذکر سے مراد غفلت کا دور کرنا ہے، جس ذریعہ سے بھی غفلت سے برطرفی ہو، وہ داخلِ ذکر ہے ـــــ اور ہر وہ کام جو "نیتِ صالحہ" کے ساتھ ملا ہوا ہو، خواہ بیع وشراء ہو یا اس کی مانند، سب ذکر ہیں ـــــ امورِ دنیاوی بھی نیتِ صحیح کی شمولیت سے ذکر بن جاتے ہیں، اور "دوامِ آگاہی" حاصل ہو جاتی ہے۔ ؎

دل ما غمِ دنیا غمِ معشوق شود ❊ بادہ گر خام بود پختہ کند شیشۂ ما

دریچۂ ترقی ہمیشہ مفتوح باد

مکتوب (۱۴۶) مخدوم زادہ شیخ محمد اشرف[۱] کے نام :ـــــ

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ الدعوات ـــــ مکتوب مرغوب پہنچا مسرت حاصل ہوئی ـــــ اپنے "احوالِ ظاہر و باطن" اسی طرح لکھتے رہا کرو ـــــ یہ امر

---

[۱] شیخ محمد اشرف = آپ خواجہ محمد معصوم سرہندی کے چوتھے صاحبزادے ہیں ۱۰۴۸ھ میں پیدا ہوئے تعلیم مکمل طور پر حاصل کی۔ علمِ معقول و منقول، فروع و اصولِ فقہ، کلام اور تفسیر و حدیث میں مہارتِ تامہ حاصل کی۔ کتب مشہورہ پر شروح و حواشی لکھے۔ اپنے والد سے بیعت ہو کر (بقیہ ص۷۹ پر)

Marfat.com

توجہ غائبانہ کا باعث بنتا ہے ــــ لکھا تھا کہ نمازِ فرض اور نمازِ تہجد میں کبھی ایک ایسی خاص حلاوت و کیفیت پیدا ہوتی ہے، جو تمام اعضاء پر چھا جاتی ہے، اس حالت کے طاری ہونے پر یہ جی چاہتا ہے کہ نماز طول کے ساتھ ادا کی جائے، اور حلقۂ فجر میں بھی اکثر یہ حالت وارد ہو جاتی ہے۔

سعادت آثارا! ــــ یہ حلاوت و کیفیت جو نماز، خصوصاً نمازِ فرض میں پیدا ہوتی ہے، اصلی کیفیت ہے، اور بیرونِ نماز والی کیفیت پر فضیلت رکھتی ہے ــــ نماز کو طولِ قرأت کے ساتھ پڑھو، رکوع و سجود بھی دراز کرو، کبھی کبھی بغیر کسی بوریے اور فرش کے خالی زمین پر بھی نماز پڑھا کرو، اور اپنی پیشانی کو (براہِ راست) خاک پر چسپاں کر دیا کرو، کبھی کبھی جنگل میں جا کر جہاں کوئی شخص نہ دیکھے، طول و خشوع اور رغبت کے ساتھ (نمازِ نفل) پڑھا کرو ... ... تکرارِ کلمۂ طیبہ پر حریص رہو، اپنی "مرادات" اور "منتسبات" کی نفی کرو، اور "ظلال" سے "اصول" کی جانب مائل ہو جاؤ ... ... تم نے خواب میں رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور یہ دیکھا کہ آنحضرتؐ تمہارا ہاتھ پکڑ کر تم کو اپنی جانب کھینچ رہے ہیں، اور تم

(ص۷۸ کا بقیہ حاشیہ) وادئ سلوک کو طے کیا ــــ بالآخر خلافت سے نوازے گئے ــــ آپ سے بیشمار تصرفات ظاہر ہوئے ــــ سُنّتِ نبویؐ اور طریقۂ مجدّدیہ پر کامل طریقے سے کاربند تھے ــــ آپ نے ۱۲ صفر ۱۱۱۷ھ کو اس دارِ فانی سے رحلت فرمائی، اور اپنے والد ماجد کے مرقد سے بسمتِ مغرب مدفون ہوئے ــــ نزع کے وقت آپ حسبی اللہ ونعم الوکیل، باربار پڑھتے تھے ــــ

(روضۃ القیومیہ رکن دوم)

Marfat.com

اپنی زبان سے کہہ رہے ہو :- یا رسول اللہؐ خذ بیدی ، یا شفیع المذنبینؐ
خذ بیدی ـــــ یہ خواب بہت مبارک ہے، اور (سراپا) بشارت ہے ـــــ
اُمید ہے کہ یہ دستگیری " وسیلۂ نجاتِ اُخروی " اور " دریچۂ درجات " بن جائیگی۔
" والسلام "

مکتوب (۱۴۸) مولانا محمد حنیف کے نام :-
بعد الحمد والصلوٰۃ ـــــ صحیفۂ گرامی جو اس مسکین کے نام زد تھا
پہنچا ، مسرت بخشی ـــــ خدا کا شکر ہے کہ بعافیت ہو، اور " یادِ احباء " سے فارغ
نہیں ہو ـــــ " نسبتہائے خاصہ " کی آرزو کی ہے، اور " یارانِ حاضر باش "
پر غبطہ کیا ہے ـــــ
مخدوما! ہم نے تم سے بھی کسی چیز کو اُٹھا نہیں رکھا ہے، حتی الامکان
(تمھارے معاملے میں) کوئی کوتاہی نہیں کی ہے، اس کے باوجود دل برابر تمھاری
جانب نگراں ہے، اور خواہانِ ترقی ہے، اس خط کے لکھتے وقت بھی تمھاری طرف
توجہ کی گئی ـــــ تم " خلعتِ بیش بہا " میں ظاہر ہوئے، اور تمھارے انوار
عالم پر چھائے ہوئے نظر آئے ـــــ تم نے جو غبطہ (خانقاہ کے) حاضر باشوں پر
کیا ہے، یہ غبطۂ محمود ہے ـــــ لیکن تم بھی کم درجہ نہیں ہو، اپنے ہمجنسوں میں
ممتاز ہو ـــــ ہاں بعضوں کو جو خصوصیت از راہِ استعداد حاصل ہے، وہ
امرِ دیگر ہے، اور خارج از بحث ہے ـــــ ہر شخص اپنی اپنی استعداد کے
موافق خصوصیت رکھتا ہے۔ ع
" ہر خوشہ پسرے را حرکاتے دگر است "

Marfat.com

نہیں جو دولت حاصل ہے، اکثر کے ہاتھ اس سے خالی ہیں ـــــ اور جن امور میں تمہارے ہمعصر اس وقت "تنافس" کر رہے ہیں، اور جدو جہد سے اس کی فکر میں ہیں، مدت ہوئی تم ان امور کے مستحق ہو چکے ہو ... فیوض و برکات جو تمہاری صحبت میں ہیں دوسروں میں معلوم نہیں ہوتے ـــــ تمہارے مسترشدین تمہارے کمالات کا "آئینہ" ہیں، تمہارے ہی معانی ہیں، جو "صور مختلفہ" میں جلوہ گر ہو رہے ہیں، اور تمہارا ہی حسن "لباس فیض" میں ظاہر ہو رہا ہے ـــــ اپنے مریدوں میں سے دو مریدوں کے جو حالات تم نے اس خط میں تحریر کئے ہیں ان کا مطالعہ کر کے بیحد خوشی ہوئی الحمد لله

ـــــ میر عبدالله کے "حالات" دوسرے "طالب" کے مقابلے میں اونچے ہیں ـــ مگر اتنی بات ملحوظ رہے، کہ اس قسم کے امور جب طالبین میں ظاہر ہوتے ہیں، تو کبھی تو ایسا ہوتا ہے، کہ "بمقتضائے استعداد" ہوتے ہیں، اور زیادہ تر ایسا بھی ہوتا ہے کہ "انعکاسی" طور پر وہ کمالات جلوہ گر ہو جاتے ہیں، خود ان کی استعداد اتنی نہیں ہوتی، خیر جو کچھ بھی ہو دولت عظیم ہے ۔ والسلام علیکم وعلیٰ سائر من اتبع الہدیٰ

"مکتوبات معصومیہ" جلد اول ـــ "وسیلۃ السعادۃ"

(مرتبہ مولوی سید شمس الدین حسینؒ)

کا

اقتباس و ترجمہ ختم ہوا

الحمد لله رب العالمین

Marfat.com

تلخیص و ترجمہ

مکتوباتِ معصومیہ (جلد دوم) ـــ "دُرّۃ التاج"

(مرتبہ مروج الشریعۃ خواجہ محمد عبید اللہ ابن خواجہ محمد معصومؒ)

مکتوب (۱۰) خواجہ دینار کے نام :ـــــــ

(در نعت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم و ترغیب بر اتباع آنسرورؐ)

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ ـــــ نقد سعادتِ دارین متابعتِ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہے، دوزخ سے نجات اور دار القرار (جنت) کا داخلہ سیدِ ابرار و قدوۂ اخیار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع پر ہی موقوف ہے نیز رضائے پروردگار، پیرویِ رسولِ مختارؐ کے ساتھ مشروط ہے۔ توبہ، زہد، توکل اور تبتل آنحضرتؐ کی تابعداری کے بغیر نامقبول، اور اذکار و افکار، اشواق و اذواق بے توسلِ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم غیر معمول ہیں۔ اولیاءؒ آقائے نامدارؐ کے بحرِ بے پایانِ فیض کے ایک جُرعے سے مستفیض، اور انبیاءؑ ان کے سرچشمۂ آبِ حیات کے ایک قدح سے سیراب ہیں۔ فرشتہ ان کا طفیلی ہے، فلک ان کی حویلی ہے۔ رشتۂ وجود انھیں کے وجود سے متصل، سلسلۂ ایجاد انھیں سے مربوط ہے۔ ۔۔۔ جملہ کائنات ان کی تابعدار، اور تمام عالم کے بادشاہ اُن کی رضا کے طلبگار ہیں :ـ ؎

نماند بہ عصیاں کسے در گرد ؛ کہ دارد چنیں سیدِ پیشرو

فانّ رسُول اللہِ نورٌ یستضاءُ بہٖ[عہ] ؛ مھنّدٌ من سیوفِ اللہ مسلولٗ

صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ وتحیاتہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ۔

عہ بیشک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے نور ہیں جس سے روشنی حاصل کیجاتی ہے اور (مرتبہ)

Marfat.com

پس جوانانِ سعادت مند اور طالبانِ ہوش مند پر لازم ہے کہ ظاہراً و باطناً انکی اتباع میں کوشاں رہیں، اور جو بات متابعتِ رسولؐ کے منافی ہو اس سے روگرداں ہوں اور یقین رکھیں کہ اگر کوئی شخص ہزاراں ہزار فضائل و خوارق رکھتا ہو، اور متابعتِ رسولؐ میں سست ہو، اُس شخص کی صحبت و محبت سمِ قاتل ہے، اور جو شخص کوئی بھی فضیلت و کرامت نہ رکھتا ہو، لیکن اتباعِ رسولؐ میں اس کا قدم راسخ ہو، اس کی صحبت و محبت "تریاقِ نافع" ہے۔ ؎

محال است سعدی کہ راہِ صفا ... تواں رفت جز در پئے مصطفےٰ

علیہ الصلوات والتسلیمات والبرکات العلی

مکتوب (۱۱) قلیچ اللہ[1] کے نام:—— (اس میں سات سوالوں کے جوابات ہیں جن میں سے ایک کا ترجمہ کیا جاتا ہے)——

سوالِ ششم کا حاصل یہ ہے، کہ تیجے اور دسویں کو میّت کی رُوح کو ثواب پہنچانے کے لئے کھانا پکانا، اور تیجے کے دن پھولوں کی رسم کرنا کہاں سے ثابت ہے؟۔

مخدوما!—— اللہ کے واسطے کھانا کھلانا بغیر کسی "رسم و ریا" کے، اور اس کا ثواب میّت کو پہنچانا بہت اچھی بات اور نیک کام ہے، لیکن وقت کے متعین

(گذشتہ کا بقیہ حاشیہ) وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک عمدہ تلوار (بھی) ہیں۔ ۱۲

[1] آپ قلیچ محمد اندجانی کے قریبی عزیز تھے مفصل حالات معلوم نہ ہو سکے۔ بعض قلمی مکتوبات مصورہ میں آپ کا نام فتح اللہ لکھا ہے، مگر صحیح قلیچ اللہ ہے۔ ۱۲

Marfat.com

کرنے کی کوئی "معتمد علیہ" اصل ظاہر نہیں ہوتی ـــــــ تیسرے دن مردوں میں پھول کی رسم بدعت ہے، البتہ عورتوں میں تیسرے دن سوگ اٹھانے کے لئے خوشبو لگانا ثابت ہے، کیونکہ زوجہ کے علاوہ اہلِ قرابت میں سے کسی اور کو تین دن سے زائد سوگ رکھنا غیر مشروع ہے۔ ... ...

مکتوب (۲۵) عبید اللہ بیگ کے نام :ـــــــ (اس مضمون میں کہ ہر سرزمین کا ایک خاص حکم اور خاص فیض ہے)۔

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ الدعوات ـــــــ اخوی، اعزی مرزا عبید اللہ بیگ کی خدمت میں نگارش ہے، کہ ان کا خط جو میر ضیاء الدین حسین کے ہاتھ بھیجا گیا تھا، مل گیا ـــــــ چونکہ احوال واذواق سنیہ پر مشتمل تھا اس لئے لذاتِ معنویہ حاصل ہوئیں ـــــــ اللہ تعالیٰ بیش از بیش ترقیات پر گامزن رکھے، اور اتباعِ سنت میں استقامت بخشے ـــــــ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ ـــــــ تمہارے صوبۂ دکن کے جانے میں بظاہر کوئی حکمت ضرور ہوگی ـــــــ ہر زمین کے فیوض مختلف ہیں، ہر شہر کی ایک علیحدہ خاصیت ہے، اور ہر قریہ کا ایک جدا معاملہ ہے اہلِ بصیرت ہر توجہ سے فیض حاصل کرتے ہیں، اور ہر زمین سے ایک خاص کمال بہم پہنچاتے ہیں۔ حضرت ایشان ما (حضرت مجدد الف ثانی) جس وقت کہ سلطانِ وقت (جہانگیر) کی ہمراہی میں لاہور تشریف رکھتے تھے، وہاں شروع شروع میں ایک دماہ

سے متعلق کوئی [illegible] ظاہر نہیں ہوتا ہے۔

Marfat.com

"درگذر حاجی سوائی" خواجہ قاسم کی حویلی کہنہ میں مقیم رہے، اس جگہ وہ "اسرار و معارف" ان پر فائض ہوئے جن کا تعلق "کمالاتِ فنا" اور "عدمیت اشیاء" سے ہے، اور یہ وہ مکتوب جو "ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئا مذکورا" سے معنون ہے، اور اس کے گرد و پیش کے چند مکتوبات اسی جگہ تحریر فرمائے ہیں —— چونکہ وہ حویلی بہت پرانی تھی، لہٰذا ایک دوسری حویلی میں منتقل ہونے کا ارادہ فرمایا، جو "درگذر ملا" تھی۔ اس سے پہلے کہ دوسری حویلی میں اقامت گزین ہوں، حضرت ملا نے فرما دیا تھا، کہ وہاں وہ "معارف و اسرار" فائض ہوں گے جن کا تعلق "کمالاتِ بقاء" سے ہے "انشاء اللہ تعالیٰ —— چنانچہ ایسا ہی ہوا . . . . . . دوستوں سے دعا اور توجہ "ظہر الغیب" کی امید ہے —— والسلام

مکتوب (۲۲) مولانا محمد حنیف کے نام —— (در تحریض بر احیائے سنت و اماتتِ بدعت و ترغیب بر متابعت و محبت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم) ——

—— حامداً و مصلیاً علی رسولہ الکریم —— امابعد —— ہنگام قربِ قیامت ہے اور وقتِ زیادتی ظلمات، ایک عالم ظلمات کے اندر غرق ہے، اور غرق ہوتا چلا جا رہا ہے کوئی جواں مرد درکار ہے جو اس خطرناک زمانہ میں احیائے سنت کرے اور بدعت کو مٹائے —— "بے انوارِ سنن نبوی" راہِ راست پانی محال ہے، اور "بے التزام اطوار نبوت" نجات ڈھونڈھنی محض خیال ہے، طریقۂ صوفیاء کا سلوک اور

سے انسان پر ایک ایسا زمانہ بھی آیا تھا جس میں وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔۱۲

Marfat.com

"محبت ذاتیہ" کا وصول بے اتباع حبیبِ رب العلمین متحقق نہیں ہو سکتا ـــــ
آیۂ :- قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ " ہمارے اس قول کی
گواہ ہے ـــــ اپنی سعادت اسی میں سمجھنی چاہئے، کہ عادات، عبادات اور
معاملات میں آنحضرتؐ سے نسبت پیدا ہو ـــــ عالم مجاز میں دیکھو کہ جو شخص
محبوب سے مشابہت اختیار کرتا ہے محب کی نظر میں وہ کتنا محبوب وز یبا
اور مرغوب ورعنا معلوم ہوتا ہے ـــــ محبوب کے دوست محب کی نظر میں عزیز
اور محبوب کے مبغوض، محبوب کی نظر میں مبغوض ہوتے ہیں ـــــ پس کمالات صوری
ومعنوی آنحضرتؐ کی محبت کے ساتھ وابستہ ہیں ـــــ افضل طاعات، موالات
اولیاء، اور معادات اعداء ہے۔ ؏

توّلی بے تبرّی نیست ممکن

مگر یہ بات صحابۂ کرامؓ کے بارے میں جاری نہیں ہو سکتی، کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
کی دوستی، اکابر صحابہؓ سے تبری و بیزاری کے بغیر حاصل نہ ہو، جن لوگوں نے ایسا
سمجھا ہے غلط سمجھا ہے، اسلئے کہ بیزاری اعداء سے ہونی شرط ہے، نہ کہ احباء سے
ـــــ حق سُبحانہٗ تعالیٰ نے صحابۂ کرام کی شان میں :- رحماء بینھم فرمایا ہے،
" رحماء " جمع رحیم کی ہے جو مبالغہ کا صیغہ ہے ـــــ پس چاہئے کہ یہ بزرگ
(صحابہؓ) آپس میں کمالِ مہربانی کے ساتھ موصوف ہوں، اور چونکہ صفت مشبہ
استمرار ودوام پر دلالت کرتی ہے، اسلئے ضروری ہے کہ کمال مہربانی کی یہ صفت
بطریق دوام واستمرار ہو ـــــ بغض، کینہ، حسد اور عداوت جو منافی رحم ہیں،
دوامی واستمراری طور پر ان سے مفقود ہوں ـــــ حدیث شریف میں آیا ہے :-

Marfat.com

"ارحم امتی بامتی ابوبکر" (یعنی میری اُمّت میں میری اُمّت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکرؓ ہیں)۔ بھلا جو شخص "ارحم" ہو، اُس سے کینہ اور عداوت اُمّت کے حق میں کیسے متحقق ہو سکتا ہے۔

مکتوب (۲۹) میرزا عبیداللہ بیگ کے نام : ——— (امر بالمعروف و نہی عن المنکر وغیرہ کی اہمیت کے بیان میں)۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

مخدوما! اہلِ زمانہ کی زبانوں پر عام طور پر یہ بات چڑھی ہوئی ہے کہ صوفیاء کرام کا مسلک و مشرب یہ ہے کہ مخلوق کے حال سے بالکل تعرض نہ کیا جائے، اور کسی سے بُرے نہ بنیں، چونکہ یہ بات خلافِ واقعہ ہے اور بہت سے فتنوں کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے، اسلئے دل میں یہ آیا کہ اس بارے میں کچھ لکھا جائے اور اس خیال کے مفاسد ظاہر کئے جائیں ——— نیز اس سلسلے میں وہ احادیث بیان کر دوں، جو امر بالمعروف، نہی عن المنکر، حب فی اللہ، بغض فی اللہ، فضیلت جہاد فی سبیل اللہ اور علوئے مرتبۂ مجاہدین و درجاتِ شہداء سے تعلق رکھتی ہیں، اور صوفیائے کرام کی وہ باتیں بھی ذکر کروں، جو اس مقام سے مناسبت رکھتی ہیں، اور جن سے ان کا جادۂ شریعت پر مستقیم ہونا معلوم ہوتا ہے ——— کچھ لوگ ایسے بھی موجود ہیں، جو اپنے آپ کو گروہِ صوفیاء سے منسوب کرتے ہیں، لیکن دائرۂ شریعت سے باہر نکلے ہوئے ہیں، ان کے متعلق بھی

Marfat.com

کچھ لکھوں اور دوستوں کو ارسال کردوں ومن اللہ سبحانہ العصمۃ والتوفیق۔

مکرّما! جو شخص اِس قسم کا لغو خیال رکھتا ہے (امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو سلک صوفیاء کے خلاف کہتا اور سمجھتا ہے) پتہ نہیں کہ وہ کس جماعت کے صوفیاء کے متعلق یہ بات کہتا ہے؟ —— ہمارے پیروں یعنی مشائخ نقشبندیہ کا طریقہ خود اتباعِ سنّت اور اجتناب از بدعت ہے، جیسا کہ ان حضرات کی کتابوں سے اوران کے رسائل سے یہ بات ظاہر و ہویدا ہے —— امر بالمعروف نہی عن المنکر بغض فی اللہ، جہاد فی سبیل اللہ، یہ چیزیں تو سننِ مقررہ "مصطفویہ" میں سے ہیں بلکہ واجبات و فرائض میں سے ہیں —— بنابریں امر معروف کو ترک کرنا گویا اس طریقۂ عملیہ (نقشبندیہ) کا ترک کرنا ہوگا —— حضرت خواجہ نقشبندؒ فرماتے ہیں، کہ: " ہمارا طریقہ "عروۂ وثقیٰ" ہے، اس میں دامنِ متابعتِ رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھامنا اور آثارِ صحابہؓ پر چلنا (ضروری) ہے، اس راہ میں تھوڑے سے عمل سے "فتوحِ بسیار" حاصل ہوتا ہے، اور جو ان باتوں سے روگردانی کرے گا اُس کے لئے خطرِ عظیم ہے" —— طریقۂ سلف اور صوفیاءؒ مشائخ مستقیم الاحوال کا طرزِ عمل بھی یہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تھا۔

غور کرو صوفیائے کرام نے جو سلوک و ریاضت اور موعظت کے دفتر لکھے ہیں اورہ "مہلکات و منجیات" کی نشاندہی کی ہے، یہ امر معروف اور نہی منکر نہیں تو اور کیا ہے؟ ——

حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ سے نقل فرماتے ہیں، کہ انھوں نے فرمایا، کہ: —— " راہِ دوستی

Marfat.com

"تاریک و باریک" ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ مخلوقِ خدا کو نصیحت کرو، اور لوگوں کو عذابِ خداوندی سے ڈراؤ"۔۔۔۔۔۔ شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ جو کہ اہلِ وحدت وجود کے امام و پیشوا ہیں، انھوں نے اپنے زمانے کے ان صوفیوں کو جو طریقۂ "سماع و رقاصی" اختیار کئے ہوئے تھے، اس فعل سے روکا ہے" اور ان باتوں کو ترک کرنے کے لئے امر فرمایا، بعض اشخاص شیخ موصوف کے فرمانے کے مطابق باز آگئے" اور اس طریقے کو چھوڑ دیا، اور بعضوں نے اپنا (غلط) طریقہ تو نہیں چھوڑا لیکن اپنے قصور کا اعتراف و اقرار کیا، جیسا کہ شیخ نے اپنے بعض ... ... رسائل میں اس کو بیان فرمایا ہے۔۔۔۔۔۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک رسالہ میں امر معروف و نہی منکر کا ایک مستقل باب باندھا ہے" اور اسکے دقائق بیان فرمائے ہیں، اسی رسالہ میں فرماتے ہیں:۔۔۔۔۔۔

"جب کہ یہ بات ثابت ہوئی کہ نہی عن المنکر عدم قدرت کے وقت واجب نہیں، تو کیا نہی عن المنکر ایسے وقت میں جب کہ اپنی جان پر بن آنے کا گمان غالب ہو، جائز بھی ہے یا نہیں؟ پس ہمارے نزدیک ایسے وقت میں جائز ہے" اور افضل ہے، بشرطیکہ نہی کرنے والا اہلِ عزیمت و صبر میں سے ہو، پس یہ نہی عن المنکر جہاد فی سبیل اللہ مع الکفار کی مانند ہوگی۔۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ قصۂ لقمان میں فرماتا ہے:۔ معروف کا حکم کر، منکر سے منع کر، اور جو مصیبت (نتیجے میں) پڑے، اُس پر صبر کر، بیشک یہ ہمت کے کام ہیں"۔۔۔۔۔۔

Marfat.com

انصاف کرنا چاہئے ـــــ یہ حضرات پیشوائے اہلِ ولایت اور مقتدائے صوفیائے کرام تھے، ان کا مسلک اگر مداہنت ہوتا، تو اتنا مبالغہ امر معروف میں کیوں کرتے؟ ....

حضرت فضیل ابن عیاضؒ جو کہ اکابر صوفیا میں سے ہیں، فرماتے ہیں :-

"جو شخص "صاحب بدعت" سے محبت رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے عمل حبط کر دے گا اور اس کے قلب سے ایمان کی نورانیت سلب کر لے گا، اور میں اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ یہ جان لے گا کہ کوئی شخص صاحب بدعت سے بغض رکھتا تھا، تو اس بغض رکھنے والے کو (یقیناً) بخش دے گا، اگرچہ اس کے نیک عمل قلیل ہی کیوں نہ ہوں ـــــ اے مخاطب! تو جب کسی بدعتی کو ایک راستہ پر چلتا دیکھے تو دوسرا راستہ اختیار کر لے"۔ ... ... خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں اہلِ بدعت پر لعنت فرمائی ہے :- جو کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے اُس پر اللہ کی، اُس کے فرشتوں کی، اور تمام انسانوں کی لعنت پڑتی ہے، نہ ایسے شخص کا فرض قبول نہ نفل" ـــــ

حدیث میں آیا ہے ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "اے عائشہؓ! وہ لوگ جنہوں نے دین میں تفریق پیدا کی، اور گروہ در گروہ ہوئے، وہ اصحاب بدعت اور اربابِ ہوا و ہوس ہیں، اُن کو توبہ بھی نصیب نہیں ہوتی ـــــ میں اُن سے بری ہوں، وہ مجھ سے" ـــــ

اگر مشربِ صوفیائے کرام ترکِ امر معروف ہوتا تو کیوں ایک عظیم الشان صوفی یہ فرماتا کہ :- جس روز صوفیوں کے درمیان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام نہ ہو

Marfat.com

اُس دن کو اچھا دن نہ سمجھیں"۔۔۔۔۔ بس مطلب ظاہر ہے کہ جس روز صوفیا، مداہنت برتیں، وہ دن خیر کا دن نہیں ہے ۔۔۔۔۔ وہ لوگ جو تعرض نہ کرنے اور امر بالمعروف نہ کرنے کے قائل ہیں، ذرا سوچیں کہ وہ عذاب و ثواب اُخروی کے، اور اُن مواعید شدیدہ کے (جو اعمالِ بد کے بارے میں قرآن و حدیث میں ہیں) قائل ہیں یا نہیں؟ اگر قائل ہیں تو پھر کیوں کسی نامراد انسان کو "ہلکۂ عظیمہ" سے نہیں نکالتے، اور عذاب سخت سے بچا کر طریق نجات نہیں دکھاتے ۔۔۔۔۔ اگر کسی نابینا کے راستے میں کنواں یا سانپ ہو یا کوئی شخص دنیاوی مصیبت میں مبتلا ہو، تو یہ لوگ اس کو آگاہ کریں گے، اور چھٹکارے کی سبیل نکالیں گے، اور اس کے حال سے تعرض کرینگے ۔۔۔۔۔ افسوس کہ وہ مصیبتِ اخروی پر جو کہ "اشد و ابقیٰ" ہے، لوگوں کو متنبہ نہیں کرتے، اور راہِ نجات نہیں دکھاتے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ سرے سے قیامت، حشر و نشر اور میدانِ حشر میں جو کچھ ہوگا، اُسکے قائل ہی نہیں ہیں۔ اعاذنا اللہ من اعتقادھم السوء ۔۔۔۔۔ (اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے بُرے عقائد سے ہمیں محفوظ رکھے)۔

اگر مخلوق سے کچھ تعرض نہ کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند تھا، تو اُس نے انبیاء علیہم السلام کو کیوں مبعوث کیا، اور دعوتِ دینِ اسلام و بطلانِ ادیانِ دیگر کیوں کیا؟۔ اُممِ سابقہ میں جن لوگوں نے ان انبیاء کی دعوت کو قبول نہیں کیا تو اُن کو عذاب ہائے گوناگوں میں کیوں گرفتار کیا؟ اور کیوں اُن کا استیصال کیا؟ چاہیئے تو یہ تھا کہ اُن کو یوں ہی اپنے حال پر چھوڑ دیتا۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ اور جہاد کس لئے فرض کیا؟ کہ وہ متضمن ایذائے قتلِ مُسلمانان ہے، اور اس میں ایذائے قتلِ کفار بھی ہے اور مجاہدین و شہدائے فی سبیل اللہ کی فضیلت جو نصوصِ قطعیہ سے ثابت ہے

Marfat.com

کیوں بیان کی گئی؟ ....

اللہ تعالیٰ نے کمال رحمت سے انبیاءؑ کو اصالتہً اور اولیاء کو تبعاً دعوت دین کے لئے مقرر فرمایا، اور ان کے ذریعے سے لوگوں کو عذاب و ثواب سے آگاہ کیا، اور اس طرح مخالفین اسلام پر حجت قائم کی اور ان کی زبان عذر کو بند کر دیا ــــ لئلا یکون للناس حجۃ بعد الرسل ــــ

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (سچے) تابعدار دعوت و امر معروف میں آپ کے شریک ہیں، اور جو شخص تارکِ امر معروف ہے وہ درحقیقت تابع رسولؐ ہی نہیں ہے ــــ انصافاً غور کرنا چاہئے کہ اگر فساق و کفار بغوض خدا نہ ہوتے تو بغض فی اللہ واجبات دین سے نہ ہوتا، افضل قربات اور ایمان کا مکمل کرنے والا نہ قرار پاتا، سبب وصولِ ولایت اور باعثِ رضا و قرب خداوندی نہ بنتا۔

حضرت عمرو بن الجموحؓ سے روایت ہے، کہ انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، کہ: "بندہ صریح ایمان نہیں پا سکتا، تا وقتیکہ اللہ کیلئے بغض نہ کرے جس کسی میں یہ صفت پیدا ہو گئی کہ وہ اللہ کے لئے محبت رکھتا ہے، اور اللہ کے لئے بغض رکھتا ہے، تو وہ مستحق ولایت ہو گیا" ــــ (رواہ احمد)

حضرت ابو امامۃؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "جس کسی نے اللہ کے لئے محبت کی، اور اللہ ہی کے لئے بغض رکھا، اور اللہ کے لئے عطا کیا، اور اللہ کے لئے منع کیا، اُس کا ایمان کامل ہو گیا" ــــ (رواہ ابوداؤد)

عہ تاکہ لوگوں کیلئے رسولوں کے آنے کے بعد کوئی عذر باقی نہ رہے۔ ۱۲

Marfat.com

(اس کے بعد اس مضمون کی چند احادیث پیش کی ہیں)۔

پس تو یہ ہے کہ دوستانِ محبوب سے محبت اور دشمنانِ محبوب سے عداوت، لوازمِ محبت سے ہے، محبِ صادق بے اختیار ان دونوں باتوں کو عمل میں لاتا ہے، اور "کسب و عمل" کا محتاج نہیں ہوتا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دوستانِ دوست کس قدر اچھے نظر آتے ہیں، اور دشمنانِ دوست کتنے زشت و بد معلوم ہوتے ہیں (یہ بات محتاجِ بیان نہیں) اور یہ بات عشقِ مجازی میں بھی بالکل ظاہر و نمایاں ہے، جو شخص دعویٰ دوستی کرے اُس کا دعویٰ ہرگز قبول نہیں ہوگا جب تک (محبوب کے) دشمنوں سے اظہارِ بیزاری نہ کرے ــــــ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم الآیۃ"

ایک جگہ فرماتا ہے: ــــــ "لقد کان لکم فیھم اسوۃ حسنۃ الآیۃ"

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ طالبِ حق کو (غلط قسم کے لوگوں سے) بیزاری بھی ضروری و ناگزیر ہے۔ (اس کے بعد چند آیات اس مضمون کی اور پیش کی ہیں) ۔ ۔ ۔ ۔ اہلِ وحدت وجود میں جو حضرات مستقیم الاحوال ہیں، اُن کا دین متین میں متشرع اور پختہ ہونا بھی مشہور و ماثور ہے، تحریر کا محتاج نہیں۔

ہمارے حضرت (حضرت مجدد الف ثانیؒ) جو کہ وضو، طہارت، نماز اور آداب نماز میں انتہائی احتیاط برتتے تھے ــــــ فرمایا کرتے تھے، کہ ـــــ "میں نے یہ تمام تر احتیاط اپنے والد (حضرت شیخ عبد الاحدؒ) سے سیکھی ہے، محض کتابوں سے

عہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سیرت میں تمہارے لئے ایک بہترین نمونہ ہے۔

Marfat.com

یہ باتیں حاصل ہونا مشکل ہیں" ـــــــ میرے دادا باوجودیکہ مشرب وحدت وجود رکھتے تھے، اور فصوص الحکم (مصنفہ شیخ محی الدین ابن عربیؒ) کے بہترین ماہر تھے لیکن شریعت کی پابندی بھی ان کے اندر بدرجۂ کمال تھی ـــــــ میرے دادا کے متعلق مشہور ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے، کہ میں نے یہ احتیاط اپنے پیرومرشد حضرت شیخ رکن الدین گنگوہیؒ سے اخذ کی ہے۔ حضرت شیخ رکن الدینؒ بھی مسلک توحید وجودی کے باوجود کامل طور پر شریعت کے پابند تھے۔ حضرت شیخ مذکورؒ نے یہ احتیاط اپنے والد و مرشد حضرت شیخ عبدالقدوسؒ[1] گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے

---

[1] زبدۃ المقامات میں حضرت شیخ گنگوہیؒ کے تذکرہ میں ہے ـــــــ باوجود کثرت جذبات و وفور غلبات در اتباع سنت سنیہ بغایت متقن بود و در التزام عزائم امور دینیہ سخت متمکن (ص۹۰)۔ زبدۃ المقامات میں حضرت شیخ گنگوہیؒ کے تذکرے کے اختتام پر حضرت مجدد الف ثانیؒ کی زبانی یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت شیخؒ ایک مرتبہ دہلی تشریف لائے ہوئے تھے۔ شیخ حاجی عبدالوہاب بخاریؒ نے جو کہ حضرت سید جلال الدین بخاریؒ کی اولاد سے تھے، اور بڑے صاحب علم تھے، ایک تفسیر اپنی لکھی ہوئی حضرت شیخؒ کی خدمت میں مطالعہ کے لئے بھیجی۔ قطب گنگوہیؒ نے جب اس تفسیر کو کھولا تو اتفاق سے آیۂ تطہیر نکل آئی۔ شیخ عبدالوہابؒ نے اس مقام پر لکھا تھا کہ: ـ اولاد نبیؐ سب کے سب مامون الخاتمہ ہیں اور ان کی عاقبت یقیناً بالخیر ہوگی۔ حضرت شیخ عبدالقدوس قدس سرہٗ نے اس تحریر کے حاشیے پر تحریر فرمایا ـ "ہذا خلاف مذہب اہل السنۃ والجماعۃ" یعنی یہ بات اہل سنت وجماعت کے مسلک کے خلاف ہے ـــــــ اور کتاب کو واپس کر دیا ـــــــ اس موضوع پر کئی دن تک علمائے دہلی نے آپس میں مذاکرے کئے، بالآخر وہی بات حق نکلی جو حضرت شیخ گنگوہی قدس سرہٗ العزیز نے فرمائی تھی ـــــــ (زبدۃ المقامات ص۱۰۲)

ع۔ شیخ عبدالاحد فاروقیؒ

Marfat.com

حاصل کی تھی۔ شیخ گنگوہیؒ مشرب وحدت وجود میں بڑا درجہ رکھتے تھے، اکثر مغلوب الحال رہتے تھے، مگر اسکے باوجود تشرع اور احتیاط ظاہری میں بھی فردِ کامل تھے۔

حضرت خواجہ احرارؒ اگرچہ مشربِ توحید وجودی کی طرف مائل تھے لیکن ترویجِ شریعت میں قدم راسخ رکھتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے، کہ اگر میں (صرف) پیری مریدی کروں تو کسی کو بھی میرے زمانے میں پیری مریدی کرنے کی جرأت و ہمت نہ ہو سکے، مگر مجھ کو تو ترویج و اشاعتِ دین کے لئے مقرر کیا گیا ہے، نہ کہ (فقط) پیری مریدی کے لئے۔"

شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ جو کہ علم حدیث میں صاحبِ اسناد تھے اور علم فقہ میں پایۂ اجتہاد رکھتے تھے، فرماتے ہیں، کہ "بعض مشائخ نے "حاسبوا قبل ان تحاسبوا" (محاسبۂ آخرت سے پہلے اپنے اعمال کا محاسبہ کرو) کے پیشِ نظر اپنے دن اور رات کے اعمال کا محاسبہ اختیار کیا ہے، اور میں نے اس میں اور اضافہ کر دیا اور وہ یہ کہ محاسبۂ اعمال کے ساتھ ساتھ، محاسبۂ خطرات بھی کرتا ہوں"۔ ________

سلطان العارفین سیّد الطائفہ (حضرت جنید بغدادیؒ) جو گویا بانیٔ مشربِ توحیدِ وجودی ہیں، وہ بھی سرتاپا شریعت سے آراستہ پیراستہ تھے۔ ۔۔۔۔۔۔

اگر ترکِ امر معروف، وحدتِ وجود والوں کا مشرب و مسلک ہوتا، تو مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ جو محققینِ اربابِ وحدتِ وجود میں سے ہیں، کیوں اپنی مثنوی "سلسلۃ الذہب" میں ایسے لوگوں کی تردید کرتے، جو ترکِ امر کے قائل ہیں (چند اشعار سلسلۃ الذہب کے پیش فرمائے ہیں)۔ ۔۔۔۔۔۔ عجیب تماشے کی بات ہے

Marfat.com

کہ جو لوگ مشرب "کم آزاری" اور مسلک "صلح کل" اختیار کئے ہوئے ہیں، وہ یہود و مجوس، براہمہ، اور زنادقہ وغیرہم کے ساتھ تو اچھے ہیں، اُن سے صلح، صحبت، انبساط، محبت رکھتے ہیں، لیکن اہلِ سنّت و جماعت سے، جو کہ فرقۂ ناجیہ ہے، غلظت و عداوت کا معاملہ کرتے ہیں ــــ ان کی صلح دوسروں سے ہے، اس جماعتِ حقّہ کو ایذا و آزار پہنچاتے ہیں، اور اس کو بیخ و بُن سے اکھاڑنا چاہتے ہیں ــــ اچھی "صلح کل" پالیسی ہے، کہ محمّدیوں سے عداوت اور "غیر محمّدیان" سے محبّت و مودّت ــــ خوب اچھی طرح سمجھ لیں کہ اگر ترکِ تعرض محمود ہوتا، تو امر معروف و نہی منکر واجباتِ دین سے نہ ہوتے ــــ اور اللہ تعالیٰ اُمر و نہی کرنے والوں کو خیر اُمّت کا لقب نہ دیتا ــــ جیسا کہ فرماتا ہے:۔ کنتم خیر امۃٍ اخرجت للناس الاٰیۃ[عہ] ــــ دوسری جگہ ان لوگوں کا ذکر فرماتا ہے:۔ الاٰمرون بالمعروف والناھون عن المنکر والحافظون لحدود اللہ[عسہ] ــــ ایک جگہ فرماتا ہے:۔ المؤمنون والمومنات بعضھم اولیاء بعض یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر[سہ] ــــ انبیاء علیہم السلام، صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور تمام سلفِ صالحین نے کتنی کچھ کوششیں امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں صَرف کی ہیں، اور کتنی کچھ

عہ تم بہترین اُمّت ہو، جو لوگوں کی بہتری کیلئے پیدا کی گئی ہے۔۱۲

عسہ نیک کاموں کا حکم کرنیوالے، بُری باتوں سے منع کرنیوالے، اور اللہ کے حدود کی محافظت کرنیوالے۔۱۲

سہ مومن مرد اور مومنہ عورتیں (دینی معاملات میں) ایک دوسرے کے ــــ کارساز ہیں، نیکی کا حکم کرتے ہیں اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہیں۔۱۲

Marfat.com

پیدا ہیں اور مصیبتیں اس کام کے کرنے میں جھیلی ہیں، ایک عبث کام کے لئے اتنی جدوجہد کرنا (نعوذ باللہ) سراسر بے عقلی قرار پائے گی۔ اگر ترک تعرض مستحسن فعل ہوتا تو منکر شرعی کو دیکھ کر انکار قلبی کرنے کو کیوں اضعف ایمان قرار دیا جاتا، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:۔ ذلک اضعف الایمان[1] ــــــ اگر کہا جائے کہ یہ آیت ــــــ

یا ایھا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم۔[2]

دلالت، ترک امر و ترک نہی پر کر رہی ہے ــــــ تو میں کہوں گا کہ یہ بات غلط ہے اس لئے کہ اھتدیتم میں جو اھتداء ہے، وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو بھی شامل ہے، جیسا کہ مفسرین نے بیان کیا ہے ــــــ اب معنی اس آیت کے یہ ہوئے، کہ جب تم اعمال صالحہ بجالاؤگے، اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کروگے تو دوسروں کی گمراہی تم کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔ اس آیت کی شان نزول بھی اسی معنی کی مؤید ہے، اور وہ یہ ہے کہ جب مسلمان، اہل کفر کی طرف سے دل تنگ ہوئے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی اس آیت سے فرمائی، کہ جب تم اپنا کام انجام دے چکے، اور راہ راست کی جانب رہنمائی کر چکے، اور کفر و طغیان سے ڈرا چکے، اس کے بعد ان لوگوں کا کفر تم کو مضرت نہیں پہنچائے گا ــــــ اور جس جماعت نے اس آیت کو اپنے ظاہری معنی پر رکھا ہے اس نے آیۂ امر معروف سے اس کو منسوخ مانا ہے ــــــ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے

---

[1] یہ ضعیف ترین ایمان ہے۔۱۲ ــــــ [2] اے ایمان والو! تم کو اپنے نفسوں کی فکر لازم ہے، جب تم ہدایت یاب ہو تو کسی کا گمراہ ہونا تم کو نقصان نہ دے گا۔۱۲

Marfat.com

فرمایا، کہ :- اے لوگو! تم اس آیت کو پڑھتے ہو (یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم الآیہ) اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے، فرماتے تھے کہ :" لوگ جب منکر کو ہوتا ہوا دیکھیں، اور اس کو نہ مٹائیں، تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب سب پر عام کر دے "۔ (رواہ ابن ماجہ والترمذی وصححہ)

اگر کہا جائے کہ امر معروف (تبلیغ) اور جہاد فی سبیل اللہ طریقۂ انبیاء ہے۔ اور طریقۂ اولیاء ترک تعرض اور ترک امر ہے، جیسا کہ اس وقت بعض اشخاص کہتے ہیں، تو میں کہتا ہوں کہ امور مذکورہ کی فرضیت اور ان کے انجام دینے کی فضیلت اور ان کے چھوڑنے پر وعید نصوص سے ثابت ہے، اور فرضیت، وعد، وعید، کافۂ انام کے لئے ہوتے ہیں، ان میں کسی کی خصوصیت نہیں ہوتی، خواص و عوام، انبیاء و اولیاء "ایتان فرائض" میں برابر ہیں ... البتہ حصولِ نجات، اور "وصول بدرجات کمال" متابعتِ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ وابستہ ہے ـــــ اولیاء نے جو کچھ بھی ولایت، محبت، معرفت اور قربِ الٰہی سے حصہ پایا ہے، وہ بہ طفیلِ انبیاء پایا ہے راہِ وصول انبیاء ہی کے اتباع پر موقوف و منحصر ہے ـــــ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ[عہ] ـــــ اس کے علاوہ جو راہ ہے وہ ضلالت و گمراہی کی راہ ہے اور شیاطین کا راستہ ہے ـــــ قرآن کی آیات :- فماذا بعد الحق الا الضلال[عہ]۔

عہ "اے رسول! کہہ دیجئے، کہ اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو، تو میری پیروی کرو، اس عمل خیر کی بدولت اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔"

عہ "حق کے بعد سوائے گمراہی کے اور کیا ہے؟۔"

Marfat.com

اور۔ اِنَّ ھٰذا صراطی مستقیماً فاتبعوہٗ ـــــ اس دعوے پر شاہد ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط کھینچا، اور فرمایا کہ :۔ یہ اللہ کا راستہ ہے، پھر چند خطوط اس خط کے دائیں بائیں کھینچے اور فرمایا۔ یہ شیاطین کے راستے ہیں ـــ بعدہٗ یہ آیت تلاوت فرمائی :۔ ان ھٰذا صراطی مستقیماً فاتبعوہٗ (رواہ احمد والنسائی والدارمی)

پس جو شخص متابعت انبیاء کے بغیر چاہے کہ راہ حق پر چلے وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا، اور سوائے گمراہی کے اسے کچھ حاصل نہ ہوگا، اگر کوئی چیز حاصل بھی ہوئی تو وہ "استدراج" ہوگا، کہ اس کا نتیجہ آخرت میں خسران و حرمان ہے ـــ ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الاٰخرۃ من الخاسرین۔

؎ محال است سعدی کہ راہ صفا
توان رفت جز در پئے مصطفےٰ

حضرت جنید بغدادیؒ جو کہ رئیس صوفیاء ہیں فرماتے ہیں، کہ :۔ جس نے قرآن حفظ نہیں کیا، اور کتابت حدیث نہیں کی، وہ ہمارے مسلک میں مقتدیٰ بننے کے قابل نہیں، اس لئے کہ ہمارا طریقہ سراسر مقید بالکتاب والسنۃ ہے۔

حضرت خواجہ احرارؒ سے منقول ہے، کہ وہ فرمایا کرتے تھے، کہ :۔ اگر تمام

عہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس پر چلو۔ ۱۲

عہ جو شخص اسلام کے دوسرا طریقہ اختیار کرے گا، وہ قبول نہ کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ ۱۲

Marfat.com

"احوال و مواجید" ہم کو دیئے جائیں، اور ہماری حقیقت کو عقائد اہل سنت و جماعت کے ساتھ متجلی نہ کریں، تو ہم اس کو سوائے خرابی کے اور کچھ تصور نہ کریں گے، اور اگر تمام خرابیاں ہمارے اندر جمع ہو جائیں لیکن ہماری حقیقت کو عقائد اہل سنت و جماعت کے ساتھ نواز دیں، تو ہمیں کچھ خوف نہیں ــــــ انصاف کرو، جبکہ نبوت ختم ہو گئی، زمانۂ وحی منقطع ہو چکا، دین کامل ہو گیا، نعمت تمام ہو گئی، پھر آج کس دلیل اور کس سند سے دین متین (کے احکام) کو برطرف کیا جا سکتا ہے، اور اپنے خواب و خیال کی بنیادوں پر انبیائے کے کلمۂ متفقہ کو، جو کہ وحی قطعی اور اخبار الٰہی سے ماخوذ ہے، کس طرح نظر انداز کیا جا سکتا ہے ــــــ عقل دور اندیش کو کام میں لانا چاہیئے، خواب و خیال کے دھوکے میں نہ پھنسنا چاہیئے، شیطان کے راستے سے دور رہا جائے، سنت سنیہ کی صراطِ مستقیم کو ہاتھ سے نہ دیا جائے، اتباعِ انبیاء علیہم السلام ہی بے شک و شبہ نجات دہندہ ہے، اور "مثمر برکات" ہے، سوائے اس کے سب باتیں "خطر در خطر" ہیں۔ فالحذر ثم الحذر (الامان الامان) راہ نجات قطعی کو چھوڑ کر راہِ خطر اختیار کرنا، شیطانِ لعین کے جال میں گرفتار ہونا، اور اپنے آپ کو "سرمدی ہلاکت" میں ڈالنا عقل سے بہت بعید ہے ــــــ جو "وجد و حال" اور خواب و خیال، کہ برخلاف پیغمبرانِ برحق ہو، وہ ــــــ کسرابٍ بقیعۃٍ یحسبہ الظمان ماءً ــــــ کا مصداق ہے ــــــ جب خدا سے واسطہ پڑے گا، اور گور و قیامت کی منزلیں در پیش ہوں گی، اُس وقت متابعتِ انبیاءؑ

عہ میدان ہموار میں ریت کی مانند جس کو (مصنوعی لہروں کی وجہ سے) پیاسا آدمی، پانی سمجھتا ہے۔ ۱۲

Marfat.com

کے علاوہ کوئی چیز سود مند و دستگیر نہ ہوگی ۔۔۔۔ ہاں اگر یہ احوال و مواجید و کشوف و الہامات متابعت انبیاء کے ساتھ جمع ہو جائیں تو نور علیٰ نور ہے۔
(اس کے بعد آیات و احادیث کثرت سے اسی مضمون کی درج ہیں)

مکتوب (۱۳) ایک اہلِ زمانہ کے نام :۔۔۔۔

تم نے لکھا تھا کہ میں نے ایسی ذلت و خواری کے ساتھ کبھی زندگی بسر نہیں کی جیسی اب کر رہا ہوں۔

مخدوم من! ۔۔۔۔ بندۂ عاجز جب اپنے جیسے عاجز بندے سے چاپلوسی، التجا، اور لجاجت کرے، تو اس کا یہی حشر ہونا چاہیئے، کہ ذلت و خواری میں مبتلا ہو کیوں نہیں درگاہِ غنی مطلق میں تضرع و زاری کرتا ۔۔۔۔ درحقیقت وہی ذاتِ عالی اس لائق ہے کہ اُس کے سامنے التجا کی جائے ۔۔۔۔ اُسی کے کرم سے مشکلات حل ہوتی ہیں (اس کے علاوہ کوئی اس قابل نہیں) رزق کی وسعت اور تنگی بھی اُسی کی طرف سے ہے، نہ کہ اس کے غیر کی طرف سے ۔۔۔۔ وان یمسسک اللّٰہ بضرٍّ فلا کاشف لہٗ الا ھو وان یردک بخیرٍ فلا رادّ لفضلہ یصیب بہ من یشاء من عبادہ۔ (سورۂ یونس) ۔۔ (اگر پہنچائے اللہ تعالیٰ تجھ کو کوئی پریشانی، پس نہیں اُس کو کوئی دُور کرنے والا سوائے اُسی کے، اور اگر وہ تجھ کو بھلائی پہنچانے کا ارادہ کرے، تو اُس کے فضل کو کوئی لوٹانے والا نہیں ہے، اور یہ بھلائی اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے)۔

Marfat.com

مکتوب (۳۳) حاجی محمدؒ افغان کے نام: ــــــ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ــــ وہ خط جو تم نے بھیجا تھا، پہنچا، خوشوقت کیا
تم نے اپنے لئے اور اپنے مریدوں کے لئے توجہات کی درخواست کی تھی ـــ
کبھی کبھی توجہ کی جاتی ہے ـــ انشاء اللہ تعالیٰ اور زیادہ توجہ کی جائے گی ـــ
لیکن ــــ اتنا جان لینا ضروری ہے کہ مدارِ کار، "رابطۂ معنوی" پر ہے جس کو دوسرے
لفظوں میں محبت و اعتقاد اور تسلیم سے تعبیر کیا جا سکتا ہے ـــ مسترشد کا اپنے مرشد سے
جتنا یہ رابطہ قوی ہوگا، باطنِ شیخ سے اخذِ فیوض و برکات اُسی قدر زیادہ کر سکتا ہے۔
محبتِ خالص اور رابطۂ معنوی کا ہونا ایک قطبِ کامل کے باطن سے اخذِ برکات کرنے
کے لئے کافی ہے، چاہے توجہ نہ بھی ہو ــــ بے محبت و رابطۂ معنوی، محض توجہ بہت کم
مؤثر ہوتی ہے ــــ تاثیرِ توجہ کے لئے محل درکار ہے ــــ ہاں وہ توجہ جو رابطۂ مذکورہ
کے ساتھ جمع ہو نورٌ علیٰ نور ہو جائے گی (الغرض) دار و مدار قوتِ رابطہ اور اتباعِ سنت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے ــــ اگر کوئی شخص ان دو باتوں میں رسوخ اور پختگی
رکھتا ہے، اُس کو غم نہیں ــــ اُس کے انجام کو رائگاں اور اُس شخص کو کمالاتِ اکابر
سے محروم نہیں کریں گے ــــ اور اگر ان دو باتوں میں سے کسی ایک میں بھی خلل واقع ہوگا
تو خطر در خطر ہے ــــ چاہے کتنی ہی ریاضت کرے ــــ والسلام۔

مکتوب (۳۴) حافظ عبد الکریم کے نام: ــــــ

(حیاتِ دنیوی اور حیاتِ برزخ کے فرق کے بیان میں)

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ــــ وہ حیات جو دنیا سے

Marfat.com

تعلق رکھتی ہے، دو چیزیں چاہتی ہے، حِس اور حرکت ــــ اور وہ حیات جس کا تعلق برزخ سے ہے، محض حِس ہے بغیر حرکت کے ــــ اللہ تعالیٰ حکیم مطلق ہے اُس نے ہر محل کے مطابق حیات عطا فرمائی ہے ــــ برزخ میں حِس کے بغیر چارہ نہیں، تاکہ "تالم و تلذذ" ہو سکے ــــ حرکت کی وہاں ضرورت ہی نہیں ــــ بخلاف نشاءِ دنیوی و اُخروی کے ــــ کہ وہاں دونوں چیزیں (حِس و حرکت) درکار ہیں ــــ فافہم ــــ والسلام۔

مکتوب (۴۲) محمد وفا کے نام: ــــ

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ــــ تمہارا مکتوب مرغوب جو کہ محبت و ذوق کا مشعر تھا پہنچا ــــ خوش وقت کیا ــــ اُمید کہ اسی طرح احوال لکھتے رہو گے، کیونکہ خط و کتابت، توجہ غائبانہ کا سبب ہے ــــ فقر و فاقہ سے دلتنگ نہ ہوں، اور تنگیِ معیشت سے جی تھوڑا نہ کریں ــــ اللہ یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر ــــ (اللہ ہی جس کے لئے چاہتا ہے رزق کو کشادہ کرتا ہے اور وہی رزق میں تنگی کرتا ہے) ــــ طالبانِ حق کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر فعل سے شاد و خرم رہیں، بلکہ "لذت گیر" ہوں ــــ جو کچھ بھی محبوبِ حقیقی کی جانب سے آئے، وہ محبوب ہے ــــ ایلام ہو یا انعام ــــ نعمت ہو یا نقمت۔ ؎

مئے تلخ است جورِ گلعذاراں
کہ ہر چندش خوری باشد گواراں

ظاہری تنگی کے وقت، قاعدے کے لحاظ سے تو "کشائش" و "فتوحات معنوی" ہیں

Marfat.com

شانہ ہونا چاہئے اس لئے کہ خرابیٔ ظاہر، طراوت باطن کا سبب ہے ۔ بھلا تنگیٔ ظاہر حضور باطنی میں خلل انداز کیسے ہو سکتی ہے ؟ جو احوالِ عجیبہ تنگی سے پہلے (کشادگی) میں ظاہر ہوتے تھے وہ تنگی میں کیوں ظاہر نہ ہوں گے ؟ کیا تنگی کوئی بلا ہے ؟ — کیا یہ بات ہے کہ وسعت و فراخی ہی میں مولائے حقیقی سے تعلق ہو، اور زمانہ تنگدستی میں قطع تعلق کر دیا جائے ؟ (نہیں ہرگز نہیں، بلکہ) تنگدستی میں کلیۃً ظاہر و باطن سے بجانب حق تعالیٰ متوجہ ہوں، اور اس کی طلب سے باز نہ آئیں — تم نے اپنے کتنے اچھے حالات بیان کئے ہیں، اگر لطافتِ استعداد کو خاک میں ملا دیا، اور جواہر زرین کو چھوڑ کر، "خزف ریزوں" پر قناعت کرلی، تو قابلِ افسوس بات ہوگی —

فیا ویلنا علی من اعرض عن ذکر اللہ ویا حسرتاعلی من فرط فی جنب اللہ ع

(یاد رکھو) "قلت تمتعات دنیویہ" سبب سہولت حساب ہے ۔ تم نے رفع تنگیٔ معاش کے لئے بعد نماز فجر بعض آیات پڑھنے کی اجازت طلب کی ہے — اگر اس "رفع تنگی" میں نیت صالحہ ہو تو کیا مضائقہ ہے پڑھ لیا کرو ۔

مکتوب (۴۴) محمد صادق کے نام ۔

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین واٰلہ اجمعین — حق سبحانہ کا بندے کو صراط مستقیم کی ہدایت کرنا یہ ہے کہ

ع پس افسوس ہے اس پر جو اللہ کے ذکر سے منہ پھیرے، اور حسرت و پشیمانی ہے اس کے لئے جو تقصیر کوتاہی کرے اللہ کے حق (کی ادائیگی) میں ۔

Marfat.com

وہ ہر اُس تنگی کو جو اُس کے سینہ میں ہو دُور کر دے، اور کسی قسم کی تنگی اُس کے سینہ میں کسی راہ سے باقی نہ رہے ــــ "امتثالِ اوامر" اور "اجتناب نواہی" میں پوری آسانی اُس کو ہو جائے ــــ اور بندے کی رضا اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر کے تابع ہو جائے اس طور پر کہ اگر تمام دنیا بھی اُس سے برہم ہو جائے، یا وہ سخت مصائب و آلام میں مبتلا ہو جائے، تب بھی کوئی کدورت اس کے باطن میں پیدا نہ ہو، اور ان امور کو وہ عین صواب اور انسب سمجھے، خوشی سے وہ ان تمام اشیاء سے راضی ہو ــــ بلکہ جو بلا اور مصیبت آئے اُس کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے شمار کرے، اور اُس کا شکر ادا کرے ... جب عارف کامل اس "کرامتِ علیا" اور "سعادتِ عظمیٰ" سے بہرہ یاب ہو جاتا ہے ــــ ہدایتِ الٰہی سے "اہتداء" حاصل کرتا ہے ــــ "صراطِ مستقیم" اور "شرحِ صدر" اسی اہتداء کا نام ہے ــــ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ" (انعام) (جس کسی کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہدایت کرے، اُس کے سینہ کو اسلام کے لئے کشادہ کرتا ہے، اور جس کسی کو چاہتا ہے کہ گمراہ کرے، تو اُس کے سینہ کو نہایت تنگ کر دیتا ہے، گویا کہ وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے) ــــ والسلام

مکتوب (۴۸) میر محمد خافی کے نام:

مخدوما! ــــ دل محلِ نظرِ مولیٰ جل شانہٗ ہے ــــ دل کو پاکیزہ رکھنا چاہیئے ــــ حق تعالیٰ کی جائے نظر (دل) کو مخلوق کے منظر سے زیب و زینت میں کمتر نہیں کرنا چاہیئے۔

Marfat.com

دل کی پاکیزگی ذکر سے وابستہ ہے، لهذا "ذکر و فکر" میں مداومت کریں، اور "سبق باطن" کو عزیز رکھیں ـــــــ "وصفِ نیستی" کے ساتھ "دوام توجہ بجنابِ قدس" کو لذیذ نعمت سمجھیں، اور اُس عالی درگاہ سے اپنے قوی تعلق کو "عزائمِ امور" میں سے قرار دیں۔ ؎

ہر چہ جز عشق خدائے احسن است
گر شکر خوردن بود جاں کندن است

مکتوب (۵۰) شیخ اسد اللہ افغان کے نام :ـــــــ

"اس مکتوب میں آٹھ سوالوں کے جوابات ہیں
سوال نمبر ۳ کا جواب یہاں پیش کیا جا رہا ہے"

تم نے دریافت کیا ہے، کہ :۔ "خوارق افضل ہیں یا معارف ؟ اگر معارف افضل ہیں، تو کیا بات ہے، کہ فاسق و فاجر بھی (بعض اوقات) معارف بیان کر دیتے ہیں اور خوارق کا یہ حال نہیں "ـــــــ

(جواب) واضح ہو کہ معارفِ الٰہی، خوارقِ عادات، اور "کشف مغیبات از مخلوقات" سے افضل ہیں کیوں ؟ اس لئے کہ معارف "کشف اسرار ذات و صفات خالق" کا نام ہے، اور خوارق "کشف احوال مخلوقات" ہے۔ پس جتنا فرق خالق و مخلوق میں ہے اتنا ہی معارف و خوارق میں سمجھنا چاہیئے ـــــــ پہلی چیز (معارف) خالق سے متعلق ہے، اور دوسری چیز (خوارق) مخلوق سے ـــــــ علاوہ ازیں "معارف صحیحہ" داخلِ کمالِ ایمان، اور سببِ "ازدیادِ ایمان" ہیں، خوارق کی یہ حیثیت نہیں اور کوئی کمالِ انسانی خوارق سے وابستہ نہیں ہے ـــــ البتہ بعض کاملین کو

Marfat.com

خوارق بھی حاصل ہوئے ہیں، لیکن فضیلتِ اہل اللہ، معارفِ آلٰہی کی بناء پر ہے نہ کہ کشف وکرامات کے ذریعے سے ـــــ اگر خوارقِ عادات، معارفِ آلٰہی سے افضل ہوتے تو اُن اہل اللہ سے (جو معارف میں تو "قدمِ راسخ" رکھتے ہیں، لیکن اظہار خوارق کی جانب توجہ نہیں فرماتے، اور احوالِ مخلوق کے کشف کو توجہ بخالق کے مقابلہ میں اپنا تنزّل سمجھتے ہیں) ـــــ جوگیہ اور براہمہ جو (ریاضتوں کے ذریعہ اظہار خوارق کرتے ہیں) افضل ہوتے ـــــ تم نے عجیب عامیانہ سوال کیا ہے (یاد رکھو) خوارقِ عادات (کرامات) "کمالِ قربِ آلٰہی" کی دلیل ہرگز نہیں ہوتے، یہ خوارق (اہلِ بطالت) کو بھی حاصل ہو جاتے ہیں ـــــ ان خوارق کا تعلق تو بھوک اور ریاضت سے ہوتا ہے ان کو "قرب ومعرفت" سے کیا واسطہ؟ جو بھی طالب کشف وکرامت ہے، وہ "طالب وگرفتارِ ماسوا" ہے، اور قرب ومعرفت سے بے نصیب ہے۔ ؎

شود پیدا ہزاراں خرقِ عادت ؛ ز ابلیسِ لعینِ بے سعادت
گہے در دل نشنیہ گہ در اندام ؛ گہے از در در آید گاہ از بام
خیالِ نور و اسبابِ کرامات ؛ رہا کن طرہات و شطح وطامات
جز ایں کبر و ریا و عُجب و ہستی ست ؛ کرامات تو اندر حق پرستی ست

یعنی کمالِ مرتبہ انسانی "فنا ونیستی" میں ہے ـــــ طاعات وعبادات، اور سلوک وریاضت سے فی الحقیقۃ غرض یہی ہے، کہ انسان اپنی "عدمیت" پر واقف ہو جائے، اور یہ جان لے، کہ ہستی مع اپنے تمام توابع کے اصل میں "مرتبہ وجوب" کا خاصہ ہے ـــــ جس وقت کوئی چاہے گا، کہ اظہار کرامت کرے، عوام کو اپنا معتقد بنائے، اور خود کو اس ذریعہ سے سب میں ممتاز کرے، یقیناً یہ بات "کبر وعُجب"

Marfat.com

ہو گی، اور ایسا شخص عبادت وسلوک اور ریاضت کے فائدے سے بے بہرہ و محروم رہے گا، اور اُس کے لئے معرفت کا راستہ بالکل مسدود ہو جائے گا۔ نعوذ باللہ من ذالک ......

شیخ الاسلام ہروی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:۔ اکثر پڑھے لکھے بھی، چونکہ "جناب قدس" سے بیگانہ ہیں، اس لئے مائل بہ دنیا ہیں ——— "کشف صور" و "اخبار از مغیبات" ان کے نزدیک بہت عزیز ہیں۔ "کشف صور" والوں کو اہل اللہ، اور "مقربان خاص" تصور کرتے ہیں، اور "اہل حقیقت" کے کشف سے اعراض کرتے ہیں۔ "اہل حق" جو کچھ "حق" سے خبر دیتے ہیں، اُس کو باور نہیں کرتے، اور کہتے ہیں کہ اگر یہ لوگ اہل حق ہوتے، تو مخلوقات سے متعلق خبر کیوں نہ دیتے، اور جب یہ احوال مخلوقات کے کشف پر قادر نہیں ہیں، تو اُس سے اونچے درجہ کے کشف پر کس طرح قادر ہو سکتے ہیں؟ نیز اہل معرفت کس طرح ہو سکتے ہیں؟۔

یہ نادان نہیں سمجھتے، کہ اللہ تعالیٰ جو اہتمام اور غیرت ان "حضرات اہل حق" کے بارے میں رکھتا ہے، اُس کے باعث ان کو اس بات کا موقع نہیں ملتا کہ کشفِ احوالِ خلق کے پیچھے پڑیں، اور ما سوائے حق اُن کا ملحوظِ خاطر ہو، احوالِ خلق کے کشف میں پڑ جائیں، تو مرتبۂ علیا کے مستحق نہیں ہو سکتے ——— پس اہل حق "شایانِ خلق" نہیں ہیں، جس طرح اہلِ خلق "شایانِ حق" نہیں ہیں ——— اگر اہلِ حقیقت "کشفِ صور" کی طرف اُدنیٰ توجہ بھی کریں، تو دوسروں سے بڑھ سکتے ہیں ——— چونکہ ظاہری صفا و ریاضت والوں کی فراست اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے نزدیک کوئی قدر نہیں رکھتی، اس لئے مسلمان، یہود، نصاریٰ، اور سائر طبقات اس میں شرکت رکھتے ہیں، اہل اللہ کی اس میں کوئی تخصیص نہیں ہے (یہاں تک شیخ الاسلام ہرویؒ کے کلام کا خلاصہ ہے)۔

ہاں بعض اولیاء کو کسی خاص مصلحت و حکمت کے پیش نظر اظہار خوارق کی اجازت عطا کر دی جاتی ہے ــــــ "عجب ہزار عجب" ہے۔ خوارق کی معارف کے ساتھ تم نے کیا نسبت تصوّر کی تھی، جو اس قسم کا مہمل سوال کیا؟ ـ معارف الٰہی کو نا اہل بھی بیان کرے، تو معارف کی شان میں کوئی نقصان واقع نہ ہوگا ... یہ ایسا ہے جیسا کہ ایک جوہر نفیس خاکروب کے ہاتھ میں آجائے، ایسی صورت میں اس جوہر نفیس کی "جوہریت" و "نفاست" میں کوئی نقصان نہیں آتا ــــــ بس یہ کہنا اور کہنا مندفع ہوگیا، کہ معارف کو تو فاسق و فاجر بھی بیان کر دیتے ہیں، اور خوارق ایسے نہیں ہوتے ــــــ اور میں یہ بھی کہتا ہوں، کہ یہ مقدمہ "مشترک الالزام" ہے ــــــ خوارق میں بھی "محق و مبطل" شرکت رکھتے ہیں ــــــ بس یہ کہنا درست نہیں کہ خوارق ایسے نہیں ہوتے ــــــ نیز میں کہتا ہوں کہ یہ کلام اُن معارف و اسرار الٰہی کے کشف میں ہے، جس سے اہل اللہ ممتاز ہیں، اگر کوئی مکار کشف وحال کی بنا پر نہیں بلکہ تقلیداً "بیان معارف" کرنے لگے، تو وہ بحث سے خارج ہے ــــــ اگر کہا جائے کہ بہت سے مکّار دعوائے کشف وحال، معارف الٰہی بیں کرتے ہیں ... تو جواباً کہتا ہوں کہ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ یہ معارف جو اہل بطلان بیان کرتے ہیں، معارف الٰہی ہیں ... "تسویلات شیطانی" ہمارے تمہارے احاطے سے باہر ہیں، کوئی کیا سمجھے کہ شیطان کن کن راستوں سے اپنے آدمیوں پر آتا ہے، اور

Marfat.com

"باطل کو عنوانِ حقانیت کے ساتھ پیش کرتا ہے، اور غیر حق کو حق ظاہر کرتا ہے تعالی اللہ عن ذالک علواً کبیراً ——

مکتوب (۵۱) محمد مقیم قصوری کے نام: ——

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ —— صحیفۂ شریفہ پہنچا —— سرور و خوش وقت کیا —— اُمید کہ اسی طرح اس "دُور اُفتادہ" کو یاد کیا جاتا رہے گا —— جو اشعار عربی و فارسی تم نے ارسال کئے ہیں اُن کا مطالعہ کیا —— خوب ہیں، اور بلند نظریے کے ماتحت ہیں —— ہمیں تمھاری یہ خصوصیت معلوم نہ تھی، خدا کرے یہ فضیلت اور زیادہ ہو —— قل رب زدنی علما —— لیکن —— شعر میں "قواعد علوم عربیہ" کی رعایت ضروری ہے —— جب تک مہارتِ تامہ نہ ہو، شعر عربی بنانا کیا ضروری ہے ——
مخدوما! —— شعر ہو، یا اُس کی مانند اور کوئی (ظاہری فضیلت) بحد اعلیٰ درجۂ علیا کو پہنچے گی "فضائلِ صوری" میں شامل و داخل ہو جائے گی ——
اہلِ معنیٰ کے نزدیک ایسی فضیلتوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ ؎

قومے ز وجودِ خویش فانی

رفتہ ز حروف در معانی

کوشش کرو کہ معنیٰ سے بالکلیہ "حظ کامل" حاصل کر لو —— حصولِ معنیٰ کے بعد حروف میں مشغولیت کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ ع

"ہرچہ خوباں کنند خوب آید"

Marfat.com

لیکن تحقیق معنیٰ سے پہلے صورت حروف میں پھنس جانا لابدی ہے۔ خالی گفت و شنود سے کام نہیں چلتا ہے

مکتوب (۵۴) جانان بیگم[۵] کے نام :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـــ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جو کچھ "جمیل مطلق" سے پہنچتا ہے گوارا اور مرغوب ہے۔ ؎

مے تلخ است بوئے گلعذاراں

شہ ہر چندش خوری باشد گواراں

---

۵ جانان بیگم = عبدالرحیم خانخاناں کی صاحبزادی تھیں، علم و کمال کے اس مرتبہ پر پہنچی ہوئی تھیں جس پر بہت سے مرد بھی نہیں پہنچ سکتے ـــ اکبر نے ان کی شادی اپنے بیٹے دانیال سے کر دی تھی ـــ دانیال کا گجرات میں انتقال ہو گیا، اور یہ بیوہ ہو گئیں۔ عالم پیری میں حج و زیارت سے مشرف ہوئیں ـــ انھوں نے ایک تفسیر قرآن بھی لکھی ہے ـــ فارسی میں بہترین شعر کہتی تھیں، ان کا ایک شعر یہ ہے :۔ ؎

عاشق ز خلق عشق تو پنہاں چساں کند

پیداست از دو چشم ترش خوں گریستن

جانان بیگم نے [illegible] میں انتقال کیا۔

(نزہۃ الخواطر، جلد ۵ ۔ بحوالہ مرأۃ جہاں نما)

مخدرات تیموریہ مؤلفہ سید ظہور الحسن دہلوی، جلد ۲، ص ۶۶ پر بھی جانان بیگم کے مفصل حالات (بقیہ ص ۱۱۲ پر)

Marfat.com

بلا ـــــــ "تازیانۂ محبوب" ہے، کہ محبّ کو "ماسوائے محبوب" کے التفات سے باز رکھتی ہے اور صرف محبوب ہی کی جانب رہنمائی کرتی ہے ـــــــ بلا ـــــــ کمندِ محبوب ہے، جو محب کے ہر رگ و ریشہ میں لگی ہوئی ہے۔ اور کشاں کشاں اُسی کی طرف لئے جا رہی ہے۔

؎ من نہ باختیارِ خودی روم از قفائے او
آں دو کمندِ عنبریں می بُردم کشاں کشاں

...... اں سفت اصل ہی میں ہونا چاہئے، فرع جو کچھ رکھتا ہے اصل سے رکھتا ہے، کسی امر میں فرع استقلال نہیں رکھتا، یہ عشق و محبّت بھی جو فرع ہے، اُسی (محبوبِ حقیقی) کی طرف سے ہے، اور اُسی کا عطیہ ہے۔ ؎

اوّلائے حق محبّت عنایتے ست زدوست
وگرنہ عاشقِ مسکیں بہ ہیچ خورسنداست

نازِ محبوب ہر چند مقتضی استغنا و بے پرواہی ہے ...... لیکن اگر غور سے دیکھو، تو عشق، طرفین سے ہے، اور محبوب بھی "محبِ مشتاق" کی مانند محب ہے ـــــــ

(صفحہ ۱۱۱ کا بقیہ) درج ہیں ـــــ اس میں سے تین چار سطریں یہاں بھی درج کی جاتی ہیں ـــــ "جانان بیگم اپنے اں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی، اس کے علم و فضل کا چرچا دُور دُور پھیلا ہوا تھا، اُسے فطرتاً علوم دینیہ سے دلچسپی تھی، اور وہ اسی مشغلے میں اپنی زندگی بسر کرنا چاہتی تھی۔ قدرت نے اس کی سرشت میں مادۂ علم کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا، اُسنے اپنی معلومات کا گرانبہا جوہر ظاہر کرنے کے لئے قرآن مجید کی ایک تفسیر بھی لکھی تھی۔

(مخدرات تیموریہ)

Marfat.com

کسی نے خوب کہا ہے :— ؎

عاشقاں ہر چند مشتاقِ جمالِ دلبرند
دلبراں بر عاشقاں از عاشقاں عاشق ترند

لیکن عشقِ محبوب نہاں اور در پردہ ہوتا ہے۔ ؎

پری رو از بروں آلودۂ شرم
دروں از شعلہائے دوستی گرم

عشقِ عاشقاں بے پردہ، اور با "جوش و خروش" ہوتا ہے۔ ؎

عشقِ معشوقاں نہانست و ستیر ✽ عشقِ عاشق باد و صد طبل و نفیر
لیک عشقِ عاشقاں تن زہ کند ✽ عشقِ معشوقاں خوش و فربہ کند

مکتوب (۶۰) خواجہ محمد فاروق کے نام :—

(اس بیان میں، کہ شریعت تمام کمالات کی اصل ہے)

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ ۔— ع

"از ہر چہ میرود سخنِ دوست خوشتر ست"

مخدوما! — "کمالات ولایت" صورتِ شریعت کا نتیجہ ہیں، اور "کمالاتِ نبوت" حقیقتِ شریعت کا ثمرہ — پس کمالاتِ ولایت اور کمالاتِ نبوت میں سے کوئی کمال بھی ایسا نہیں ہے، جو دائرۂ شریعت سے باہر اور شریعت سے مستغنی ہو۔ ۔ ۔ ۔

والسلام

Marfat.com

مکتوب (۶۱) مولانا حسن[۵] سلی کے نام :—

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی — چونکہ یہ مقام (دنیا) "دار عمل" ہے ،"دار اجر" (آخرت) سامنے ہے اس لئے اپنے آپ کو "وظائف سعی" میں سرگرم رکھا جائے اور بے تذبذب طریقہ مامورہ کو انجام دیا جائے — وقت عمل میں اجر طلب کرنا اور اس فکر میں پھنس جانا اپنے کو اجر سے باز رکھنا ہے ۔ "موطن لقائے حقیقی (آخرت) درپیش ہے — من[۵] کان یرجو لقاء اللہ فان اجل اللہ لات ۔ اس جگہ مطلوب کا انتظار، جو کہ محبت سے پیدا ہوتا ہے، مطلوب میں استغراق سے بہتر ہے اس لئے کہ پہلی چیز (انتظار) عمل ہے، اور ترقی بخش چیز ہے، اور دوسری چیز اجر ہے اس کا وعدہ دوسرے جہان کے لئے ہے ۔ طالبوں کی تسلی کے لئے (کبھی کبھی) "امر موعود" کا نمونہ اور سایہ دکھا کر (یہاں بھی) آرام دیدیتے ہیں — بعض طالبین کو یہ آرام بھی نہیں دیتے، اور "امر موعود" میں کوئی نقصان نہیں کرتے

مکتوب (۶۴) سلطان محمد اورنگ زیب عالمگیر کے نام :—

(دینی جد وجہد اور نفس امارہ سے مجاہدے کے بارے میں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم — الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی — اما بعد! — ذرہ احقر بعرض می رساند — بڑا اچھا حال ہے

---

[۵] آپ خلفائے خواجہ محمد معصوم میں سے ہیں ۔۱۲ (روضہ رکن دوم)

[۵] جو شخص اللہ سے ملاقات کی اُمیدواری رکھتا ہے پس اللہ کی ملاقات کا زمانہ آنے والا ہے ۔

Marfat.com

دن کا جو اس "امرِ عظیم" کے لئے اپنی کمرِ ہمت کو چست باندھے ہوئے ہیں، اور اس سلسلہ میں مشکل و دشوار سفر کو، جو فی الحقیقت مثمر برکات اور وسیلۂ ترقی درجات ہے ___ ذوق و شوق کے ساتھ اختیار کئے ہوئے ہیں ___ رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، کہ: "جنت میں سَو درجے ہیں، اور ان میں سب سے اونچا درجہ مجاہدین فی سبیل اللہ کے لئے ہے، اور ایک درجے کا دوسرے درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان و زمین کے درمیان" (رواہ البخاری) ___ حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کی ہے، کہ رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ: "اللہ کے راستے میں ایک ساعت ٹھہرنا مکہ کرمہ میں حجرِ اسود کے قریب لیلۃ القدر کے اندر قیام کرنے سے بہتر ہے" (رواہ البیہقی و ابن حبان فی صحیحہ) ___ (اس حدیث کے پیشِ نظر) علماء نے فرمایا ہے کہ اس حساب سے اللہ کی راہ میں ایک ساعت قیام کرنا دس کروڑ مہینوں کے قیام سے بہتر ہے، اس لئے کہ مکہ میں لیلۃ القدر میں قیام کرنا (کم از کم) دس کروڑ مہینوں کے قیام کے برابر ہے ___ اور حضرت انسؓ نے روایت کی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ: "جس کسی نے کسی رات اللہ کے راستے میں چوکیداری کی (من وراء المسلمین) اس کو ان تمام لوگوں کا اجر ملے گا، جو (محفوظ) علاقے میں (اطمینان سے) روزے رکھ رہے ہیں، اور نمازیں پڑھ رہے ہیں" (رواہ الطبرانی باسناد جید) ___ علماء نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی، کہ اللہ تعالیٰ حاکم کے اعمالنامے میں اُن اعمالِ حسنہ کو شامل لکھتے ہیں، جو اس علاقے میں لوگ امن کے ساتھ اس کی حمایت و حفاظت میں انجام دے رہے ہیں، یہ فضلِ عظیم کس قدر عالی شان ہے ___ افسوس! کہ

Marfat.com

یہ دور از کار (کاتب) اس نعمت خوشگوار سے بہ حسب ظاہر محروم ہے، اور بعض عوائق و موانع کی وجہ سے اس قسم کی "فی سبیل اللّٰہی" جدوجہد سے مجبور ہے ــــــ
یالیتنی کنت معھم فافوز فوزاً عظیماعہ ــــــ لیکن از روئے باطن اپنے ساتھ ہی جاننا اور دُعا و توجہ کی راہ سے ممد و معاون تصور کرنا ــــــ ہم فقراء کا سرمایہ، اور راس المال یہی دُعا اور توجہ ہے ــــــ اگر گوشہ نشین فقراء سالہا سال ریاضت کریں اور چلّے کھینچیں اس عمل کو نہیں پہنچ سکتے (جو آپ کر رہے ہیں) وہ طاعات و عبادات جو "جدوجہد دینی" کے راستے میں ہوتی ہیں "طاعات عُزلت" پر ان کا درجہ کہیں زیادہ ہے۔ اس راہ کی تسبیح کچھ اور ہی ثواب رکھتی ہے یہاں کی نماز بھی رُتبہ علیحدہ رکھتی ہے۔ اس راہ کے صدقات و نفقات درجۂ بزرگ رکھتے ہیں، اس مقام کے اندر بیماریاں آئیں تو اُن کا ثواب بھی دوسرا ہے ــــــ
رسُول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ــــــ
"طوبیٰ لمن اکثر فی الجہاد فی سبیل اللہ من ذکر اللہ
فان لہ بکل کلمۃٍ سبعین الف حسنۃ" (رواہ الطبرانی)
نیز ارشاد فرمایا، کہ: سرحد کی چوکیداری کی حالت میں ایک نماز بیس لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ (ملخصاً) ــــــ (رواہ ابوالشیخ وابن حبان)
نیز فرمایا، کہ: ۔ اس راہ میں ایک درہم و دینار کا خرچ کرنا دوسری (نیک) راہ میں سات سو دینار خرچ کرنے سے افضل ہے (ملخصاً) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم

عہ کاش! میں اُن کے ساتھ ہوتا، اور بڑی کامیابی پر فائز ہو جاتا۔ ۱۲

Marfat.com

نے یہ بھی فرمایا، کہ :- "جو شخص مجاہد فی سبیل اللہ کی اور غازی کے اہل وعیال کی، اور مکاتب (غلام) کی آزاد کرانے میں امداد کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایے میں رکھے گا، اُس دن جس دن اُس کے سایے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا" (رواہ احمد والبیہقی)

—— اور فرمایا، کہ :- "جو اللہ کے راستے میں ایک دن یا ایک دن سے کم، یا ایک ساعت بھی بیمار ہوا، اُس کے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں، اور اس کے لئے ایک لاکھ ایسے غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے جن میں سے ہر ایک کی قیمت ایک لاکھ درہم ہو"

—— اس میں شک نہیں کہ وہ مہم جس کی طرف آپ متوجہ ہیں اللہ کے راستے ہی میں جدوجہد ہے —— (اس کے بعد مجاہدۂ نفس کے بارے میں فرماتے ہیں) نفس امارۂ انسانی، باوجود تصدیق قلبی اور اقرار لسانی کے اپنے کفر وانکار پر مُصر ہے، احکام سماوی کی طرف متوجہ نہیں ہوتا، اوامر خداوندی کی تابعداری نہیں کرتا، یہ نفس چاہتا ہے کہ سب اسکے مطیع ہوجائیں اور وہ کسی کا مطیع نہ ہو۔ خودی کا دعویٰ اس کے اندر غالب ہے —— ندائے "انا ربکم" —— اس کے اندر سے نکل رہی ہے، لہٰذا اس سے دشمنی رکھنا پسندیدہ اور مقبول شے ہے، اور اس کی مخالفت، بروفق شریعت عزم کرنا "جہادِ اکبر" ہے۔ اعدائے آفاقی کے ساتھ جہاد کا کبھی کبھی اتفاق ہوتا ہے اور دشمن اندرونی (نفس) سے جہاد دائمی ہے —— ارحم الراحمین کی یہ بڑی مہربانی ہے، کہ اُسنے بکمالِ رحمت حصولِ ایمان کے لئے (فقط) تصدیقِ قلبی کو کافی قرار دیا، اور "اذعانِ نفس" کی تکلیف نہیں دی۔ سہ

چشم دارم کہ دہد اشکِ مرا حُسنِ قبول
آنکہ دُر ساختہ است قطرۂ بارانی را

Marfat.com

ہاں افرادِ انسانی میں بعض وہ کاملین بھی ہوتے ہیں، جن کا نفس "امارگی" سے نکل کر "اطمینان" کی منزل میں آجاتا ہے، احکام آلٰہیہ کا مطیع ہوجاتا ہے اور اس میں مجالِ مخالفت باقی نہیں رہتی، راضی و مرضی ہوجاتا ہے ـــــ (خطاب) یاایتھا النفس المطمئنة ارجعی الیٰ ربك راضیة مرضیة[1] ـــــ ایسوں ہی کے لئے وارد ہوا ہے ـــــ ایمانِ کامل اور اسلام حقیقی اسی مقام پر جلوہ گر ہوتا ہے، اور اسی قسم کا ایمان زوال و خلل سے محفوظ ہوتا ہے۔ بخلاف "معمولی" ایمان کے کہ وہ خلل و زوال سے محفوظ نہیں ہوتا ـــــ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برائے تعلیم اُمت، اسی کامل ایمان کو ان الفاظ میں طلب فرمایا ہے:۔ اللھم انی اسألك ایمانًا لیس بعدہٗ کفر[2] ـــــ

(قرآن کے اندر) یاایھاالذین اٰمنوا اٰمنوا ـ ـ ـ میں اسی ایمان کی طرف اشارہ ہے ـــــ اور اس حدیث شریف میں بھی یہی ایمان مراد ہے:۔ "لن یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعًا لما جئت بہ" (تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک ہرگز مومن نہیں ہوگا جب تک اس کی خواہش میری لائی ہوئی شریعت کے ماتحت نہ ہوجائے)۔

---

[1] اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف چلی جا، اس حال میں کہ تو راضیہ اور مرضیہ ہے۔ ۱۲

[2] اے اللہ! میں تجھ سے ایسا ایمان طلب کرتا ہوں، جس کے بعد کفر نہ ہو۔ ۱۲

Marfat.com

طریقہ صوفیہ میں مطلوب اولی، اسلام حقیقی کا حصول ہے، جو کہ نفس امارہ کے "انقیاد" سے مربوط ہے، اور جو اسلام کہ حصول اطمینان سے پہلے محض تصدیق قلبی سے حاصل ہے، اس کو اسلام مجازی کہتے ہیں ...... پس عقلائے اولی الابصار کیلئے ضروری ہے، کہ وہ اپنے "حاصل کار" اور "نقد روزگار" میں خوب تامل کریں، اور جو کوئی یہ دولت مطلوبہ رکھتا ہے ـــــ فطوبیٰ لہ وبشریٰ ـــــ جو کچھ اس کی پیدائش کا مقصد تھا اس کو حاصل کر لیا، اور نعمت حق اس کے حق میں پوری ہوئی ـــــ اگر یہ دولت (معرفت) نہیں ملی، تو اس کی طلب سے فارغ نہ ہو، اور جہاں کہیں سے اس کی خوشبو اس کے دماغ میں آئے اس کی تلاش کرے۔ ؎

ترسم کہ یار با ما نا آشنا بماند
تا دامن قیامت ایں غم بجا بماند

والسلام اولاً وآخراً ......

مکتوب (۷۰) ملا محمد فضل[1] ولد شیخ بدر الدین سرہندیؒ کے نام: ـــــ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـــــ بسم اللہ العظیم ومصلیاً علی رسولہ الکریم وآلہ اجمعین ـــــ ایک حدیث نبویؐ میں آیا ہے: "القبر روضۃ من ریاض الجنۃ" ـــــ قبر کے "روضۂ جنت" ہونے کے معنی (بظاہر) یہ ہیں کہ قبر اور جنت میں جو دوری و مسافت ہے وہ اٹھ جاتی ہے، اور کوئی پردہ قبر و جنت کے درمیان باقی نہیں رہتا ـــــ گویا کہ زمین قبر کو جنت کے ساتھ "فنا و بقا" کا

---

[1] آپ شیخ بدر الدین سرہندیؒ مؤلف "حضرات القدس" کے صاحبزادے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

معاملہ حاصل ہو جاتا ہے ــــ فافہم۔ اور یہی معنی ہیں اس قولِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ــــ ما بین قبری ومنبری روضۃٌ من ریاض الجنۃ (میری قبر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے)۔

قبر کا روضۃٌ من ریاض الجنۃ بننا خاص خاص مومنین کے لئے میسر ہوتا ہے ہر ایک کو نہیں ــــ جب قبورِ مومنین صفائی اور نورانیت پیدا کر لیتی ہیں، اور اس بات کی استعداد ان میں پیدا ہو جاتی ہے، کہ "جلوۂ جنت" ان میں منعکس ہو سکے، بالفاظ دگر جب قبور مصفّٰی آئینہ کی طرح ہو جاتی ہیں (تب ان کے اندر یہ شان ظاہر ہوتی ہے، کہ جنت کا باغ بن جاتی ہیں ......) والحمد للہ رب العلمین والسلام علی رسولہ وآلہ اجمعین۔

مکتوب (۱۷) محمد مومن بیگ کابلی کے نام: ــــ

سلامٌ علیکم طبتم ــــ ؎

ہر چہ جز عشق خدائے احسن است
گر شکر خوردن بود جاں کندن است

حق تعالیٰ کی محبت کے علاوہ دوسری اشیاء کی محبت میں گرفتار ہو جانا "امراضِ قلبیہ" میں سے شدید ترین مرض ہے ــــ اس کے ازالہ کی فکر کرنا سب ضروری باتوں سے زیادہ ضروری ہے۔ ع

"در خانہ اگر کس ست یک حرف بس است"

Marfat.com

مکتوب (۷۲) مُلّا مسافر کے نام :—— (رضا بقضائے الٰہی کی ترغیب میں)

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم —— برادرم مُلّا مسافر بعافیت اور یادِ خداوندی میں خوش وقت رہیں —— تمہارا خط پہنچا —— جو رنج والم (انسان کو) پہنچتا ہے، وہ بہ ارادۂ خداوندی ہے —— اس پر راضی رہے بغیر چارہ کار نہیں۔ طاعات میں چُست رہو، تکالیف وامراض پر صبر کرو، اور عافیت کو کرمِ خداوندی سے طلب کرتے رہو —— خلائق میں سے کسی پر نظر نہ رکھو —— سب امور کو اللہ ہی کی طرف سے جانو —— دفعِ ضرر کو اُسی سے چاہو، کیونکہ اللہ کی مرضی کے بغیر نہ کوئی کسی کو ضرر پہنچا سکتا ہے، اور نہ کوئی ضرر دُور کر سکتا ہے —— راہِ بندگی یہی ہے۔ والسّلام۔

مکتوب (۷۳) مولانا حسن علی کے نام :——

بسم اللہ حامداً ومُصلّیاً —— برادرم مُلّا حسن علی نے میرے ایک مکتوب بنام عبید اللہ بیگ (مکتوب ۲۹ جس کا ترجمہ گذر چکا) پر ایک شبہ تحریر کیا ہے، اور اس کا جواب مانگا ہے —— شبہ یہ ہے، کہ "حسن وقبح" کا امتیاز "مقامِ شریعت" میں ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ انھوں نے ایک رسالہ میں لکھا دیکھا ہے کہ: "طریقت میں سب سے صلح اور ہر کسی سے دوستی ہوتی ہے، بخلاف شریعت کے کہ وہاں دشمنوں سے جنگ اور دوستوں سے صلح ہوتی ہے" الخ —— عجیب واہیات شبہ ہے —— بھلا طریقت کا شریعت سے کیا تقابل ہے؟ اور ان دونوں میں مساوات کہاں سے آئی؟ —— شریعت تو ایسی قطعی وحی سے ثابت ہوئی ہے، جس میں شک وریب کو بالکل گنجائش نہیں —— اس کے احکام میں

Marfat.com

"نسخ و تبدیل" نہیں، تا قیامِ قیامت یہ احکام باقی رہیں گے ——— شریعت کے تقاضہ پر عمل کرنا تمام عوام و خواص کے لئے ضروری و لابدی ہے ——— طریقت کی یہ مجال نہیں، کہ وہ شریعت کے احکام کو اُٹھا دے، اور اہلِ طریقت کو "تکالیف شرعیہ" سے آزاد کر دے ——— اہلِ سنّت و جماعت کے "عقائد قطعیہ" میں سے یہ عقیدہ بھی ہے کہ بندہ (بحالتِ ہوش و حواس) ہرگز ایسے درجے پر نہیں پہنچتا کہ تکالیف شرعیہ اس سے ساقط ہو جائیں، جو اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے، وہ "جرگۂ اسلام" سے باہر ہے ——— جس جماعت کو اللہ تعالیٰ اپنا دشمن قرار دے اور غلظت و شدت کا حکم دے، اُس سے آشتی و دوستی رکھنا قاعدۂ اسلام سے خارج ہے۔ ... ... یہ بات اور دعوائے محبّت خدا و رسول ——— دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے، کیونکہ محبوب کی اطاعت اور محبوب کے دوستوں سے دوستی اور اس کے دشمنوں سے بیزاری "لوازم محبّت" سے ہے ——— ہاں یہ ضرور ہے کہ بعض سالکین پر ایسے امور جو بظاہر مخالف کتاب و سنّت ہوتے ہیں وارد ہو جاتے ہیں ... ... سالک ایسے وقت میں سر رشتۂ شریعت کو ہاتھ سے نہ دے، دانتوں سے مضبوط پکڑ لے اور اپنے کشف و وجدان کے برخلاف اہلِ سنّت و جماعت کی تقلید کرتے ہوئے ان کا "اعتقاد و عمل" اختیار کرے ——— (بعض اوقات) راہ سلوک کے خس و خاشاک انّی انا اللہ کا نعرہ لگا کر "سالک بیچارہ" کو مطالب اعلیٰ سے ہٹا کر اپنی پرستش کی دعوت دینا چاہتے ہیں ——— ایسے وقت میں "سالکِ مستقیم" کو ضرورت ہے کہ وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی طرح لا احب الافلین ع ——— کہہ کر

ع میں زائل ہو جانے والی چیزوں کو پسند نہیں کرتا ۱۲

Marfat.com

وجہت وجہی الآیہ ــــ کے بموجب میدانِ غیب الغیب میں دوڑ لگائے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی (پوری پوری) متابعت کرے، تاکہ "زیغ البصر" میں گرفتار نہ ہو۔

مکتوب (۴۷) شاہ نعمت اللہ[1] قادریؒ کے نام: ــــ

بسم اللہ حامدًا و مصلّیًا ــــ عنایت نامۂ نامی و صحیفۂ گرامی نے، جو اس "حقیر" کو ارسال فرمایا گیا تھا ــــ مشرف کیا ــــ اُمیدوار ہوں کہ اسی طرح اس "دور از کار"، کو کبھی کبھی "حاشیۂ ضمیر مہر تنویر" میں جگہ دیتے رہیں گے ــــ

عہ میں نے اپنا چہرہ اللہ کی طرف متوجہ کر لیا ۱۲

عہ (کج بینی و پریشاں نظری)

[1] آپ شیخ عطاء اللہ نارنولیؒ کے صاحبزادے تھے، آپ نے تحصیل علم کی خاطر جنت سے شہر دہلی کا سفر کیا تھا، جونپور میں بھی ہیئت پڑھنے گئے تھے۔ بعد فراغت علم فیروزپور میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ آپ مشائخ قادریہ میں اپنے زمانہ کے ایک ممتاز شیخ تھے، آپ کی وجاہت و قبولیت مسلّم تھی شاہزادہ شجاع بن شاہجہاں آپ سے بیعت تھا ــــ عالمگیرؒ کے دربار سے بھی آپ کا تعلق ہو گیا تھا ــــ آپ کی مصنفات میں ایک تفسیر القرآن ہے، جو جلالین کے طرز پر ہے، اور ایک ترجمۃ القرآن ہے جس کا نام "تفسیر جہانگیری" ہے۔ اس ترجمہ کو عہد جہانگیر میں دہلی میں رہ کر لکھا تھا ــــ علامہ محمود بن محمد جونپوری نے آپ سے تعلیم طریقت کو اخذ کیا تھا۔ ۱۰۸۰ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

(ماخوذ از نزہۃ الخواطر جلد پنجم مؤلفہ مولانا حکیم سید عبدالحیٔ بن سید فخر الدین الحسنیؒ)

Marfat.com

اس نامۂ گرامی کا آنا ۔۔۔ جو کہ عین کرم تھا ۔۔۔ میری طرف سے مراسلت کی ابتدا کئے بغیر ہوا ۔۔۔ گویا کہ یہ ایک "نعمتِ غیر مترقبہ" تھی ۔۔۔ اس کے پہنچنے کے بعد میں "کشائش و ترقی" کا اُمیدوار ہو گیا ہوں ۔۔۔ بیشک سبقت بزرگوں کی طرف سے ہی ہوتی ہے، اور کرم کریموں ہی کی جانب سے ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اُمید گاہا! اس زمانہ میں جب کہ زمانۂ نبوت سے بُعد ہو گیا ہے "انوارِ سنت" میں قلت آ رہی ہے، اور "ظلماتِ بدعات" کا ہجوم ہے ۔۔۔ آپ جیسے "شاہبازوں" کا وجود بسا غنیمت ہے ۔۔۔ اگر ہم جیسے زاویۂ خمول کے ساکنین، ہزاروں ریاضتیں گوشۂ گمنامی میں بیٹھ کر کریں اور ہاتھ پاؤں ماریں ۔۔۔ آپ کے اُس ایک "کلمۂ حق" کے برابر نہیں، جو سلاطین کے دل میں اثر کر جائے ۔۔۔ بلکہ (ہماری ریاضتیں) اس کی گرد کو نہیں پہنچتیں ۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے سلاطین کا عالم میں وہ درجہ رکھا ہے جو روح کا جسد میں ہے کہ صلاحِ رُوح، صلاحِ جسد ہے، اور فسادِ رُوح، فسادِ جسد ہے ۔۔۔۔۔۔ اسی طرح اصلاحِ سلاطین، اصلاحِ تمام عالم ہے ۔۔۔ بھلا کون سا عمل اس عمل کو پہنچ سکتا ہے ۔۔۔ مکرما! ۔۔۔ شیخ محمد صالح، جو کہ محافل و مجالس میں اکثر آپ کے ثناگو اور آپ کے اوصافِ جمیلہ کے ناشر ہیں، نیز آپ کے اخلاق و احسانات کی باتیں سناتے رہتے ہیں، آپ کی طرف جا رہے ہیں ۔۔۔۔ باوجود اپنی ناقابلیت کے دو چار نامربوط کلموں کو (اُن کی معرفت) آپ کی یاد آوری کی غرض سے بھیج رہا ہوں، اور آپ کے "اوقاتِ شریفہ" میں خلل انداز ہو رہا ہوں ۔۔۔۔۔۔

ظلالِ افادت و ارشاد سایہ گستر د، مبسوط باد ۔۔۔۔۔۔

Marfat.com

مکتوب (۷۵) مرزا طاہر بیگ سد کے نام :۔۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ تم کو ماسوا کی غلامی سے آزاد کرے، اور مدارج قرب میں ترقیات دے ۔۔۔۔ (سنو) بندۂ مقبول وہ ہے جو دوام ذکر کے ساتھ موصوف ہو، ایک لمحہ بھی غفلت و ہوائے نفس میں نہ گذارے، ذکر کو اغراض سے آلودہ نہ کرے، مخلص ہو، حتیٰ کہ اپنے "احوال و مواجید" بھی "ذکر" میں ملحوظ نہ رکھے ۔۔۔۔ (اگر ایسا ہو گا) تب بمقتضائے کریمہ اذکرونی اذکرکم (تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا) ۔۔۔۔ اُس طرف سے بھی اس کو یاد کریں گے ۔۔۔ کس نہج سے یاد کریں، اور کیسے کیسے عطایا سے نوازیں (پتہ نہیں) ۔۔۔ ذکر کے وقت ۔۔ ۔۔ ۔۔ "خلوسینہ" و "خلوص نیت" کے ساتھ متوجہ و حاضر رہے، بلکہ ایسا حضور ہو، کہ نفس بھی درمیان میں حاضر نہ ہو، اور وہ بھی اپنا سامان "صحرائے عدم" میں اٹھا کر لے جائے ۔۔۔۔۔۔

ع

"ایں کار دولت است کنوں تا کرا دہند"

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ والتزم متابعۃ المصطفیٰ علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰت افضلہا و من التسلیمات اکملہا۔

مکتوب (۷۷) شیخ عبدالحمید برہانپوری کے نام :۔۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔۔۔۔ برادر گرامی شیخ عبدالحمید کو اس مندۂ افتادہ کی طرف سے سلام عافیت پہنچے ۔۔۔۔ تمہارا مکتوب مرغوب جو مجھے بھیجا تھا ۔۔۔ بلدۂ ملتان سے پہنچا ۔۔۔ اس کے مطالعہ نے فرحت فراواں بخشی ۔۔۔ "احوال سنیہ" و "مقامات علیہ" بھی اس میں مندرج تھے ۔۔۔ کیا عجب ہے کہ اگر

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو بعض خصوصیات کے ساتھ مخصوص اور اکابر کے مقامات عالیہ سے سرفراز کر دے ـــ انّ ربی رحیم ودود[عہ] ـــ لیکن اس کے لئے اتباع سنت اور اجتناب از بدعت شرط ہے، اور دوسری شرط یہ ہے کہ بندے کی خواہش "احکام شرعیہ" و "سنن مرضیہ" کے تابع ہو جائے ـــ لن یومن احدکم حتی یکون ھواہ تبعاً لما جئت بہ ـــ حدیث شریف ہے۔

حق سبحانہ مدارج قرب میں ترقی دے، اور سنن نبویہ پر مستقیم رکھے ـــ دوستوں سے دعائے سلامتی خاتمہ کا امیدوار ہوں۔

مکتوب (۷۹) خواجہ محمد حنیف کے نام :- ـــ

(رموز و اسرار سورۂ قل اعوذ برب الناس کے بیان میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـــ حقیقت بندگی اور حلاوت طاعت اس وقت حاصل ہوتی ہے، جبکہ تمام امور میں "قبلہ توجہ" اور "مرجع حقیقی" سوائے بارگاہ صمدیت کے اور کوئی نہ ہو۔ ہوائے نفسانی سے گذر کر تمام امور اسی لم یزل و لا یزال کے سپرد کر دیئے جائیں ـــ امر فانی پر پشت اعتماد نہ رکھی جائے، ورنہ نتیجہ مطلب اعلیٰ سے محرومی ہو گا۔

اے بھائی! ـــ دنیا میں کسی کی طرف رجوع ہونے اور کسی پر اعتماد کرنے کا باعث یا تو یہ ہوتا ہے کہ وہ مربی ہے، اور تربیت "صوری و معنوی" اس کے نشا

عہ بیشک میرا رب رحم کرنے والا اور محبت کرنے والا ہے۔ ۱۲

Marfat.com

وابستہ ہے (اب غور کرو) قل اعوذ برب الناس ــ کی رو سے مُربی حقیقی حق تعالیٰ ہی ہے، اور تربیت ظاہر و باطن حقیقتہً اس کے ہی ساتھ مربوط ہے ـــ پیر، اُستاد اور مادر و پدر سے بموافق شریعت جو رجوع و تواضع کا معاملہ کیا جاتا ہے وہ اس لئے ہے کہ یہ لوگ بحکمِ الٰہی، مُربّی ہیں ــ چونکہ یہ تواضع، حکمِ خداوندی کی بنا پر ہے، اس لئے اس کو بھی فی الحقیقتہ خدا ہی کی طرف رجوع و تواضع قرار دیا جائے گا ــ یا ــ رجوع کا سبب سلطنت و بادشاہت ہوا کرتی ہے سلطنت و بادشاہت "ملک الناس" کی رو سے اللہ ہی کے لئے مسلّم ہے ــ یا ــ معبودیت و اُلوہیت، رجوع کا سبب ہوتی ہے، کیونکہ عقل و عرف کی رو سے الٰہ و معبود کے ساتھ رجوع، اعتماد تواضع و خضوع کا معاملہ ہونا مستحسن بلکہ واجب و ناگزیر ہے ــ اور یہ معبودیت و اُلوہیت بھی بمقتضائے "اِلٰہ الناس" جنابِ مقدس و بیچونِ حقیقی کے ساتھ مخصوص ہے۔

نفسِ انسانی اور وسواسِ شیطانی جن کی شرارت سے پناہ مانگنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے :ــ من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس ــ یہ دونوں دشمن ہیں جو گھات میں لگے ہوئے ہیں، اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح اس مربّی و معبودِ حقیقی اور بادشاہِ حقیقی سے بندے کو دُور و محجوب کر دیں، اور ماسوی اللہ میں پھنسا کر شرکِ جلی و خفی کی طرف رہنمائی کریں ــ ان دشمنوں کے شر سے بھی پناہ مانگنا بہت ضروری چیز ہے، ہمیشہ پناہ مانگتے رہو، اور وہ "اوصافِ ثلثہ" جو اس سورۂ مبارکہ میں مذکور ہیں بروجہ کمال اس ذاتِ اقدس کے اندر تصوّر کرو، تاکہ شرارتِ دشمن سے بیخوف ہو،

Marfat.com

اُور بارگاہِ قدس کا راستہ مل جائے ـــــ ربنا[ع] اتنا من لدنك رحمة و هيئ لنا من امرنا رشدا ـــــ

مکتوب (۸۳) خواجہ عبدالصمد[1] کے نام :ـــــ

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم ـــــ اللہ تعالیٰ ابوابِ فتوح کو ہمیشہ مفتوح رکھے ـــــ

اہلِ اللہ کے سیر و سلوک کے لئے یہ آیۂ کریمہ جامع ترین ہے ... ماعندکم ینفد وما عند اللّٰہ باق ـــــ (تمھارے پاس جو کچھ ہے ختم ہونے والا ہے اُور اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ باقی ولازوال ہے)۔ طالب صادق جب تک تمام "منتسبات" سے خالی نہ ہوگا "انوارِ لایزال" کے ساتھ بقا نہ پائے گا ـــــ ہرچند اصل اس معاملے میں باطن ہے، اُور فنا و بقا، بالاصالۃ باطن ہی کے اُوصاف ہیں، لیکن متاعہائے ظاہری کا زوال، اسبابِ معیشت کا فقدان اُور اسقام و حوادثِ ظاہری بھی معاملاتِ باطنی کے ممد و معاون اُور ترقیاتِ معنویہ کا سبب ہیں۔

ع اے ہمارے رب تو ہمیں اپنی رحمت سے نواز۔ اُور مہیا کر ہمارے کام میں بھلائی ۔۱۲

[1] خواجہ عبدالصمد (کابلی) ۔ کابل سے دو کوس پر دیہہ یعقوبی ایک گاؤں ہے، آپ وہاں کے باشندے تھے ۔ حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے بڑے خلفاء میں سے ہیں ۔ خلافت دیکر حضرت والا نے ان کو وطن بھیجدیا تھا ۔ وہاں بہت سوں نے آپ سے فیض حاصل کیا ۔

(روضۃ القیومیہ رکن دوم)

Marfat.com

کوئی "شاہباز" ہو کا رہے، جو اس آیۂ کریمہ کے اسرار کے سمندروں میں غوطے لگائے، نیز ماعندکم اور ماعنداللہ میں کلمۂ ما کی عمومیت سے بہرہ ور ہو۔

والسلام

مکتوب (۹۱) شیخ طاہر[1] بدخشی (ثم جونپوری) کے نام:—

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —— اللہ تعالیٰ مراتب شرب میں ترقی بخشے —— (اُمید کہ) معارف آگاہ نے ہم "دُور افتادوں" کو فراموش نہ کیا ہوگا —— حدیث المرءُ مع من احب کی رو سے ارتباطِ محبت جس قدر ہوتا ہے معیّتِ معنوی بھی اسی قدر ثابت ہوتی ہے —— اُمید کہ ایّام مفارقت کے طول نے "نسبتِ سابق" میں کوئی خلل نہ پیدا کیا ہوگا، بلکہ ارتباطِ محبت اور قوی تر ہوگیا ہوگا۔ دوستوں سے یہی توقع ہے کہ نسبتِ مذکورہ بیش از بیش ہوگئی ہوگی۔ اس "فقیر" کو اس جماعت کے افراد سے جو حضرت "قطب المحققین" "قدوۂ خدا طلبان" حضرت ایشان (حضرت

---

[1] آپ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے خلفاء میں سے ہیں، کافی عرصہ خانقاہ سرہند میں قیام کر کے اپنے پیرومرشد سے فیوض و برکات حاصل کئے۔ حضرت مجددؒ جب ان کے سامنے معارف بیان فرماتے، تو اُن کو خوش کر آتے اور لکھے جاتے تھے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ خوش طبعی کے طور پر فرمایا کرتے تھے، کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ اسرار و معارف مولانا طاہر پر وارد ہوئے ہیں، اور میں ان کا ترجمان ہوں۔ حضرتؒ نے تعلیم طریقت کی اجازت دیکر جونپور روانہ کر دیا تھا۔ (ماخوذ از زبدۃ المقامات)۔

۱۱ رجب المرجب ۱۰۴۳ھ کو جونپور میں وفات پائی، اور وہیں آپ کا مزار ہے (نزہۃ الخواطر جز خامس، حکیم سید عبدالحئیؒ)۔

Marfat.com

مجدّد الف ثانیؒ) کے شرفِ صحبت سے مشرّف ہوئی ہے، کچھ علیحدہ ہی قسم کی محبت ہے
یہ حضرات مجھے بالکل منفرد حیثیت میں نظر آتے ہیں، یہ سب سے ممتاز ہیں، اسلئے کہ
یہ لوگ آئینہ ہائے محبوب ہیں، اور اُن مرحوم کی جو آنکھوں سے اوجھل ہوگئے ہیں نشانی ہیں
—— محبوب کے خدام محبوب کی عدم موجودگی میں خاص طور پر محبوب و مرغوب ہوتے ہیں،
عشاق و شیفتگان کی نظروں میں اس جماعت کی بڑی قیمت ہے —— ہر چند یہ جماعت
"بے پرواہ" ہو، اور لوازم ارتباط سے دُور ہو، مگر ہم کو تو بہت ہی عزیز ہے ——
ان کی خدمت اور محبت ہم پر لازم ہے۔ بہر کیف —— دُعا سے غافل نہ ہوجئے، اور
توجہ فرمایئے، تاکہ کل بروزِ قیامت زمرۂ محبان و خادمان حضرت مجدّد الف ثانیؒ
میں ہم سب یکجا محشور ہوں ....
رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔[ع]

مکتوب (۹۲) شیخ حمید کے نام :——

محبت آثار شیخ حمید دُعا و سلام —— اپنے احوال لکھنے سے غافل نہ ہو،
ادائے طاعات و عبادات میں خوب مشغول رہو، خدمتِ مولیٰ میں کمرِ ہمت کو اچھی
طرح باندھ لو —— آج کا دن کام کا دن ہے، کل کا دن اُجرت کا دن ہے ——
وقتِ کار میں منتظرِ اُجرت ہو بیٹھنا دراصل اپنے آپ کو اُجرت سے باز رکھنا ہے ——
ادائے خدمت میں لذات کے درپے نہ ہو —— اگر لذت دیں تو نعمت ہے، نہ دیں تو

ع اے اللہ! ہمارے لئے نور کامل کرے، اور ہمیں بخش دے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔۱۲

Marfat.com

دامنِ اطاعت کو ہاتھ سے نہ چھوڑو ــــــ بندگی سے مقصود وہ محنت و مشقت ہے جس میں نفس و خواہش کی مخالفت ہے، نہ کہ وہ عیش و راحت جس کے ہوا و ہوس متمنی ہیں ــــــ وہ لذت و راحت جو "اس طرف" سے عطا کی جاتی ہے چیز ہی دوسری ہے، نفس و ہوا کا اس میں بالکل دخل نہیں ہوتا۔ ۔ ۔ ۔

لیکن وہ لذت چونکہ ایک عطیہ ہے، اس لئے طاعات کو اس کے نہ ملنے کی حالت میں موقوف نہیں کرنا چاہیئے ــــــ تحصیلِ طاعات میں جان و دل سے کوشش کریں، اور اُمیدِ نجات رحمتِ الٰہی سے وابستہ کریں، طاعات کو بھی اسی کی رحمت کا اثر و نتیجہ سمجھیں، اور اُسی کی توفیق کی جانب اس کو منسوب کریں، اپنے "حول و قوۃ" کو اس معاملہ میں بالکل دخیل نہ قرار دیں، تکبر و عُجب سے برطرف رہیں، اگر کبھی "حول و قوۃ" کو اپنی طرف عائد ہوتا دیکھیں (حول و قوۃ کو اپنی ذاتی چیز سمجھیں) تو اس بات پر نادم و مستغفر ہوں ۔ ۔ ۔ اطاعت بھی کریں، اور ساتھ ہی ساتھ استغفار بھی کرتے رہیں، اور اپنی اطاعت کو "شایانِ درگاہِ قدس" نہ جانیں ــــــ یہ ندامت اور یہ استغفار رفتہ رفتہ "دیدِ حول و قوۃ" (عُجب و تکبر) کا علاج کر دینگے، اور اعمال کو قابلِ قبول بنا دینگے ــــــ ایک بزرگ نے کہا ہے، کہ:۔ (نیک) "عمل کر، اور استغفار کر" ــــــ طریقۂ بندگی یہی ہے ــــــ اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجیٰ عندی من عملی ــــــ ۵

دادیم تُرا ز گنجِ مقصود نشاں
گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

والسّلام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Marfat.com

مکتوب (۹۸) مولانا حسن علی کے نام :۔۔۔۔۔۔

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ الدعوات سعادت آثار برادرم مولانا حسن علی کو واضح ہو کہ یہاں کے فقرا بحمد اللہ عافیت سے ہیں ۔ احباب دُور افتادہ کی خیریت مطلوب ہے ۔۔۔۔ چاہیئے کہ تم حالات لکھتے رہا کرو، اپنے اوقات کو معمور رکھو اور اہم امور میں صرف کیا کرو ۔۔۔۔ سرًّا و علانیۃً خوف و تقویٰ کے ساتھ رہو ۔۔۔۔ قوتِ جوانی کو طاعات میں مشغول رکھو، شب زندہ داری کو غنیمت سمجھو۔ "شبہائے تاریک" کو اذکار، افکار، گریہ وزاری "تذکرِ ذنوب" اور فکرِ گور و قیامت سے منوّر رکھو ۔۔۔۔۔ حتی الامکان عمل سنّت کو ہاتھ سے نہ دو، بدعت اور بدعتی سے اجتناب کرو، اور کوشش کرو، کہ "دوامِ حضور مع اللہ" "بے مزاحمتِ اغیار" حاصل ہو جائے ۔۔ ۔۔ حاصل کلام یہ ہے، کہ اگر نجات مطلوب ہے، تو اللہ تعالیٰ کی مرادات کو اپنی مرادات پر ترجیح دو، اور اپنے آپ کو تمام منتسبات سے خالی سمجھو ۔۔ ۔۔ ۔۔ طریقۂ بندگی یہی ہے ۔۔۔۔ اِنَّہٗ مُیَسِّرٌ لِکُلِّ عَسِیْرٍ وَھُوَ مَا یَشَاءُ قَدِیْرٌ وَبِالْاِجَابَۃِ جَدِیْرٌ ۔۔۔۔ اُمید، کہ اس "بے حاصل" کو دُعائے سلامتی ایمان سے یاد رکھو گے ۔۔۔ غائبانہ دُعا قبولیت سے بہت قریب ہوتی ہے ۔

مکتوب (۹۹) خواجہ محمد فاروق کے نام :۔۔۔۔۔۔

(ترغیب تحصیل معرفت وضبط اوقات میں)

مخدوما! ۔۔۔۔ مطلوب اصلی، بنی نوع انسان کی ایجاد سے "تحصیل معرفت صانع" ہے، اور "معروف" میں فنا ہوئے بغیر معرفت حاصل نہیں ہو سکتی ۔۔۔۔۔

Marfat.com

پس ہم جیسے مجبوروں کے لئے ضروری ہے کہ عمر گرامی کو اس دولت (معرفت) کے حاصل کرنے میں مشغول رکھیں، اور اس فانی زندگی میں فنا سے پہلے فانی ہو کر باقی حقیقی کی بقا کی طرف دوڑیں، افسوس کہ جو کچھ انسان سے طلب کیا گیا ہے اس کو انجام نہ دے اور امور دیگر میں مشغول ہو، نیز اس چیز کی تعمیر کے پیچھے پڑے جس کی تخریب مطلوب ہے اور سرمایۂ وقتِ عزیز کو لذاتِ فانیہ کے حصول میں مصروف کرے ـــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "اِیَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ" یعنی عیش و عشرت کی زندگی سے بچو، اس لئے کہ اللہ کے خاص بندے عیش و عشرت کے متوالے نہیں ہوا کرتے۔ کمال خجالت کی بات ہے کہ انسان اس "مہلتِ قلیلہ" میں مطلوب اصلی کو ـــــ اس کی دعوت کے باوجود ـــــ آغوش میں نہیں لاتا، اس کو لبیک نہیں کہتا، اور عذاب "بُعد و حجاب" میں جو بدتر از عذاب جحیم ہے، اپنے آپ کو ڈالتا ہے، اور لذاتِ قرب و وصال سے بھاگتا ہے ـــــ فیا ویلتا علی من اعرض عن اللہ ویا حسرتا علی من فرط فی جنب اللہ ـــــ (اچھی طرح سمجھ لو، کہ) دوبارہ دنیا میں آنا نہیں ہے ـــــ من کان فی ھٰذہٖ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی واضل سبیلا ـــــ (جو شخص اس دنیا میں بے بصیرت رہا، وہ آخرت میں بھی بے بصیرت اٹھے گا، اور وہ حد درجہ گمراہ ہے) ـــــ ۵

ترسم کہ یار از من نا آشنا بماند

تا دامنِ قیامت ایں غم بجا بماند

الغرض کام کرنا چاہیئے، گفت و شنود سے کوئی راستہ نہیں کھلتا ـــــ امید کہ اس دور از کار کے لئے وہاں کے صلحا سے توجہ اور دعا کی درخواست کرو گے۔ والسلام۔

Marfat.com

مکتوب (۱۰۰) مرزا لطف اللہ کے نام:۔۔۔۔۔۔ (نصائح)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔۔۔ الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔۔۔ صحیفۂ گرامی کے ورود سے مشرف ہوا ۔۔۔ کیسی اچھی نعمت ہے کہ عنفوانِ جوانی اور زمانۂ عیش و کامرانی میں محبتِ مطلوبِ حقیقی، سویدائے قلب میں نمودار ہوجائے، اور عشقِ محبوبِ ازلی، جبینِ رُوح سے آشکار ہو ۔۔۔ اللہ والوں اور درویشوں سے محبت رکھنا اس محبتِ حقیقی کا اثر ہے، اور ان سے محبت رکھنا، محبتِ حق کی بیّن دلیل ہے ۔۔۔ پیر انصار قدس سرہٗ فرماتے ہیں، کہ: "اے اللہ! تونے اپنے دوستوں کے ساتھ عجیب معاملہ کیا ہے، کہ جس نے اُن کو پہچانا، تجھ کو پایا، اور جب تک تجھ کو نہ پایا، اُن کو نہیں پہچانا" ۔۔۔ اس گروہ سے محبت رکھنے والا ابھی اس گروہ کے ہمراہ ہے ۔۔۔ حدیث: "المرءُ مع من احبّ" کو سنا ہوگا۔

اے سعادت آثار! اس "موسمِ جوانی" اور فراغتِ حال کو غنیمت جانو، اور قوتِ شباب کو مولائے حقیقی کی اطاعت میں صرف کرو ۔۔۔ کام کا زمانہ یہی زمانہ ہے ۔۔۔ "بر تقدیر حیات و فراغ یہ" "وقتِ پیری و سستیٔ قویٰ" میں کیا کام ہوسکتا ہے ۔۔۔ حدیث شریف میں آیا ہے، کہ: سات (قسم کے) آدمی ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں ایسے وقت میں رکھے گا، جبکہ اُس کے سایے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا ۔۔۔۔۔ (وہ سات قسم کے اشخاص یہ ہیں) ۔۔۔ (۱) امامِ عادل۔ (۲) وہ جوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی میں نشوونما پائی ہو۔ (۳) ایسا شخص جس کا دل مساجد میں اٹکا رہتا ہو۔ (۴) ایسے دو آدمی جو اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہوں، اسی الٰہی محبت پر مجتمع ہوتے ہوں، اور اسی پر اپنے اپنے گھر جانے کے لئے علیحدہ ہوتے ہوں۔ (۵) ایک وہ شخص

Marfat.com

جس کو صاحبِ منصب و جمال عورت دعوتِ بدکاری دے، اور یہ شخص (انکار کرکے) کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ (۶) وہ شخص جو (زیادہ تر) صدقہ پوشیدہ طریقے پر کرے حتیٰ کہ داہنے ہاتھ سے جو دیا اُس کا علم بائیں ہاتھ کو بھی نہ ہونے دے۔ (۷) وہ شخص جو اللہ کو خلوت میں یاد کرے، اور اُس کی دونوں آنکھیں بہہ پڑیں۔ (رواہ البخاری ومسلم وغیرہما)

کوشش کرو، کہ (اخیر کے) پچھلے اعمالِ خیر پر قائم رہو، اور یہ "نیابتِ امام" عدالت پر بھی مستقیم رہو ـــــ یہ بات اچھی طرح جان لو کہ ہمارے بزرگوں کے طریقے کا حاصل اتباعِ سنت، اجتناب از بدعت اور جنابِ قدس سبحانی میں "وصفِ عجز و نیستی" کے ساتھ "دوامِ توجہ و نگرانی" ہے ـــــ حتیٰ کہ ماسوا سے انقطاعِ تام حاصل ہو جائے، نیز تمام اشیاء سے تعلقِ علمی و حُبّی ختم ہو اور ماسوا کی غلامی سے آزادی مل جائے ـــــ نہ ماسوا کی خوشی سے خوش ہو، اور نہ اس کی غمی سے غمگین ـــــ نیز دل کو مطلوبِ حقیقی کے ساتھ "حضور و آگاہی" اس قدر ہو، کہ "غیبت" اُس کے بعد نہ ہو ـــــ وہ "حضور" کہ اس کے بعد غیبت ہو، اکابر کے نزدیک معتبر نہیں ہے ـــــ جب تک "حضور و آگاہی" اِس طرح کا ملکہ اور وصفِ ذاتی نہ بن جائے جس طرح سمع، صفتِ سامعہ ہے۔ اور بصر صفتِ باصرہ ہے، اُس وقت تک یہ نسبت شریفہ متصور نہ ہوگی۔ ۔ ۔ ۔ ۔

میں نے (فقط) بزرگوں کے طریقے کا حاصل بتایا ہے، حقیقت تو اس گفتگو سے بالاتر ہے۔ یہ ایسا بھید ہے، کہ اس کی تعبیر اس قسم کی عبارات سے مشکل ہے ـــــ من لم یذق لم یدر (جس نے اس کا ذائقہ نہیں چکھا، اُس نے اس کو نہیں جانا) ـــــ ان معانی کا معلوم کرنا "ذوق و وجدان کے ساتھ ساتھ "بے طول صحبتِ اکابر" دشوار ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔

والسلام ـــــ

Marfat.com

مکتوب (۱۰۲) احباب اکبر آباد (آگرہ) علی الخصوص میر محمد نعمان[1] اکبر آبادیؒ کے نام:۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ ——— امّا بعد!۔ یہ تحریر ایک "تذکار" ہے، اس خستۂ دل افگار کی طرف سے خرد مند احباّ کے لئے ——— فاعتبروا یا اولی الابصار ——— جاننا چاہیے کہ آفرینش انسان سے مقصود، تحصیل معرفت حق ہے معرفت میں لوگ تفاوتِ استعدادات کی بنا پر مختلف ہیں ——— بعضہا فوق بعض ——— ہر ایک نے اپنے عرفان کے مطابق اس معاملے میں گفتگو کی ہے، لیکن جو بات صوفیاء کے یہاں متفق علیہ اور قدرِ مشترک کے طور پر ہے، نیز جو مدارج قرب میں لابد ضروری ہے، وہ یہ ہے کہ "معروف" میں فنا ہوئے بغیر معرفت ظہور پذیر نہیں ہوتی۔ ؎

ہیچ کس را تا نگردد او فنا
نیست رہ در بارگاہِ کبریا

---

[1] میر محمد نعمان اکبر آبادی = آپ فرزندوں کے بعد حضرت مجدد الف ثانیؒ کے پہلے خلیفہ ہیں ——— آپ کے والد کا اسم مبارک سید شمس الدین یحییٰ تھا، جو میر بزرگ کے نام سے مشہور تھے ——— میر محمد نعمان کی ولادت بمقام سمرقند ۹۷۷ھ میں ہوئی۔ عالم رویا میں حضرت امام اعظمؒ کے ارشاد کے مطابق آپ کا نام نعمان رکھا گیا ——— بچپن سے آپ پر آثارِ درویشی نمایاں تھے، فقراء و مشائخ کی خدمت میں جایا کرتے تھے، ہندوستان آئے تو یہاں بہت سے درویشوں سے ملے، یہاں تک کہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ نقشبندی دہلویؒ کی خدمت میں دہلی آئے، اور اُن کے الطافِ بے پایاں کو دیکھ کر طریقۂ نقشبندیہ میں داخل ہو گئے ——— حضرت خواجہؒ نے جب حضرت مجددؒ کو بیعت و ارشاد کی اجازت دی، اور اپنے مریدین کو آپ کے سپرد کر دیا، تو ان میں آپ بھی تھے ——— (بقیہ صفحہ ۱۳۷ پر)

Marfat.com

پس یارانِ ہوشمند کے لئے ضروری ہے، کہ "حاصلِ کار" اور "نقدِ روزگار" ... اچھی طرح غور و تامل فرمائیں، جس کسی کو معرفت مذکورہ حاصل ہے فطوبیٰ لہ ولبشریٰ لہ (اس کے لئے خوش خبری ہے) اُسے چاہئے، کہ اس "حاصل" کو امور غیر حاصل میں صرف کرے ... جس کسی کے لئے معرفت کا راستہ نہیں کھولا گیا، اور اس "دولت" کی طلب کا درد نہیں دیا گیا فالویل لہٗ کل الویل (اس کے لئے بڑی خرابی ہے) کیونکہ جو کچھ اس کی خلقت و پیدائش کا مقصود تھا اس نے ادا نہیں کیا، اور اس دنیا میں جو چیز اس سے طلب کی گئی تھی اُس کو انجام نہیں دیا، خواہشات و لایعنی امور میں اس نے سرمایۂ عمرِ گرامی کو صرف کر دیا، اور اپنی استعداد کی زمین کو باوجود اسباب حاصل ہونے کے بیکار چھوڑ دیا ...

(صـ۱۳۶ کا بقیہ حاشیہ) جب یہ حضرت مجددؒ کی خدمت میں پہنچے، تو حضرتؒ نے فرمایا، کہ :۔ تم ہمارے ہی ہو، لیکن کچھ دنوں ہمارے پیر و مرشد کی خدمت میں اور رہو۔ حضرت خواجہؒ کے انتقال کے بعد حضرت مجددؒ دہلی تشریف لائے، تو میر صاحب نے آپ کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا، جس میں اپنی شکستہ دلی، بے نصیبی، اور بے استعدادی کا ذکر تھا، اور یہ بھی تحریر تھا کہ میرے پاس بجز اس کے اور کوئی وسیلہ نہیں، کہ میں حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے ہوں ۔۔۔۔ حضرت مجددؒ پر اس عریضہ کے مطالعہ سے رقت طاری ہوئی، اور فرمایا :۔ میر! گھبراؤ نہیں ۔۔۔۔ الغرض میر موصوف کو بھی ہلا سرہند لے گئے۔ یہ سالہا سال آستانۂ مجددیہ پر مقیم رہے، اور مقاماتِ عالیہ سے سرفراز ہوئے، بالآخر اجازت دے کر برہانپور بھیج دیا گیا۔ میر صاحبؒ دو دفعہ بعض وجوہ کی بنا پر شہر برہانپور سے چلے گئے، تیسری مرتبہ پھر برہانپور ہی کے لئے مامور فرمایا گیا ۔۔۔۔ اس دفعہ جب آپ برہانپور تشریف لائے، تو رنگ ہی دوسرا نظر آیا۔ آپ کی مجلس میں عجیب کیفیات کا ظہور ہوا۔ (بقیہ صـ۱۳۸ پر)

Marfat.com

بیان کرتے ہیں کہ استاد ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے بوعلی دقاق قدس سرہ کو بعد وفات خواب میں دیکھا کہ بہت بیقرار ہیں اور رو رہے ہیں۔ دریافت کیا:—
جناب عالی! بیقراری کا کیا سبب ہے؟ شاید آپ دنیا میں واپس جانا چاہتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا:— ہاں! چاہتا ہوں، مگر برائے مصلحت دنیا نہیں، اور نہ اس لئے کہ وہاں مجلس آرائی کروں، بلکہ اس لئے کہ وہاں پہنچ کر کمر باندھوں، اور عصا ہاتھ میں لوں اور تمام دن ایک ایک دروازے پر جا کر عصا اور کھڑکیوں سے دروازے کو کھٹکھٹا کر لوگوں کو بلا کر کہوں کہ اے لوگو! ایسی غفلت اختیار نہ کرو، تم یہ نہیں سمجھتے کہ کس ذات سے غافل ہوئے بیٹھے ہو۔ ؎

صاحب خانہ دہم آواز ۔ کہ بیچ ماند از ہمہ باز
عمر بگزشت در پریشانی ۔ سنگر گرچہ باز میانی

(ص ۱۳۷ کا بقیہ حاشیہ) بہت سے اشخاص سلسلۂ نقشبندیہ میں داخل ہوئے، اور کتنے ہی برکار صلاح و تقویٰ کے لباس سے آراستہ ہو گئے۔ صاحب زبدۃ المقامات مولانا محمد ہاشم کشمیؒ نے آپ ہی کی رہنمائی سے حضرت مجددؒ سے شرف بیعت حاصل کیا۔ اگرچہ آپ نے علوم ظاہری کی تحصیل کم کی تھی لیکن حضرت مجددؒ کے علوم و معارف سمجھنے کی خاص اہلیت رکھتے تھے۔ خود حضرت مجددؒ نے آپ کے فہم خداداد کی تعریف کی ہے۔ مکتوبات مجددیہ میں بہت سے مکاتیب آپ کے نام ہیں (ماخوذ از زبدۃ المقامات)۔— آپ نے اکبر آباد (آگرہ) میں بقول صاحب تذکرۃ العابدین ۱۰۵۸ھ میں وفات پائی—— لیکن تاریخ محمدی (رضا لائبریری رام پور) میں ۱۸ صفر ۱۰۵۹ھ تاریخ وفات بتائی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے۔ قیل انہ مات فی ۱۰۶۱ سنہ— یعنی بعض نے ۱۰۶۱ھ تاریخ انتقال بتائی ہے
(بقیہ ص ۱۳۹ پر)

Marfat.com

پس ہم جیسے "مہجوروں" پر لازم ہے، کہ عمرِ گرامی کو ایسے معانی میں صرف کریں، اور اس زندگیِ فانی میں "حکمت وصول الی اللہ" کو چاہیں، جیسی سنت صاحبین و بعثت عاشقین سے اس متمہ کا بیان، اور اس حدیث کی تفسیر کریں، اس حکمتِ عملی کی طلب میں جان و دل سے کوشش کریں، اور جہاں کہیں سے اس کی کوئی خوشبو مشامِ جان میں پہنچے۔ وہاں جائیں ـــ چاہیے "دستِ مجمع" اس گنجینے کے نقد سے خالی ہی رہے، لیکن اس کی طلب سے، اور اس کی گمشدگی کے درد سے فارغ نہ رہیں، اور متمّمِ دین کے جرگے سے باہر رہیں، کسی نے کیا اچھا کہا ہے:

بجہ مشغول کنم دیدہ و دل راکہ مدام
دل ترا می طلبد، دیدہ ترا می خواہد

والسلام

مکتوب (۱۰۰) محمد فاروق، والا خواجہ عبدالغفور سمرقندی کے نام:

برخوردار سعادت آثار ـــ دعا ـــ چاہیے کہ تم علومِ دینیہ میں کوشش بلیغ کرو، اس بات کی بھی سعی کرو کہ عمل علم کے مطابق ہو جائے۔ ناجنس، اہلِ تفرقہ اور اہلِ بدعت کی صحبت سے بچتے رہو، اپنے باطن کو "نسبت ماخوذہ" کے ساتھ معمور رکھو، اس کے دوام کی کوشش کرو، اور جو چیز منافی دوام ہو، اس سے

(صفحہ ۱۴۳ کا بقیہ حاشیہ) تاریخ محمدی میں فوت امیر نعمان عالی۔ اور فوت امیر نعمان سامی مادہ تاریخ وفات ہے جس سے ۱۰۶۵ھ برآمد ہوتے ہیں۔ نزہۃ الخواطر جلد ۵، اور ذخیرات الاخبار مولانا مولوی محمد حسن صاحب بہا تذکرہ ... ۱۰۶۵ھ تاریخ وفات ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

Marfat.com

دور حاصل کرو ـــــ کیا اچھی نعمت ہے یہ کہ ظاہر احکامِ شرعیہ سے آراستہ اور باطن نسبتِ صوفیہ سے آباد ہو ـــــ اپنے برادرِ کلاں کی صحبت کو غنیمت سمجھنا، اُن کی مجلس میں اپنی مشغولیت رکھنا، اور جس طریقے پر وہ رہنمائی کریں، حتی الامکان اُس کا لحاظ رکھنا ـــــ اپنے حالات برابر لکھتے رہنا، اور نسبت فقراء پر قائم رہنا ـــــ والسلام

مکتوب (۱۰۹) خواجہ محمد فاروق کے نام :- ـــــ (اس حالت کی تفصیل میں جو قیامت، موت، اور نوم میں ظاہر ہوتی ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـــــ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ

بالکریم وعلیٰ من تبعہ فی سلوک المنہج القویم ـــــ سُنا گیا ہے، کہ تم تمام اوقات میں کوشش بلیغ کرتے ہو، اور حتی الامکان امورِ لایعنی میں مشغول نہیں ہوتے ـــــ اللہ کا شکر ہے ـــــ کتنی عجیب نعمت ہے، کہ ایامِ جوانی میں اور اسباب کامرانی کے ہوتے، جنابِ قدس کی جانب توجہ رکھتے ہوئے "جمعیتِ اوقات" میں کوشش کر رہے ہو، اس نعمتِ عظمیٰ کا شکر بجا لاؤ، اور اس نعمت کو اور زیادہ کرنے کی کوشش کرو ـــــ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ـ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ـ (تم شکر ادا کرو گے، تو میں تمہارے لئے نعمت اور زیادہ کروں گا)۔

ـــــ جاننا چاہیئے، کہ "جمعیتِ صوری" جو ظاہر سے وابستہ ہے، اُس "نسبتِ معنوی" کا اثر ہے، جو نصیبۂ باطن ہے، یہ لازم نہیں ہے کہ نسبتِ باطن پورے طور پر ظاہر پہ جلوہ گر ہو جائے ۔ اس لئے کہ "نسبتِ باطن" بمنزلۂ محبوب ہے، اور "مظاہر" محب کی مانند ہے، اور محبوب اقید محب میں مشکل ہی سے آتا ہے ۔ کرشمہ و ناز لازمۂ محبوب ہے ......

Marfat.com

عاشق بیچارہ جس قدر محبوب کا شائق و شیفتہ ہوتا ہے، محبوب اسی قدر ناز بڑھاتا ہے۔ عجیب معاملہ ہے کہ ظاہر باطن کی جتنی خدمت کرتا ہے اور اس کی ترقی میں جتنی سعی جمیل ملحوظ رکھتا ہے، باطن اتنا ہی زیادہ اس سے بیگانہ ہوتا رہتا ہے، اور آغوشِ ظاہر سے دور ہوتا جاتا ہے۔

طاعات و مجاہدات ظاہری "حسن و طراوت باطن" کے زیادہ کا سبب ہیں اور ظاہر کے مجاہدات سے باطن کا وصفِ محبوبی ــــ کہ ناز و استغنا اس کے لوازم سے ہیں ــــ کمال کو پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انتہا میں جا کر نسبتِ باطن "ادراک" سے بھی دور ہو جاتی ہے۔
ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ: نسبتِ باطن جتنی بھی مجہول ہو زیبا تر ہے ــــ
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مقولہ ہے: العجز عن درک الادراک ادراک ــــ (ادراک کی دریافت سے عاجز رہنا بھی ادراک ہے) ــــ ظاہر کا یہ "تعطش و نایافت" اُس وقت تک ہے جب تک "کارخانۂ ظاہر" قائم ہے، جب ظاہر میں خلل واقع ہوگا، اور اس کے کوچ کی ندا بلند ہوگی، باطن میدان خالی پا کر بصد آب و تاب بے پردہ جلوہ گستر ہو جائے گا...... اس لئے کہ باطن کا پردہ تو اس نسبتِ ظاہر سے تھا، جو کوچ کر گئی ــــ اور چونکہ موت، مقدماتِ قیامت سے ہے، اس لئے اس وقت جو کیفیت رونما ہوتی ہے وہ بھی اتم و اکمل نیز "ظلیت" سے دور، اور "اصالت" سے نزدیک تر ہوتی ہے ــــ چونکہ نیند کو موت کے ساتھ "اخوت و مناسبت" ہے اس لئے بعضے خوش نصیبوں کو نیند کے عالم میں ایسی حالت رونما ہوتی ہے جو حالتِ موت کے مشابہ ہوتی ہے، اور حالتِ بیداری پر تفوق رکھتی ہے۔ ع

"زہے مراتب خوابے کہ بہ ز بیداریست"

Marfat.com

اس معاملہ کی تفصیل اس حقیر نے ایک دوسری تحریر میں کی ہے، وہاں دیکھ لینا۔

جب "برزخ صغری" کا معاملہ انجام کو پہنچے گا، اور "برزخ کبری" نمودار ہوگا نیز اجزائے منتشرہ اور "عظام رمیمہ" کو جمع کریں گے، اور معاملہ خلل ونقصان سے پاک وصاف ہوجائے گا۔ اس وقت "دولت قرب" بالاصالۃ بدن عنصری کو حاصل ہوگی، اور بدن اس آیت کریمہ کا مصداق ہوجائے گا۔ نُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین (ہم چاہتے ہیں کہ نعمت فراواں دیں ان لوگوں کو جو ضعیف کردیئے گئے ہیں زمین میں، اور پیشوا کریں ہم اُن کو، اور وارث بنائیں) اس "بدن نامُراد" کو جس نے دنیاوی شدائد جھیلے تھے ایذائے خلق برداشت کی تھی، جو اوامر ونہی کے بوجھ کے نیچے دبا رہا تھا، اور پھر تلخی مرگ چکھی تھی، بعدہٗ "خاکساری گور" سے واسطہ رکھا تھا، آتش فراق اور سوزش اشتیاق سے جلا تھا ___ بصد خوبی وناز، خلائق کے بھرے مجمع میں سریر سلطنت پر بٹھادیں گے اور کمال عزت وجاہ کے ساتھ "لطائف عالم امر" کا امام وپیشوا بنادیں گے۔ برخلاف معاملہ دنیاوی کے، کہ یہاں پر "باطن" معاملات قرب میں اصل ہے، اور ظاہر اس کا تابع ہے ___ یہ بات نہیں ہوگی کہ باطن سے نسبت سلب کرکے ظاہر کو دے دی جائے گی ___ نہیں ___ بلکہ صورت یہ ہوگی کہ باطن بدستور سابق متمکن و قادر رہے گا، البتہ ظاہر کو ایسا قرب عطا کریں گے، کہ باطن باوجود اپنی شان وشوکت کے ظاہر کے تابع ہونے کی آرزو کرے گا، اور اپنی نسبت کو اُس (ظاہر) کی نسبت کے پہلو میں محو دیکھے گا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Marfat.com

مکتوب (۱۱۱) مولانا محمد صدیقؒ پشاوری کے نام

بسم اللہ حامدًا للہ تعالیٰ ومصلیًا علی رسولہ الکریم ـــــ صحائف گرامی پے بہ پے پہنچے، خوشوقت کیا، صد شکر کہ یادِ فقرا سے غافل نہیں ہو، اور نظر ہمت کو ایک مطلوب پر جما لیا ہے ...... تم نے اکثر خطوط میں خوف خاتمہ کے غلبہ کو لکھا ہے

مخدوما! ـــ یہ تو ایسا غم ہے، کہ "تا لب گور" ہمراہ ہے کسی مسلمان کو اس غم سے خالی نہیں رہنا چاہیے، تھوڑا ہو یا بہت، ہونا چاہیے ـــ جس کا یہ غم زیادہ ہے اس کے کمال ایمان کی علامت ہے، تم اس نعمت کا شکر بجالاؤ ـــ لئن شکرتم لأزیدنکم ـــ

تم نے لکھا تھا کہ حصولِ ایمان کامل کے بارے میں کوئی بشارت حاصل نہیں ہوئی ـــ خدا کا شکر ہے کہ تم سوالِ ایمان کامل کی بشارت حاصل کر چکے ہو، جیسا کہ تم نے لکھا تھا کہ میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے التجا کرتا تھا، کہ وہ مجھے "ذرّہ ایمان" نصیب کرے۔ الحال اس بیماری میں جو ماہ رمضان میں تم کو لاحق ہوئی تم کو الہام ہوا کہ ہماری درگاہ میں کوئی کمی نہیں ہے، تم ایمانِ کامل کو مانگو ـــ کریم جب کسی ایسی چیز کے سوال کی دلالت کرتا ہے، جو اس کے پاس ہے۔ تو یہ امر اس کے عطا بخشش کی دلیل ہوا کرتا ہے (یوں اگر

لے مولانا خواجہ محمد صدیق پشاوری۔ آپ حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے قدیم خلفاء میں سے ہیں۔ آپ کو خلافت دے کر پشاور بھیجا گیا، وہاں قبولیتِ عامہ نصیب ہوئی۔ بہت سے لوگ آپ کے طفیل گمراہی کے بھنور سے نکل کر نجات کے ساحل پر پہنچے ـــ اور بہت سوں نے آپ سے خلافت حاصل کی۔

(روضۃ القیومیہ رکن دوم

Marfat.com

بنظرِ تحقیق دیکھو تو) بشارت صحیح بھی ہو، تو چونکہ قطعی نہیں، نہ بذریعہ وحی نہیں، اس لئے نفس کا ابہام باقی ہے، اور خوف دامنگیر ہے...... تم نے (اپنے مرید) صوفی محمد شریف کی گستاخیوں کو بار بار لکھا ہے......

مخدوما! ــــ اس نے جو کچھ بھی بے ادبی اور بے ادائی کی ہے، تنہا تمہارے ساتھ نہیں کی، اس سلسلے کے تمام بزرگوں کے ساتھ کی ہے، تم اس کے پیر ہو، اور اس سے آزردہ ہو تو تم کو پھر اس سے کیا تعلق رہا ــــ "قوت انتقامیہ" فقیر کے اندر کم ہے، بس دو باتیں رہ دے، غیرت اس کو بھی (علیحدہ) رکھ دی ہیں، اگر قبول ہو تو بہتر ہے، ورنہ وہ جانے اور اس کا کام ــــ تم نے یہ بھی دریافت کیا ہے کہ فقیر کے اندر "بے حلاوتی" کا شعور "علو ہمت" کی بناء پر ہے، یا "قصورِ استعداد" کی وجہ سے!......

مخدوما! ــــ نسبتِ باطن جس قدر بلند ہوتی جاتی ہے، زیادہ مجہول ہوتی جاتی ہے، ظاہر کو "بے حلاوت" رکھتی ہے، اس لئے کہ ظاہر باطن سے "بعید و بیگانہ" ہو جاتا ہے، عارف جتنا معرفت کے اندر اعلیٰ ہو گا، یہ کیفیت (بے حلاوتی) زیادہ ہو گی، اور جتنا بھی نزدیک ہو گا، دور تر ہوتا جائے گا ــــ وہی ایک رسی بٹنے والے شاگرد کا قصہ ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے استاد سے کہتا تھا کہ: "میں جتنا زیادہ بٹتا جاتا ہوں، آپ سے دور ہوتا جاتا ہوں" ــــ تم نے لکھا تھا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ "رجوعِ خلائق" کسی شخص کے کمال کی دلیل نہیں ہے! ــــ بیشک ایسا ہی ہے...... جبکہ "قبولِ خلائق" "قبولِ خالق" کی دلیل نہیں...... کیونکہ کبھی باطل کو بھی فروغ حاصل ہو جاتا ہے...... تو پھر یہ رجوعِ خلق، دلیلِ کمال کیسے ہو سکتا ہے؟ ــــ والسلام

Marfat.com

مکتوب (۱۱۴) شیخ محمد شریف کابلی کے نام :-

بعد الحمد والصلوٰۃ واضح ہو ــــ سنا گیا ہے کہ تم نے اپنے پیر و مرشد مولانا محمد صدیق کو رنجیدہ کر دیا ہے، اُن کی شان میں گستاخیاں اور بے ادبیاں تم سے سرزد ہوئی ہیں اور تمہارے سابق طرزِ عمل میں تغیّر پیدا ہو گیا ہے۔ مولانا تم سے اس درجہ ناراض ہیں، کہ معاملہ "سلبِ اجازت" تک پہنچ گیا ہے ــــ وہ تواضع نیستی اور خدا طلبی جو تم سے ظاہر ہوا کرتی تھی، اُس کے پیشِ نظر یہ اُمور بہت ہی بعید اور محلِ تعجب ہیں ــــ

پیر و مرشد سے جو رشتہ توڑا ہے، اب کس سے جوڑ لگانا ہے؟...... کیا مصیبت ہے رعایتِ حقوق، دُنیا سے بالکل ہی رخصت ہو گئی ــــ جب تم جیسے آدمی سے یہ نالائق حرکات سرزد ہوں، پھر دیگر اہلِ ارادت پر کیا اعتماد رہ سکتا ہے ــــ آئندہ جو بھی رُوحانی نشو و نما حاصل کر کے مخلوق میں مقبول ہو جایا کرے گا، یا اپنے حالاتِ باطنیہ کچھ اچھے محسوس کرے گا، وہ اسی طرح پیر و مرشد سے ترکِ تعلق کر لیا کرے گا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ــــ چاہیئے تو یہ تھا، کہ ان ترقیات کے مشاہدہ کے بعد "رابطہ محبّت" اور "رسوخِ عقیدہ" مرشد کے ساتھ اور زیادہ ہو جاتا، انکساری اور خاکساری کا معاملہ بیش از بیش کیا جاتا، کیونکہ یہ دولتِ رُوحانی، اور یہ "صفا و قبول" مرشد کے ہی انوار و برکات کا صدقہ ہے، نہ یہ کہ گردن کشی اور رعونت کا مظاہرہ ہو......

لہ آپ حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے خلیفہ خواجہ محمد صدیق پشاوری کے خلیفہ ہیں ــــ ان کے پیر و مرشد ان سے ناراض ہو گئے تھے، بالآخر انھوں نے معافی چاہی، اور قصور معاف ہوا۔

(روضہ رکن دوم)

Marfat.com

نفحات میں ایک درویش کا یہ مقولہ نقل کیا گیا ہے کہ :- جو شخص تیرے مرشد کو رنجیدہ کرے، اور تو اس شخص سے اپنے تعلقات اچھے رکھے، تو تجھ سے کتا اچھا ہے" ۔۔۔۔ چہ جائیکہ مرید خود اپنے پیر کو رنجیدہ کرے ۔۔۔۔ تم نے جو کچھ سوچا ہے غلط سوچا ہے جلدی تدارک کرو، اور مولانا کو راضی کرو جس طرح بھی ہو سکے اس کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں ہے۔ اگر مولانا راضی ہیں ہم بھی راضی ہیں، اور ہم بھی ناراض ہیں ۔۔۔ ہماری رضا مولانا کی رضامندی کی فرع ہے۔

ایک شخص نے بیان کیا ہے، کہ تمہارا سرہند آنے کا ارادہ ہے، مولانا کو راضی کئے بغیر تمہارا سرہند آنا بالکل بیکار ہے: یہاں آؤ گے تو پھر پشاور کو واپس ہونا پڑے گا، اور ان کو راضی کرنا ضروری ہوگا۔ جب مولانا لکھدیں گے، کہ ہم فلاں سے راضی ہو گئے اُس کے بعد ہم بھی راضی ہو جائیں گے، خواہ سرہند آؤ یا نہ آؤ یہ جو کچھ لکھا گیا ہے تمہاری بہبودی کے لئے ہے، بُرا نہ ماننا ۔۔۔ ہ

من انچہ شرط بلاغ است باتو می گریم

تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

نصیحت بظاہر کڑوی ہوتی ہے، لیکن سعادت مند وہ ہے، جو اس تلخی کو شکر کی طرح استعمال کرلے، اور حلاوتِ معنوی سے بہرہ ور ہو . . .

مکتوب (۱۴۱) مولانا محمد صدیق پشاوری کے نام :۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔۔۔۔ صحیفۂ گرامی نے خوش وقت کیا ۔۔۔۔ ملا محمد شریف کابلی کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ اب اس کی بہت کچھ اصلاح ہو گئی ہے

Marfat.com

اور اُس نے اپنے پچھلے (غلط) طرزِ عمل کو تبدیل کر دیا ہے، اس صورت میں اس امر کی گنجائش ہے، کہ اُس کی سابقہ غلطیوں کو معاف کر دیا جائے۔ والسلام علیہ وعلیٰ من لدیکم

مکتوب (۱۱۸) مولانا محمد صدیق پشاوری کے نام:

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ — مکتوب مرغوب جو ارسال کیا تھا، پہنچا، خوش وقت کیا — حضرت حق سبحانہٗ طریقۂ مرضیہ میں استقامت نصیب فرمائے، اور وصولِ مطلب ارجمند کے موانع سے محفوظ رکھے — تم نے لکھا تھا کہ حسبِ حکم طالبین کے کام کو سرگرمی سے انجام دے رہا ہوں، کوئی طالب بھی تاثیر سے خالی نہیں رہتا، اکثر طالبین پہلی توجہ ہی میں متاثر ہو جاتے ہیں — الحمد للہ — تم اس نعمت عظمیٰ کا شکر بجالاؤ، البتہ تکبر اور گھمنڈ سے بچتے رہنا — اس ہم کو جو کہ "مقام دعوت" ہے عظیم الشان سمجھنا — اور ہمیشہ اس بات کا اقرار کرتے رہنا، کہ میں کما حقہٗ اس کو انجام نہ دے سکا — طالبین کے حالات کی جانچ پڑتال رکھنا، اور ان پر توجہات بسذول کرنا ایک بڑی عبادت ہے تم اس سلسلے میں مت برتنا — اس کام سے فارغ ہونے اور ادائے حق کے بعد بقدرِ طاقت دوسری طاعتوں "وردِ وذکار" میں مشغول ہوا کرو۔ ان احب عباد اللہ الی اللہ من حبب اللہ الی عبادہ، (اللہ کے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جو اللہ کے بندوں میں اللہ کو محبوب بنائے اور اللہ کی محبت پیدا کرائے) . . . .

مکتوب (۱۱۹) مولانا محمد امین کے نام:

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ — مکتوب مرغوب

Marfat.com

حصول ہو کر باعث مسرت ہوا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تم نے (منجملہ اور باتوں کے) یہ بھی دریافت کیا تھا

ان دو آیتوں کے مفہوم میں تطبیق کس طرح ہو گی ؟ :-

قل کل من عند اللہ (کہہ دیجئے کہ ہر ایک امر اللہ کی طرف سے ہے) -

ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ

فمن نفسک (جو پہنچی تجھ کو نعمت پس وہ اللہ کی طرف سے ہے ۔۔۔۔ اور

جو پہنچی تجھ کو محنت و بلا پس وہ تیرے نفس کی طرف سے ہے) -

(اس کا جواب یہ ہے کہ) سیئات (جس سے اس جگہ بلیات مراد ہیں) کا پیدا

کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے، لیکن یہ بندے کے اعمال بد کی سزا ہے، وہ اپنی بد اعمالی

سے مورد بلاء و مصیبت ہو جاتا ہے ۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

منقول ہے کہ فرمایا :- "جس کسی مسلم کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے حتیٰ کہ کانٹا لگے

یا جوتی کا تسمہ ٹوٹے، یہ اس کے گناہ کی سزا ہوتی ہے، اور اللہ جو معاف کر دیتا ہے

وہ تو بہت ہی زیادہ ہے" ۔۔۔۔ پس "خلق بلا" اور "ایصال بلا" کے لحاظ سے

"قل کل من عند اللہ" فرمایا گیا، اور بندے نے گناہوں کے ذریعہ جو اس

بلا و مصیبت کو کھینچ بلایا ہے، اُس کے لحاظ سے "فمن نفسک" فرمایا، پس

اب کوئی بھی تعارض باقی نہ رہا ۔۔۔۔ بخلاف "حسنہ" کے کہ وہ محض فضل

رب ہے ۔ بندے کے تمام اعمال خیر صرف اُس کے وجود کی نعمت کا بھی بدلہ

نہیں بن سکتے، چہ جائیکہ خدا کی دوسری ان گنت نعمتیں ۔۔۔۔ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :- "لا یدخل الجنۃ احد الا

برحمۃ اللہ قیل ولا انت قال علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

وما انا ـــ (جنّت میں نہیں داخل ہوگا کوئی بھی، مگر اللہ کی رحمت سے ـــ عرض کیا گیا :ـ اور آپ بھی ؟ ـ فرمایا :ـ (ہاں) میں بھی اللہ کی رحمت ہی سے داخلِ جنّت ہوں گا) ـ

جو کچھ بندے کے اچھے اعمال کی جزا میں دنیا و عقبیٰ کی نعمتیں قرآن و احادیث میں ذکر کی گئی ہیں، وہ محض اللہ تعالیٰ کا کرم ہی ہے جو بندے کے عمل کو اس درجہ پر پہنچا دیا ـ سہ

چشم دارم کہ دہد اشکِ مرا حُسنِ قبول
آنکہ دُر ساختہ است قطرۂ بارانی را

مکتوب (۱۲۰) مولانا محمد حنیف کے نام :ـــ

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی ـــ صحیفۂ شریفہ پہنچا ـ باعثِ بہجت و مسرّتِ فراواں ہوا ـ حق تعالیٰ مدارجِ قرب میں ترقیاتِ بے اندازہ عطا فرمائے ......

تم نے (مضامین کے) "مسوداتِ جدیدہ" طلب کئے تھے، اگر توفیق ہوئی تو کسی دوست سے کہوں گا کہ ان میں سے جو حصّہ قابلِ نقل ہو، نقل کر کے تم کو بھیج دیں ......

تم نے جو کچھ اپنے مریدوں کے حالات لکھے ہیں ان سے بہت خوشی ہوئی ـــ تمام احوال سنجیدہ و مقبول ہیں ...... اللہ تعالیٰ ترقیات عنایت فرمائے اور مطلبِ حقیقی تک پہنچائے ـــ چونکہ "ایامِ اعتکاف" ہیں، اور امورِ ضروریہ درپیش ـــ اس لئے کچھ زیادہ تحریر نہیں کرسکتا، ضروری جوابات پر اکتفا کیا گیا ہے ـــ ربّنا

Marfat.com

اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شیء قدیر

والسلام ...

مکتوب (۲۳۲) مولانا محمد صدیق پشاوری کے نام :

مقصود حصول نسبت ہے ۔ اس کا علم ہونا یہ بات علیحدہ ہے ، اگر یہ علم بھی دیا گیا ہے تو بہتر ، ورنہ مضائقہ نہیں ہے ۔ نسبت جب دشواری سے حاصل ہوتی ہے تو اس کی قدر و عزت بھی سمجھ میں آتی ہے ۔ اور جو نسبت جلدی سے حاصل ہوتی ہے تو اس کی چنداں قدر و عزت نہیں ہوتی ... جو بھی اس سلسلہ میں جلدی کرتا ہے تو افسوس ہے ۔ طالب ایسی نہیں قابل ... بھی ہیں ۔ لوگ طلب و سلوک کیا کچھ پاکر نہیں بیٹھے ؟ طلب حق تعالیٰ کو حاصل کرنا زیادہ سعادت کی مستحق ہے ۔ بزرگان دین نے تو بڑی بڑی ریاضتیں و مشقتیں کی ہیں اور عمریں گذار دی ہیں ۔ شعر :

اوحدی شصت سال سختی دید
تا شبی روی نیک بختی دید

حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی نے "عوارف المعارف" میں خوارق و کرامات کے ذکر میں لکھا ہے کہ "یہ خوارق و کرامات" مواہب الٰہی ہیں ، کبھی کسی صوفی کو ... عطا کر دیتے ہیں ، اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک جماعت سے اعلیٰ ایک جماعت ہے اس کے پاس خوارق و کرامات میں سے کچھ بھی نہیں ہوتا ۔" اس کے بعد شیخ الشیوخ نے لکھا ہے کہ : "یہ تمام خوارق و کرامات ذکر الٰہی اور صفائے قلب کے مقابلہ میں کم درجہ ہیں ۔"

Marfat.com

مکتوب (۱۲۸) حافظ عبدالغفورؒ کے نام ۱؎

تم چونکہ فقرائے شکستہ حال سے اللہ کے لئے محبت رکھتے ہو اس لئے امید ہے کہ یہ محبت نتیجہ بخش ثابت ہو اور "کشائش کار" ہو جائے ــــ "درجۂ فنا و بقا" سے پہلے گوناگوں حالات جو بعض طالبین کو اثنائے سلوک میں رونما ہوتے ہیں وہ مقصود نہیں۔ غیر حق ہیں ــــ طالبِ حق کو ماسوی اللہ سے اعراض ضروری ہے تاکہ توجہ پراگندہ نہ ہو جائے ــــ پس جو احوال و کیفیات کا طالب ہے وہ ماسوا میں گرفتار ہے۔ ہاں فنا و بقا مقاصد میں سے ہیں، ان کی تحصیل میں کوشش کرنا اور انکی دریوزہ گری کرنا اہم شئے ہے ــــ کیونکہ ولایت "فنا و بقا" سے ہی عبارت ہے، اور معرفت جو تخلیقِ انسانی کا مقصود ہے، اسی مقام سے وابستہ ہے ــــ وہ ولولۂ شوق اور شعلۂ عشق جو عالمِ مجاز میں ظاہر ہوا کرتا ہے، راہِ حقیقت میں درکار نہیں، حقیقی عشق و محبت کا اُس ذات سے تعلق ہے جو "بے کیف و بے چون" ہے، اسی لئے اس عشق میں بھی (زیادہ تر) "بیچونی" کی کیفیت ہے۔ اسی بناء پر بعض نے اس عشق کو "ارادۂ طاعت" سے تعبیر کیا ہے ــــ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے، کہ محبتِ حقیقی

۱؎ غالباً حافظ عبدالغفور پشاوری مجددی جو حاجی اسمٰعیل پشاوری کے خلیفہ اور شیخ سعدی مجددی لاہوری کے بھی مرید تھے۔ اوّل الذکر مرشد کے لحاظ سے دو واسطوں سے اور آخرالذکر کے لحاظ سے ایک واسطے سے شیخ آدم بنوری کے مرید تھے، بڑے صاحبِ کمال اور جامع صفاتِ حسنہ تھے۔ ۱۴ شعبان المعظم ۱۱۱۶ھ میں وفات ہوئی، مزار پشاور میں ہے۔

(ماخوذ از خزینۃ الاصفیا ص ۶۵۴ تا ۶۵۷)

Marfat.com

"چوں رنگ زمانے لباس میں جلوہ گر ہو جاتی ہے۔ اور گرمی نعرہ وزاری پیدا کر دیتی ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس طرح ظاہر نہیں ہوتی، اپنی بے کیفی کی حقیقت پر ہی قائم رہتی ہے، بلکہ یہ بھی روا ہوتا ہے کہ بعض اوقات محبّت کی نفی محسوس ہوتی ہو، اور فی الحقیقہ محبّت درجۂ کمال پر ہو —— تم نہیں دیکھتے کہ عالم مجاز میں کسی شخص کو کوئی چیز اپنے نفس وذات سے زیادہ محبوب نہیں، جس چیز کو بھی —— مال، بیوی بچوں میں سے، دوست رکھتا ہے، اپنی ذات کے لئے ہی دوست رکھتا ہے، اس کے باوجود اپنے نفس کی محبّت میں اس سے کوئی نعرہ اور کوئی شوق ظاہر نہیں ہوتا —— سب سے زیادہ اپنے نفس وذات سے محبّت ہونے کے متعلق جو میں نے کہا، وہ عالم مجاز کی بات ہے ورنہ عالم حقیقت میں محبوب حقیقی اپنی ذات سے بھی زیادہ محبوب ہوتا ہے ——

فنا اسی محبّتِ حقیقی کا اثر ہے —— ع

گر ایں سودا بجاں بودے چہ بودے

محبّتِ رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی قبیل سے ہے، چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے —— حضورؐ فرماتے ہیں: "لن یومن احدکم حتّٰی اکون احبّ الیہ من نفسہ واھلہ والناس اجمعین او کما قال" (تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک میں اُس کے لئے اُس کے نفس اُس کے اہل وعیال اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب وعزیز نہ بن جاؤں)۔

شیخِ طریقت چونکہ نائب مناب رسُولؐ ہے، اور واسطۂ فیضِ الٰہی ہے —— اس کی محبّت کا بھی یہی عالم ہونا چاہیئے —— والسّلام۔

Marfat.com

مکتوب (۱۳۹) مولانا حسن علی کے نام :—

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ — حضرت حق سبحانہٗ تم کو جادۂ شریعت وسنّت مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر مستقیم و مستدیم رکھے۔ مخدوما! — ہمارے بزرگوں نے عملِ سنّت کو اختیار اور بدعت سے اجتناب کیا ہے، وہ اُمور جو دین میں (غلط طریقے سے) داخل کر لئے گئے ہیں ہر چند باطن کیلئے نافع معلوم ہوں، وہ ان پر عمل نہیں کرتے، اور اتباعِ سنّت کو اگرچہ صورتاً باطن کے لئے سود مند نہ دکھائی دے ہاتھ سے نہیں جانے دیتے .....

والسّلام علیکم وعلیٰ من لدیکم ....

مکتوب (۱۴۰) شیخ علیم[1] جلال آبادی کے نام :—

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ الدعوات — یہاں کے فقراء کے احوال و اوضاع مستوجب حمد ہیں، اُمید کہ احبائے دُور اُفتادہ بھی "منہج صلاح" اور متابعت سیدِ کائنات فخرِ موجودات علیہ افضل الصّلوٰت واکمل التحیات — پر ظاہراً و باطناً مستقیم ہوں گے — متابعتِ رسولؐ کے چند درجات و مراتب ہیں — حضرت قبلۃ الواصلین (حضرت مجدّد الف ثانیؒ) نے مکتوب (۵۴) جلد ثانی میں متابعت کے سات درجے قرار دیئے ہیں۔

پہلے دُو درجے کسبی ہیں کہ اعمالِ ظاہرہ و باطنہ سے تعلق رکھتے ہیں، درجہ سوئم

---

[1] شیخ عبد العلیم جلال آبادی خلیفہ حضرت خواجہ محمد معصومؒ ۔۱۲

Marfat.com

من وجہ کسبی ہے اور من وجہ وہبی، اس لئے کہ مبادی و مقدمات اس کے کسبی ہوتے ہیں، درجۂ چہارم وہبی ہے، لیکن اعتقاد و عمل کو اس کے حصول میں دخل ہے، درجۂ پنجم و ششم اس سے بھی بالاتر ہے، درجۂ ہفتم کے متعلق کیا لکھوں (کہ وہ تو) بالاتر سے بالاتر ہے)۔

والسلام

مکتوب (۱۴۲) محمد کاشف[۱] کے نام :——

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ الدعوات ——— تم نے دوسرا استفسار یہ کیا تھا، کہ وتروں کے بعد سجدہ درست ہے یا نہیں؟——— فقیر نے اس سوال کا جواب اس سے پہلے بھیج دیا تھا، تعجب ہے کہ وہ جواب نہیں پہنچا——— جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ ہمارا عمل اور ہمارے حضرت (حضرت مجدد) کا عمل نہیں ہے علماء نے اس کو منع کیا ہے، نہیں کرنا چاہیئے——— کتاب سنن الہدیٰ میں ہے:——

"صلوٰۃ الوتر کے بعد دو سجدے جو آیۃ الکرسی پڑھ کر بلادِ ہند میں رائج ہیں ان کی کوئی اصل اخبار و آثار سے نہیں ہے، فقہ میں بھی اس کی کوئی روایت نہیں ہے، اہل عرب کا بھی اس پر عمل نہیں، بلکہ شافعیہ اس کی حرمت کے قائل ہیں، اور اکثر حنفیہ اس کو بالکل جانتے تک نہیں، میں نے فقہائے مدینہ سے ان دونوں سجدوں کے متعلق دریافت کیا انھوں نے بھی ان میں کراہت نقل کی ہے" ——— والسلام

---

[۱] خواجہ محمد کاشف کاشغری حضرت خواجہ محمد معصوم کے خلفاء میں سے ہیں، آپ کو خلافت دے کر کاشغر بھیجا گیا۔ (روضۃ القیومیہ)۔

Marfat.com

مکتوب (۱۴۵) محمد عاشور بخاری کے نام :۔۔۔۔۔۔

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔۔۔۔۔ صحیفۂ شریفہ نے خوش وقت کیا ۔۔۔۔۔ حضرت حق جل مجدہٗ تم کو گرفتاریٔ ماسوا سے کلیتہً آزاد کرے، مدارج قرب میں ترقیات بخشے اور برکات کلمۂ طیبہ سے سیراب کرے ۔۔۔۔۔ اہل اللہ کے یہاں یہ امر مسلّم ہے کہ "تنویر باطن" کے لئے اس کلمۂ مبارکہ سے بہتر کوئی کلمہ نہیں ہے اس کے جزو اوّل سے "سالک مستعد" مطلوب حقیقی کے ماسوا کی نفی، اور جزو دوم سے معبود برحق کا اثبات کرتا ہے، اور یہی تمام سلوک کا خلاصہ ہے :۔ ؎

تا بجاروب لا نروبی راہ
نرسی در سرائے الا اللہ

تم نے ایسے نصائح طلب کئے ہیں، جو تہذیب اخلاق پر مشتمل ہوں۔

نخ ورا! ۔۔۔ کتب شرعیہ اور احادیث نبویہ علی وجہ الکمال تہذیب اخلاق کی ضامن ہیں ۔۔۔ بمقتضائے "شریعت غرّا" عمل کرو، اور سنن مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو تمام امور میں پیشوا قرار دو۔ نجات اُخروی اور درجات قرب الٰہی کا وصول انہی سے وابستہ ہے، تعمیر اوقات میں انتہائی سعی کرو، کیونکہ وقت بہت ہی زیادہ عزیز شے ہے، یہ لایعنی امور میں صرف نہیں ہونا چاہیئے، مخلوق سے میل جول بقدر ضرورت ہو، قدر حاجت سے زائد ملنا جلنا اس راہ میں "درندہ مہلک" ہے۔ شب زندہ داری اور گریۂ سحری کو غنیمت شمار کرو ۔۔۔۔۔ لذات فانیہ میں کھپ جانے سے بچتے رہو، یہ امر باطن کو بے رونق اور مکدر کر دیتا ہے، ہر کسی سے خنداں روئی اور کشادہ پیشانی سے پیش آؤ "امر معروف" اور "نہی منکر" کو اچھی طرح انجام دو،

Marfat.com

اس میں کوتاہی نہ ہونا چاہیئے ـــــ طعام، منام اور کلام میں حدِ اوسط کی رعایت کرنا چاہیئے۔ ـــــ ؎

نخنداں بخور کز دہانت بر آید
نخند آنکہ از ضعف جانت بر آید

مکتوب (۳۶۶) مولانا محمد صدیق پشاوری کے نام: ـــــ

الحمد للہ فی السراء والضراء ـــــ جو کچھ محبوبِ حقیقی جل سلطانہ کی طرف سے آئے وہ نظرِ محب میں بلکہ نفس الامر میں رعنا و زیبا ہے۔ محب اس کے دایہ مدام (الم پہنچانے) سے بھی ایسی ہی لذت حاصل کرتا ہے، جیسا کہ اس کے انعام سے ـــــ انعام کو اس کا ظہورِ جمال سمجھتا ہے اور ایلام کو مظہرِ جلال، غرضکہ دونوں کو اس کی صفتِ کمال تصور کرتا ہے۔ صفت کو زینۂ موصوف جانتا ہے نیز صفت سے موصوف کی طرف مائل ہوتا ہے۔

فرزندِ دلبند کے انتقال پر رضا و شکیبائی اختیار کرو، بلکہ چونکہ یہ محبوبِ حقیقی کا فعل ہے، اس لئے اس سے لذت گیر ہو جاؤ، اور فعل کو "زینۂ وصولِ فاعل" بنا دو۔ چیں بجبیں ہونے اور بے صبری کرنے کی کہاں گنجائش ہے؟۔ وجودِ فرزند سے جس طرح متمتع ہوتے تھے، اور اس کو "ظہورِ نعمتِ حق" تصور کرتے تھے، بعینہٖ اسی طرح اس کے گم ہو جانے (مر جانے) سے بھی خوش وقت رہو، اور اپنے حق میں "تربیتِ جلالی" جانو۔ نیز اس درد و الم میں جو کہ "دریچۂ رضامندیِ محبوبِ حقیقی" ہے ـــــ اپنی سعادت کو مضمر سمجھو ـــــ اس دنیا کی مصیبتیں ہر چند بظاہر تلخ کو چھیل دینے والی، اور

Marfat.com

الی اللہ من احسن الی عیالہ (مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال ہے۔ لہٰذا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ وہ شخص ہے، جو اُس کی مخلوق کیساتھ اچھا سلوک کرے)

اب چند احادیث مسلمانوں کی حاجات پورا کرنے اور ان کو خوش کرنے کی فضیلت پر حسن اخلاق اور نرمی و تحمل کی فضیلت کے سلسلے میں لکھی جاتی ہیں۔ ان پر اچھی طرح غور کرنا، اور اگر کسی حدیث کے معنی سمجھ میں نہ آئیں۔ تو اس کو کسی متدین اہل علم سے سمجھ لینا ——— پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :———

مُسلمان مُسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اپنے بھائی پر نہ خود ظلم کرتا ہے نہ کسی کو اُس پر ظلم کرنے دیتا ہے، جو شخص بھی اپنے بھائی کی حاجت روائی میں رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس شخص کی حاجت پوری کرتا ہے، اور جو شخص کسی مسلم بھائی کا کوئی غم دُور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے عوض میں قیامت کے دن اُس کے غم کو دُور کر دے گا ——— اور جو شخص مسلمان کو خوش کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو خوش کریگا۔"

(بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت یوں ہے :———

"اللہ بندے کی مدد پر رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد پر رہتا ہے۔"

یہ بھی حدیث میں آیا ہے، کہ :———

"اللہ کی مخلوق میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو اس نے پیدا ہی اس لئے کیا ہے کہ وہ لوگوں کی حاجتیں پوری کریں ——— لوگ گھبرائے ہوئے

Marfat.com

اپنی حاجتیں لے کر ان کے پاس آتے ہیں۔" (ملخصاً ـ طبرانی)

حدیث میں یہ بھی آیا ہے، کہ:ـــــــ

"اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کو دولت کے ساتھ مخصوص کیا ہے، تاکہ وہ بندوں کو فائدہ پہنچائیں، جب تک وہ اس دولت کو اللہ کے بندوں پر خرچ کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دولت پر برقرار رکھتا ہے، اور جب وہ اپنی دادودہش بند کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے وہ دولت چھین لیتا ہے، اور دوسروں کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔"

(رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی)

یہ بھی حدیث ہے، کہ:ـــــــ

"جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں کوشش کرے گا اُس کا یہ عمل دس سال کے اعتکاف سے بہتر ہوگا۔"

(ملخصاً ـــ رواہ الطبرانی والحاکم وقال صحیح الاسناد)

یہ بھی حدیث ہے، کہ:ـــــــ

"جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے دوڑ دھوپ کرے گا، اللہ تعالیٰ اُس کے ہر قدم پر ستّر نیکیاں لکھے گا، اور ستّر خطائیں مٹائے گا، یہاں تک کہ وہ اپنے مقام پر لوٹ کر آئے، پس اگر اس بھائی کی حاجت پوری ہوگئی، تو وہ کوشش کرنیوالا گناہوں سے ایسا صاف ہو جائے گا گویا کہ آج ہی اس کی پیدائش ہوئی ہے، اور اگر وہ اثنائے کوشش میں مر گیا، تو جنت میں بلا حساب داخل ہوگا۔"

(رواہ ابن ابی الدنیا)

Marfat.com

ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ :—

"جو شخص اپنے مسلم بھائی کے لئے ذریعہ بن جائے کسی ذی مقدرت تک پہنچنے کا، اور عسرت دور کرنے کا، تو اللہ تعالیٰ پل صراط پر گذرنے کے وقت اس کی اعانت فرمائے گا جبکہ لوگوں کے قدم پل صراط پر لغزش میں ہوں گے" ——— رواہ الطبرانی

ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ :—

"کسی مومن کو مسرور کرنا، اس طرح کہ اس نے اُسے کپڑا مہیا کر دیا، اُس کی بھوک دور کر دی، یا اُس کی کوئی ضرورت پوری کر دی — یہ سب سے اعلیٰ و افضل عمل ہے" ——— رواہ الطبرانی و ابو الشیخ

ایک حدیث میں یہ آیا ہے کہ :—

"اللہ کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے زیادہ محبوب عمل مسلمان بھائی کو خوش کرنا ہے" ——— رواہ الطبرانی

ایک حدیث میں یہ آیا ہے کہ :—

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے متعلق سوال کیا گیا جس کے ذریعہ لوگ زیادہ تر جنت میں داخل ہوں گے، آپ نے فرمایا :— وہ چیز تقویٰ اللہ اور حسن اخلاق ہے ——— اور آپ سے سوال کیا گیا اس چیز کے متعلق جس کی وجہ سے اکثر لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے آپ نے ارشاد فرمایا :— دہن اور شرمگاہ ہے" ———

(رواہ الترمذی و ابن حبان والبیہقی)

Marfat.com

یہ بھی حدیث میں آیا ہے، کہ ....

"ایمان میں زیادہ کامل مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو اور اہل و عیال کے ساتھ مہربانی کا سلوک کرنے والا ہو۔" (رواہ الترمذی)

یہ بھی حدیث میں ہے، کہ :.........

"میں اُس شخص کے لئے جنت کے احاطے کے پاس گھر دلانے کا ضامن ہوں، جو جھگڑا کرنا ترک کر دے، اگرچہ حق پر ہی کیوں نہ ہو اور وسط جنت میں گھر دلانے کا اُس شخص کے لئے ضامن ہوں، جو جھوٹ چھوڑ دے، اگرچہ مذاق ہی میں کیوں نہ بولتا ہو ...... اور جنت کے بالائی حصے میں گھر دلانے کا اُس شخص کے لئے ضامن ہوں، جو اپنے اخلاق کو اچھا کرے۔" ....

(رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ والترمذی)

یہ بھی حدیث میں ہے، کہ :..........

"بیشک اللہ نرمی کرنے والا ہے، اور تمام کاموں میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔"

(رواہ البخاری و مسلم)

یہ بھی حدیث میں آیا ہے، کہ ....

"اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند کرتا ہے اور اُس سے خوش ہوتا ہے، اور نرمی پر جو مدد کرتا ہے وہ سختی پر نہیں کرتا۔" .... (رواہ الطبرانی)

یہ بھی حدیث میں آیا ہے، کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

"کیا میں تمہیں ایسے شخص کو نہ بتلاؤں جو دوزخ کی آگ پر حرام ہے"

Marfat.com

یا (فرمایا کہ) اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے (سنو) ہر وہ شخص جو آسانی کرنے والا، اور نرم خو ہو اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے" (رواہ الترمذی)

یہ بھی حدیث ہے کہ :۔۔۔۔۔۔

"بندہ تحمل و بُردباری سے وہ درجہ پاتا ہے جو ایک صائم النہار اور قائم اللیل کا ہوتا ہے" ۔۔۔۔۔۔ (رواہ ابن حبان)

یہ بھی حدیث میں آیا ہے، آپؐ نے فرمایا، کہ :۔۔۔۔۔۔

"کیا میں تمھیں وہ بات نہ بتلا دوں جس سے اللہ تعالیٰ بلندی عطا کرے اور درجات کو اونچا کردے؟" صحابہؓ نے عرض کیا، ضرور ارشاد فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا :۔ جو شخص تم سے جہالت کا معاملہ کرے تم اُس سے بُردباری کا معاملہ کرو، اور جو ظلم کرے اُس کو معاف کردو، اور جس نے تم کو محروم کیا ہو اُس کو عطا کرو، اور جو تم سے رشتہ توڑے تم اُس سے جوڑو، اور صلۂ رحمی کرو"

(رواہ الطبرانی والبزاز)

یہ بھی حدیث میں آیا ہے، کہ :۔۔۔۔۔۔

"طاقتور وہ نہیں ہے جو کسی کو پچھاڑ دے، درحقیقت طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے (تحمل کرے)"۔۔ (رواہ البخاری ومسلم)

حدیث میں یہ بھی آیا ہے، کہ :۔۔۔۔۔۔

"یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے، کہ تو کشادہ پیشانی کے ساتھ لوگوں کو سلام کرے"

(رواہ ابن ابی الدنیا)

یہ بھی حدیث میں آیا ہے، کہ :۔۔۔۔۔۔

Marfat.com

"تیرا تبسّم کرنا اپنے مسلم بھائی کو دیکھ کر صدقہ ہے ـــــ تیرا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا صدقہ ہے ـــــ کسی بھٹکے ہوئے کو سیدھا راستہ بتا دینا صدقہ ہے ـــــ راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی کا ہٹا دینا صدقہ ہے ـــــ اپنے ڈول میں پانی بھر کر اپنے بھائی کے ڈول میں ڈال دینا صدقہ ہے" ـــــ

(رواہ الترمذی)

یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ :ـــــ

"جنّت میں ایک ایسا بالاخانہ ہوگا جس کے باہر کا حصّہ اندر سے اور اندر کا باہر سے (شفاف ہونے کی وجہ سے) نظر آئے گا۔ حضرت اشعریؓ نے دریافت کیا یہ کس کے لئے ہوگا! یا رسُول اللہ؟ ـــــ فرمایا :- اس شخص کے لئے جو اچھا کلام کرے، لوگوں کو کھانا کھلائے، اور جب کہ رات کو لوگ سو رہے ہوں، یہ نمازِ تہجد میں کھڑا ہو" ـــــ (رواہ الطبرانی والحاکم)

یہ چند احادیث کتاب "ترغیب و ترہیب" سے جو "کتبِ معتبرۂ علمِ حدیث" میں سے ہے لکھی گئی ہیں ـــــ اللہ تعالیٰ ان کے موافق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ـــــ اپنے حال کا ان احادیث کے مضامین سے موازنہ کرو، ان احادیث کی موافقت ہو رہی ہو تو اللہ کا شکر ادا کرو، اور اگر موافقت نہیں ہے تو عجز و زاری کے ساتھ اپنا حال ان احادیث کے موافق ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دُعا و درخواست کرو ـــــ اگر بالفعل ان پر عمل کی توفیق کوئی نہ پائے تو کم از کم اعترافِ کوتاہی تو ہونا چاہئے ـــــ یہ اعتراف بھی ایک نعمت ہے ـــــ پناہ بخدا اگر کوئی توفیقِ عمل بھی نہ رکھتا ہو، اور خود کو کوتاہ عمل بھی نہ جانے ایسا شخص کم نصیب ہے۔

ہر کس کہ بیافت دولتے یافت عظیم ∴ آنکس کہ نیافت درد نایافت عظیم

Marfat.com

مکتوب (۱۴۹) شاہزادہ محمد نعمان کے نام :۔

اللہ تعالیٰ آپ کی ذات بابرکات کو طاعات سے بھرپور رکھ کر مسندِ ارشاد پر جلوہ آرا رکھے
ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس (بحر و بر میں لوگوں کے
کرتوتوں کی وجہ سے فساد ظاہر ہو گیا) ہمارے شامتِ اعمال کے باعث دوسرا سال ہے کہ
مخلوق قحط کی مصیبت میں گرفتار ہے۔ لوگ نمازِ استسقاء کے لئے جنگل کی طرف نکلے تھے اور
یہ "دوراز کار" (میں) بھی سب کے ساتھ تھا میں اپنے بارِ گناہ کو لئے ہوئے یقینی طور پر سمجھ رہا
تھا کہ اس بلائے قحط کا ورود میرے ہی اعمالِ سوء کے نتائج میں سے ہے۔ لوگ خواہ مخواہ
میرے وجود سے برکت ڈھونڈ رہے تھے اور مجھے دفعِ بلا کا ذریعہ بنا رہے تھے ۔۔۔
میری حقیقتِ حال سے واقف نہ تھے ۔۔۔ لوگ حکام کے ظلم کا شکوہ بھی کر رہے تھے لیکن
جب میں اپنے اعمال کو دیکھتا تھا تو مقابلۃً ان حکام کے اعمال کچھ بھی نہیں تھے۔
مجرد رہا! ۔۔۔ ان تقصیرات کے باوجود احباب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ میرے
حال پر رحم فرمائیں گے ۔۔۔ میرے لئے عفوِ زلات حق اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں گے اور
میرے "کثرتِ معاصی" کی بنا پر مجھے چھوڑیں گے نہیں ۔۔۔ ہر چند کہ عاصی ہوں لیکن
امیدوارِ رحمتِ الٰہی ہوں ۔۔۔ ارحم الراحمین "عاصیانِ دبی" کے حال پر رحم فرماتے ہیں
کل بروزِ قیامت شفاعت بھی نصیبِ عاصیاں ہو گی ۔۔۔ والسلام

مکتوب (۱۵۰) ملا نعمت اللہ کے نام :۔

(اس مضمون میں کہ جس قدر نسبتِ باطن قوت پذیر ہوتی ہے اتنی ہی احکامِ شرعیہ کی
تجلی بھی زیادہ ہوتی ہے)۔

Marfat.com

عجب معاملہ ہے کہ جس قدر نسبت باطن، عارف پر غالب آتی ہے احکام شرعیہ کے ازدیادِ تجلی کا سبب بنتی ہے ـــــ اس لئے کہ ـــــ نفس امارہ جو بالذات احکام شرعیہ کا منکر ہے اس وقت مطیع ہو جاتا ہے، اور کمالِ تجلی، کمالِ "اطمینانِ نفس" کے ساتھ وابستہ ہے ـــــ

شریعت کے معاملات میں مداہنت برتنے والا حقیقت نسبت سے بے بہرہ ہے وہ "مغز" سے ہٹ کر پوست میں الجھ گیا ہے ـــــ "نسبت" کا کمال "اطمینان" سے ہی حاصل ہوتا ہے اور علامتِ "اطمینان" یہ ہے کہ "احکامِ شرع" کا پورا پورا اتباع ہو ـــــ اتباع نہیں تو اطمینان بھی نہیں ـــــ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں، کمالِ متابعت صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت قدم رکھے ـــ ... ... والسلام۔

مکتوب (۱۵۷) مولانا عبدالغفور سمرقندی[1] کے نام : ـــــ

الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ـــــ کیا عجب نعمت ہے کہ کوئی شخص عالم پیری میں زیورِ اطاعت سے آراستہ ہو، اور ہنگام ضعف میں بھی "اعدائے دین" پر غالب ہو، اہل اللہ کی قبولیت کے آثار اس کے اطوار سے ظاہر ہوں اور اس کی پیشانی کے انوار حقیقتِ حال کے گواہ ـــــ آں عزیز کے "اخبارِ توفیق" باعثِ فرحت و شکرِ خداوندی ہیں۔ اور اس نعمت کی زیادتی کے لئے دعا کا سبب ـــــ یہ تمام انوار "نظرِ دوستانِ خدا" کی برکات کے انوار ہیں، اور یہ جمعیتِ صوری جو "ظاہر" نے "ادائے وظائفِ بندگی" کے لئے پائی ہے،

---

[1] آپ حضرت مجدد الف ثانی کے خلفاء میں سے تھے، بظاہر اہل جاہ اور بمعنی از اجلۂ اصحاب خانقاہ۔

(زبدۃ المقامات ص۳۸۹)

Marfat.com

یہی نسبت معنوی کا اثر ہے، جو باطن اکابر سے آپ کے باطن پر چمکی ہے، جو جماعت حضرت مجدد الف ثانیؒ کے حلقۂ خدام میں رہ کر سعادتِ پابوسی سے مشرف ہوئی ہے وہ میری نظروں میں بغایت عزیز و محبوب اور شریف و مرغوب ہے ــــ اس لئے کہ ــــ یہ لوگ کمالات محبوب کا آئینہ ہیں، اور اُس جمالِ دل آرا کی یادگار ــــ جس وقت اس جماعت کو دیکھتا ہوں میری عجیب حالت ہو جاتی ہے، گویا کہ حضرت گرامی قدر رحمۃ اللہ علیہ کا جمالِ مُبارک مشاہدہ کر رہا ہوں ــــ وہ اجتماع للہ فی اللہ کہ جس کی نظیر آج نہیں ملتی، جب میرے دل میں گھومنے لگتا ہے، تو (اس کی یاد سے) "دیدہ پُر آب" اور "دو جگر کباب" ہو جاتا ہے۔ آرزو یہی ہے کہ اس جماعت کے ساتھ رہوں، اور "حرف و حکایت" انہیں سے کروں، لیکن افسوس! ــــ یہ جماعت روز بروز قلّت میں آ رہی ہے، اور باوجودِ قلت اس کے افراد ایک دوسرے سے دُور ہیں۔ ؎

زہجرِ دوستاں خوں شد درونِ سینہ جانِ من
فراقِ ہمنشیناں سوخت، مغزِ استخوانِ من

اللہ جو کچھ کرے اسی میں خیر ہے جہاں کہیں بھی یہ حضرات ہیں بہرحال غنیمت ہیں۔ ع

بیادہ رہمائی کہ بوئے او داری

والسلام ....

مکتوب (۱۵۰) مولانا محمد حنیف کے نام: ــــ (اظہارِ درد و سوز میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ــــ مکتوب مرغوب لاہور سے ایک عزیز کی معرفت بھیجا ہوا ــــ آیا ہے اس کے مطالعہ سے خوش وقت ہوا ــــ مضمونِ خط سے جاذبۂ شوق ظاہر ہوا اور طلب جرأت آشکارا تھی۔

Marfat.com

الحمد للہ سبحانہ علیٰ ذالک ... جس قدر "جذب و حرارت" حاصل ہو غنیمت ہے ... خط میں اس دیار (سرہند) کے آنے کا اشتیاق اور میرے بلاوا بھیجنے کا انتظار ظاہر کیا ہے۔

مخدوما! ـــــ اس دیار کے ساکنین اپنے سر میں دوسرے دیار (دار اللقاء) کا خیال رکھتے ہیں، اس کی دُوری سے ہمیشہ سوگوار رہتے ہیں، اور دوستوں کو بھی اُسی دیار کی دلالت کرتے ہیں، اگرچہ کوئی نشان اس دیار کا (اب تک) ظاہر نہیں ہوا، اور سوائے ہجر و دُوری اور سوز و گداز کے کچھ بھی پلے میں نہیں ... ... تم بھی اس دیار کو عبور کرنا چاہو، نیز ہم "ماتم زدگانِ ہجراں" کے درد شریک اور "تلخ نوشانِ بزمِ سوزشِ فقدان" کے ساتھ جرعہ کش بننا چاہو، تو کیا مضائقہ ہے، یہاں آجاؤ۔ ـــ مگر ہماری یہ بات بھی ہے کہ اس درد دُوری اور سوزِ ہجراں کے باوجود "منّا دھر" سے عنایات بیش از بیش ہیں، اور الطاف پہلے سے زائد ـــ بھائی یہ بھی مستقل عنایت ہی ہے، کہ اس درد سے مانوس کر رکھا ہے، اور اس سوزش سے موافقت و سازگاری کی ہمت دے دی ہے۔ ؎

دریں دیار بآں زندہ ام کہ گہ گاہے
نسیم عاطفتے زاں دیار می آید

ـــــــــــــــ ... ... والسّلام

مکتوب (۱۵۹) شیخ حسن کے نام: ـــــ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔

اخوی اعزی شیخ حسن کو اس "درویشِ دل ریش" کا سلام عافیت انجام ـــــ "اخبار توفیق" "گرمئ ہنگامۂ طالباں" "استقامت اوضاع" اور "استمرار حلقۂ ذکر و فکر" کو سُن سُن کر بڑی خوشی ہوتی ہے ـــ یہ چیز مزید حمد و شکر کا باعث ہے ـــ اس قربِ قیامت کے زمانہ میں

Marfat.com

اس قسم کا ذہنی رجحان اور ذوق و شوق اللہ کی بڑی نعمتوں میں سے ہے۔

آسمان سجدہ کند بہر زمینے کہ بر آن
یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشینند

اپنے کام میں سرگرم رہو، اور اللہ کا شکر ادا کرتے رہو۔ ... وہ فرماتا ہے: "لئن شکرتم لازیدنکم" (اگر تم نعمت کا شکر ادا کروگے تو میں تمہارے لئے نعمت میں ضرور اضافہ کروں گا)۔

ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ کی آزمائشی ڈھیل سے لرزاں اور کید شیطانی سے ترساں بھی رہنا۔ نیز نفسانی وسواس اور شرک خفی کے دقائق سے بھی خبردار رہنا۔

الغرض بزرگوں کے ساتھ رابطۂ معنوی کو محکم رکھنا، سنن نبویہ کی عروۃ الوثقیٰ کو اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑنا، اور درگاہِ الٰہی میں دوام التجا، نیز تضرع و زاری کو لازم کرلینا۔ دوستوں سے توقع یہ ہے کہ اس دور از کار کو دعائے خیر میں یاد رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ

سعد کم و ناصرکم ... ... والسلام

مکتوب (۱۶۰) شیخ عبداللطیف لشکر خانی کے نام :-----

... ... اس مسکین کی تمنا اپنے بارے میں اور دوستوں کے بارے میں یہ ہے کہ اپنی ہمت کو کلیتہً مطلوب حقیقی کی طرف مصروف رکھیں، اور جو بات اس "دولتِ عظمیٰ" کے منافی ہو اس سے بالکل اعراض کریں۔ ... مگر ایسا بھی نہ ہو کہ معمورئ باطن پر اکتفا کرکے ظاہر کی طرف سے غفلت برتیں ... اگرچہ ایک درویش کا یہ مقولہ ہے، کہ "کوئی سعادت مند اگر اللہ کی طرف تمام عمر متوجہ رہا، پھر ایک لحظے کے لئے غافل ہوگیا، تو اس نے جو کچھ پایا تھا اس سے زیادہ فوت ہوگیا"۔

Marfat.com

لیکن کیا کیا جائے تمام آرزوئیں میسر نہیں ۔۔ مقتضیات بدنی اور اختلاط خلق کے بغیر بھی چارہ نہیں ۔۔۔ ہاں یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس "غفلتِ ظاہری" کو، جو کہ لابُدی اور ضروری ہے اگر نیتِ صالحہ کے ساتھ ملا لیا جائے تو یہ غفلتِ ظاہری غفلت نہ رہے گی "ذکر" کے ساتھ ملحق ہو جائے گی، مثلاً نیند جو کہ سراسر غفلت ہے، اگر اس نیت سے ہو کہ سونے کے بعد عبادت کرنے میں سُستی نمودار نہیں ہوگی، تو یہی نیند ذکر بن جائے گی ۔۔ "علماء کی نیند عبادت ہے" یہ تو تم نے سُنا ہی ہوگا (یہ نیت ہی کی بناء پر ہے) ۔۔ ۔۔ لوگوں کے ساتھ اس نیت سے ملنا جلنا کہ اُن کے حقوق ادا کر دیئے جائیں، یہ بھی عبادت ہے ۔۔ ۔۔ علیٰ ہذا القیاس ۔۔ ۔۔ ذکر زبان ہی پر منحصر نہیں ہے، جس عمل سے بھی رضائے مولیٰ ملحوظ و مطلوب ہوگی وہ ذکر ہو جائے گا ——

"اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا"[ع] ۔۔ ۔۔ وہ بزرگ جو حقیقتِ اخلاص کو پہنچ گئے ہیں، اور تصنع و تکلف سے چھٹکارا پا چکے ہیں، وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ کے لئے کرتے ہیں، اور جو کچھ اُن سے ظہور میں آتا ہے وہ اللہ کے لئے ہی ہوتا ہے، وہ نیت کریں یا نہ کریں ۔۔ ۔۔ نیت "امرِ محتمل" میں ہوا کرتی ہے "امرِ متعین" میں تصحیحِ نیت کی احتیاج نہیں ہے ۔۔ ۔۔ چونکہ ان کا نفس فدائے مولیٰ ہو چکا ہوتا ہے ۔۔ ۔۔ اس لئے وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ کی طرف ہی عائد ہوتا ہے، جیسا کہ اس مقام کے حاصل ہونے سے پہلے وہ جو کچھ کرتے تھے برائے نفس کیا کرتے تھے، اور اس وقت بھی کسی نیت کی ضرورت نہ ہوتی تھی —— یہ بھی واضح رہنا چاہئے، کہ اس قسم کے عارفوں کی شان میں جو گستاخی اور ایذا دہی ہوتی ہے، وہ (براہِ راست) اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی ہو جاتی ہے۔

ع بیشک یہ ایک نصیحت ہے، پس جس کا دل چاہے وہ اپنے رب کی طرف راہ پیدا کرے۔ ۱۲

Marfat.com

مکتوب (۱۶۴) تربیت خاں کے نام :—

صحیفۂ مکرمت نے، جو مضمون "رنج فرقت" پر مبنی تھا، مشرف کیا۔ ۔ ۔

بھائی! کیا کیا جائے، دنیا سراسر محل فراق واندوہ ہے، جائے ملاقات تو آخرت ہے۔ حق تعالیٰ اعمالِ آخرت میں سرگرم رکھے، تاکہ "وہاں" کی ملاقات کی شکل نکل آئے، جبکہ مطلوبِ حقیقی کی ملاقات وہاں کے لئے "موعود" ہے، پھر دوسروں کی ملاقات تو اس ملاقات کی فرع ہے۔ دنیاوی زندگی، ملاقاتِ حق تعالیٰ کی تاب برداشت علی وجہ الکمال نہیں رکھتی، طالب اس عالم میں ہمیشہ "جگر کباب" دیدہ پُرآب، ہمہ وقت سوگوار، سوز وگداز میں بیقرار، ہر رات طلوعِ آفتابِ حقیقی کے انتظار میں بیدار، اور ہر دن ماہتابِ حقیقی کی چاہت میں مضطرب دکھائی دیتے ہیں۔ ؎

متاعے کزیں رہ گذر می برند

لب خشک و مژگان تر می برند

(طالب) بغیر مطلوبِ حقیقی کے آرام نہیں پاتے، ماسوا سے اُنس واُلفت نہیں رکھتے، اور اس ترانے کے ساتھ مترنم رہتے ہیں۔ ؎

دل ترا می طلبد دیدہ ترا می خواہد ٭ بچہ مشغول کنم دیدہ ودل راکہ مدام

ؔ ایک تربیت خاں فوجدار جونپوری تھے، جن کے متعلق مآثر عالمگیری میں لکھا ہے کہ ۲۷ ر شعبان ۱۰۹۵ھ کو وفات پائی — ایک تربیت خاں فخر الدین احمد برلاس تھے، جو امرائے شاہجہانی میں سے تھے۔ جنھوں نے بقول صاحب تاریخ محمدی ۱۰۵۲ھ میں، یا ۱۰۵۳ھ میں انتقال کیا — واللہ اعلم یہ تربیت خاں کون سے ہیں۔ ۱۲

یہ بندگانِ خدا "شوریدگاں" اور آشفتہ حال ہیں ـــــ جہاں میں ہیں لیکن "بے جہان" ہیں۔ عالم میں ہیں، مگر "بے عالم" ہیں۔ اسکے باوجود، عالم میں درحقیقت یہی لوگ ہیں، اور تمام افرادِ عالم انھیں کے وجود سے قائم ہیں۔ حقیقی دولت مند یہی لوگ ہیں، آزاد بھی یہی ہیں، نہ یہ کسی شخص سے پیوند لگاتے ہیں نہ اپنے نفس سے۔ ؎

غلام نرگسِ مستِ تو تاجدارانند

خرابِ بادۂ لعلِ تو ہوشیارانند

اگر کوئی "سرمایۂ وحاصل" رکھتے ہیں، تو اُسی ذاتِ مقدس کو رکھتے ہیں، اور اگر تکلم وخطاب کرتے ہیں، تو اُسی سے کرتے ہیں۔ ؎

ہر کسے کو دور ماند از اصلِ خویش

باز جوید روزگارِ وصلِ خویش

"جوانانِ مستعد" سے افسوس ہوتا ہے، کہ وہ اپنی "فطرت ہائے عالی" کو اس دنیائے دوں میں مصروف کئے ہوئے ہیں، اور اس "قحبۂ غدار" کے فریفتہ ہوگئے ہیں، وہ "جواہرِ نفیسہ" کو چھوڑ کر چند "خزف ریزوں" میں پھنسے ہوئے ہیں۔ "جمالِ مطلق" تاباں ہے، اور راہ آمد ورفت کشادہ، لیکن ہم جیسے "پست فطرت" ہیں کہ اس جمال سے محجوب ومہجور ہیں۔ ؎

درجہاں، شاہدے وما فارغ

در قدح، جرعۂ وما ہشیار

آمد سحر، آں دلبر خونیں جگراں ❊ گفتار تو برخاطرِ من بارِ گراں

شرمت بادا کہ من بسویت نگراں ❊ باشم، تو نہی چشم بروئے دگراں

والسلام علی من لدیکم ...

Marfat.com

مکتوب (۱۶۹) میر ضیاء الدین حسین[1] کے نام :۔۔۔۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی ۔۔۔۔ صحیفہ شریفہ۔۔ پہنچا، مسرّت بخش ہوا۔ ع

"اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی"

تمہاری وہ تمام مفصل باتیں جو عمل سے "یاس تام" اور "کرم و فضل الٰہی" پر اعتمادِ کلی کے بارے میں تھیں، معلوم ہوئیں ۔۔۔۔ بیشک ۔۔۔۔ جس قدر اپنے اعمال سے مایوسی زیادہ ہوگی فضلِ خدا پر بھروسہ زیادہ ہوگا ۔۔۔۔ حضرت رابعہ بصریہؒ سے دریافت کیا گیا، کہ یہ تمام تر امیدواری جو آپ رکھتی ہیں کس بناء پر ہے؟ انھوں نے جواب میں فرمایا، کہ "یہ تمام امیدواری اپنے عمل سے مایوس ہو جانے (اور ان پر بھروسہ نہ کرنے) کی وجہ سے ہے" ۔۔۔۔

جو کچھ اس خط میں تذکرِ "مرگ و آخرت" اور شوقِ "دار اللقاء" کے غلبے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ "حُسنِ ظن" کے بارے میں مندرج تھا نیک اور مبارک ہے۔

حدیث قدسی ۔۔۔۔ انا عند ظن عبدی بی[2] ۔۔۔۔ اِس حقیقت کی تائید کرتی ہے۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ والسّلام!۔۔۔۔

---

[1] یہ میر ضیاء الدین حسین وہی ہیں جن کا اسلام خاں لقب ہے، کسی دوسری جگہ ان کے مفصل حالات درج کر دیے گئے ہیں۔ ۱۲

[2] میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں۔ ۱۲

Marfat.com

مکتوب (۱۷۲) محمد کاشف کے نام :—

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —— اللہ تعالیٰ ماسوا کی غلامی سے نجات دے ......

"اِن تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا"* —— اللہ تعالیٰ کی جانب سے بندے پر دائمی فیض و انعام ہے، اگر اس کا صوری و معنوی، ظاہری و باطنی فیض ایک ساعت کے لئے بھی بندے سے منقطع ہو جائے تو بندے کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے، نہ اس کا وجود باقی رہے اور نہ "کمالاتِ تابعۂ وجود" باقی رہیں —— پس بندے پر لازم ہے کہ یک لمحہ اور "یک چشم زدن" بھی اس ذاتِ اقدس سے غافل نہ رہے، اور "دوامِ حضور" کے ساتھ موصوف ہو —— "خسران و نجالت" کی بات ہے، کہ منعمِ حقیقی، درپئے انعام ہو، اور جس پر انعام ہو رہا ہے وہ روگرداں ہو۔

کسے کو غافل از حق یکزماں نیست
درآں دم کافرست اما نہانست

اس میں شک نہیں کہ اگرچہ "دوامِ حضور" "باطن" کے لئے ممکن بلکہ واقع ہے، علی الخصوص ہمارے طریقے میں اللہ کے کرم سے یہ دوام "یسیر الحصول" ہے، ابتداء ہی میں حاصل ہو جاتا ہے —— لیکن —— "ظاہر" کے لئے یہ دوام مشکل ہے، اسلئے کہ ظاہر کثرتِ اشتغال سے الجھا رہتا ہے، اس کو بغیر غفلت کے کوئی چارہ کار نہیں —— اس کو نیند اور "اختلاطِ مردم" سے بھی چھٹکارا نہیں ہے —— ہاں اس غفلتِ ظاہر کو

---

* اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو، تو ان نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتے۔ ۱۲

Marfat.com

اگر نیت صالحہ کے ساتھ ملا لیا جائے، تو غفلت "عین حضور" بن جائے گی ——
نیند، بہ نیت دفع کسل، طاعت میں داخل ہے —— نوم العلماء عبادۃ (علماء کی نیند عبادت ہے) یہ مقولہ تم نے سنا ہی ہوگا —— اسی طرح مخلوق سے میل جول رکھنا ان کے حقوق کی ادائیگی کی نیت سے —— "ماموراتِ شرعیہ" میں سے ہے ——
اور جو کوئی کسی امر میں اللہ کے حکم کا مطیع ہے، وہ اللہ کا ذاکر ہی ہے —— پس دوامِ حضور، ظاہر کے لئے بھی متحقق ہو سکتا ہے —— اور اس تقدیر پر ظاہر و باطن دونوں "دوامِ آگاہی" کے ساتھ موصوف ہو جائیں گے . . . . . .
—— والسلام ——

مکتوب (۱۷۷) مُلّا جمال الدّین کے نام: ——

. . . چاہیے کہ کمرِ ہمت کو احکامِ شرعیہ کی انجام دہی کیلئے چُست باندھیں۔ "امر بالمعروف" اور "نہی عن المنکر" کو اپنا شیوہ و طریقہ بنائیں، "سُنن متروکہ" کے زندہ کرنے کو زبردست کام سمجھیں ——
"ہر وارد" جو قلب پر گذرے اُس کے چھپانے میں کوشش کریں "وقائع" اور "منامات" پر اعتماد نہ کریں —— اگر کوئی خواب میں "بادشاہ" یا "قطبِ وقت" ہو جائے، تو اس سے کیا ہوتا ہے، بادشاہ اور قطب وہ ہے جو خارج میں منصبِ بادشاہت اور منصبِ قطبیت پر فائز ہو —— اگر (بالفرض) خارج میں بھی کوئی بادشاہ ہو گیا اور کائنات اس کی [illegible] ہو گئی تو کون سی بزرگی اُس کو حاصل ہو گئی، اور کون سا "عذابِ گور" اور "عذابِ قیامت" اُس سے رفع ہو جائے گا؟ ؎

گر دیو، مُسخّر تو گردد ✤ زیں ہر دو چہ حاصل تو گردد؟

Marfat.com

بلند ہمت لوگ اس قسم کے امور کی جانب التفات نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات میں کوشاں رہتے ہیں، وہ "فناء و نیستی" اور "سرّ واردات" میں کوشش کیا کرتے ہیں ——

اللہ کا شکر ہے کہ تم بزرگوں کی محبت میں "رسوخ تام" رکھتے ہو۔ اور تمھارے حالات اچھے سننے میں آتے ہیں —— تم جیسے دوستوں سے امید رکھتا ہوں کہ اس "عاصی" کو دعا سے فراموش نہ کروگے، اور اس فقیر کے حق میں، اللہ سے رحمت مغفرت اور رضا کو مانگو گے ۔ والسّلام

مکتوب (۱۸۰) مولانا حسن علی کے نام :——

بعد الحمد والصّلوٰۃ وتبلیغ الدعوات ......

اے بھائی! چونکہ یہ زمانہ آخری زمانہ ہے، اور اس وقت دین میں سستی آگئی ہے سنّت متروک اور بدعت، شائع ہے (بنابریں) تحصیل علوم اور نشر و اشاعت علوم ایسے "دورِ ظلمات" میں اہم کام ہے، اور "احیائے سنّت محمدیہ" علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام والتحیہ —— اعظم مقاصد میں سے ہے ——
کسب علوم شرعیہ، اشاعت علوم شرعیہ نیز سنّت مصطفویہ کے زندہ کرنے کے لئے خوب اچھی طرح کمرِ ہمت باندھو ...... والسّلام

مکتوب (۱۸۱) مولانا جمال الدین کے نام :——

...... نماز اس صورت ظاہری میں محدود نہیں ہے، بلکہ "عالم غیب الغیب"

Marfat.com

میں اپنی ایک حقیقت رکھتی ہے جو تمام حقیقتوں سے بالاتر حقیقت ہے۔ جب تک کوئی اس حقیقت تک نہ پہنچے گا، اس کے (نماز کے) کمال کو کیا پا سکے گا ــــــ اور وہ حقیقت، صورت نماز کے ساتھ ہی وابستہ ہے ــــــ نماز ایک محبوب و دلبر ہے، اس کی صورت زیبا گو گویا اس عالم مجاز میں "ارکانِ مخصوصہ" کے ساتھ، اور اس کی "اداؤں" اور "رعنائیوں" کو اس "قیام و قعود" اور "آداب و خشوع" کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے ــــــ جو شخص اس کی صورت کا شیدا نہ بنے گا ان ارکانِ مخصوصہ کی حقیقت کو کیا پا سکے گا، اور جو کوئی اس کی اداؤں اور رعنائیوں پر فریفتہ نہ ہوگا، وہ قیام و قعود کی حقیقت کو کیا سمجھ سکے گا۔ ؎

چکد مُشک تراز دستم چو آں گیسو بچنگ اُفتد
دمد صبح از گریبانم گر آں مہ در کنار آید

والسلام علیکم

مکتوب (۱۸۲) میرزا عبید اللہ کے نام :ــــ

مخدوما! ــــ "استعمالِ اسباب" "منافیٔ توکل" نہیں ہے ــــ تاثیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانے اور اسی پر بھروسہ رکھے، اور "سبب یقینی" کو درمیان میں لائے، یہ عین توکل ہوگا ــــ ہاں اگر "اسباب موہومہ بعیدہ" کے ارتکاب کو توکل سے بعید کہا جائے تو گنجائش ہے لیکن اسبابِ متیقنہ کے بغیر چارہ نہیں ہے ــــ آگ کو روشن کرے، لیکن آگ کی تاثیر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانے ــــ کھانا کھائے، اور شکم سیری کو اللہ کی طرف سے سمجھے ــــ اگر کوئی شخص اس قسم کے اسباب اختیار کرنے میں کوتاہی کرے، اور اس بناء پر اس کو کوئی مضرت پہنچ جائے، تو وہ شخص گنہگار ہوگا۔

اسباب تین قسم کے ہیں :ــ

Marfat.com

(۱) اسبابِ موہومہ ـــــ ان کا ترک کرنا لازم ہے۔

(۲) اسبابِ متیقّنہ ـــــ ان کو اختیار کرنا ضروری ہے۔

(۳) اسبابِ مشکوکہ و مظنونہ ـــــ ان اسباب کا اختیار کرنا نہ کرنا دونوں جائز ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مشورے کا حکم فرمایا ہے، کہ مشورہ بھی منجملہ اسباب ہے اور اس کے بعد توکل کا بھی حکم دیا ہے ـــــ چنانچہ ارشاد ہے :- "وشاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ان اللہ یحب المتوکلین"[ع]

(البتہ) "اعمالِ اخروی" میں توکل کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا اس لئے کہ ان اعمال کے لئے ہم جد و جہد کے مامور ہیں ـــــ معاملات آخرت میں، خوف و خشیت اور امید کا ہونا محبوب و پسندیدہ چیز ہے ـــــ آیہ ـــــ "یدعون[ع] ربھم خوفا وطمعا" ـــــ اس حقیقت کو ظاہر کر رہی ہے ـــــ اعتماد اللہ کے فضل و کرم پر ہی رکھے، لیکن اعمالِ ظاہرہ کو بھی ہاتھ سے نہ چھوڑے ـــــ اوامر کا امتثال ہو، اور منہیات سے پرہیز، طریقۂ بندگی اور حقیقت توکل یہی ہے، اور راہِ حق اسی میں منحصر ہے۔

..... "قلتِ طعام" اور "قلتِ منام" ـــــ مرغوبات میں سے ہے، اس کے دریافت کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی ـــــ لیکن اتنی قلت نہ ہو کہ طاعت سے روک دے اور "خشکیٔ دماغ"، اور خیالاتِ فاسدہ پیدا کرے۔

ع اور اُن سے مشورہ کیجئے معاملات میں پس جب آپ عزم کرلیں، تو اللہ پر توکل کیجئے، بیشک اللہ متوکلین کو دوست رکھتا ہے۔ ۱۲

ع وہ خوف اور بخشش کی طمع کے باعث اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

ریاضات و صعوبات میں سے جو بھی موافق سنت ہو مبارک ہے ——— از قسم رہبانیت نہ ہو ——— "لا رهبانية فی الاسلام" (اسلام میں رہبانیت نہیں ہے)۔

چاہیے کہ اپنے اوقات کو مندرجۂ ذیل ان تین چیزوں سے معمور رکھیں۔

(۱) تلاوت قرآن مجید۔

(۲) نماز باطول قنوت و خشوع و خضوع۔

(۳) تکرار کلمۂ طیبہ۔

تم نے اوراد و وظائف طلب کئے ہیں، فقیر نے کتب معتبرۂ احادیث سے "تتبع بلیغ" کرکے اوراد و وظائف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جمع کر دیا ہے، لیکن ابھی تک مسودات بیاض کی شکل میں نہیں آئے ہیں، سالہا سال ہو گئے کہ مسودات پڑے ہوئے ہیں مگر ان کی تبییض کی توفیق نہیں ہوئی، اگر ہو سکا تو ان میں سے کچھ حصہ نقل کرکے بھیجا جائے گا ——— انشاء اللہ تعالیٰ ——— (فی الحال) اگر "مشکوٰۃ" یا "حصن حصین" میں سے انتخاب کرکے کچھ وظائف عمل میں لاؤ تو بہتر ہے .... والسلام۔

مکتوب (۱۸۳) عبید اللہ[1] مرتب مکتوبات جلد ہذا کے نام :———

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ .... سب سے آخری چیز جو حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے لکھی ہے، وہ مکتوب ہے، جو مکتوبات جلد ثالث کے آخر میں ہے

---

[1] صاحبزادۂ گرامی خواجہ محمد عبید اللہ۔ المعروف بہ مروج الشریعۃ۔ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمہ اللہ کے فرزند ثالث تھے، اپنے والد ماجد کی خدمت میں تمام کمالات حاصل کئے۔ ایک سالہ یا نوشتہ (۱۰۸۳ھ)

Marfat.com

اور جو بنام مولانا حسن دہلوی ہے، اس مکتوب میں "تعین وجودی" سے اوپر "تعین حبی" کا اثبات کیا ہے ...... دنوں میں ان "معارف" کی تحریر میں مشغول رہے۔ راقم کو حضرت والا کو بخار آگیا، اور اس بخار کے چھٹے روز انتقال فرما گئے ..... وصال کے بعد وہ تحریر "معرض ظہور" میں آئی ___ مخلصین اس کے مطالعے سے مشرف ہوئے اور اس کی نقلیں کرلیں۔ ___ اس تحریر معارف کے بعد "شدائد مرض موت" میں بھی بہت سے "معارف و اسرار" بیان فرمائے اور وصیتیں ہیں ___ ایام مرض میں حضرت مجددؒ کی امامت کے فرائض خواجہ محمد سعیدؒ (صاحبزادہ کلاں) انجام دیتے تھے ___ فقیر سے فرمادیا تھا، کہ تو مسجد میں جاکر "ہمراہ یاراں" نماز پڑھ اور وہاں امامت کر، یہ "بلے بال و پر" تعمیل حکم کی وجہ سے "جماعت یاراں" کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھ کر باقی اوقات حضرت والا کی خدمت میں حاضر رہتا تھا ___ اور روز و شب اس مکان میں جو "محل لقائے جانانہ" تھا، خدمت اقدس میں موجود رہتا تھا ___ اسی مرض موت میں ایک مجلس میں فرمایا کہ "درجۂ کمال کا حصول، قرآن شریف کے ساتھ قوی تعلق پیدا کرنے کے ساتھ وابستہ ہے ... حروف قرآن میں سے ہر ہر حرف کو ایک ایسا دریا سمجھتا ہوں جو کعبۂ مقصود تک پہونچانے والا ہے"۔ ... والسلام۔

(ھ) "الکالیقیہ حاشیہ" آپ کی تصنیف ہے۔ ۲۱ رشعبان ۱۰۳۷ھ کو پیدا ہوئے۔ ۱۹ ربیع الاول ۱۰۸۳ھ بروز جمعہ وفات پائی ..... "قطب عالم رفت از عالم" تاریخ وصال ہے۔ (ہدیۂ احمدیہ نزہۃ الخواطر بحوالہ تذکرۃ الانساب لقاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ)

Marfat.com

مکتوب (۱۹۰) مخدوم زادہ گرامی محمد سیف الدین[1] (ابن خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ) کے نام:۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ـــــ ہمارے حضرت (مجدد الف ثانیؒ) فرماتے تھے، کہ میں ایک دن نمازِ چاشت پڑھ رہا تھا ـــــ میں نے دیکھا کہ ایک "بلائے عظیم" میرے سینے سے برآمد ہوئی اور اس بلا کا "آشیانہ" بھی سینے سے نکال کر باہر پھینک دیا گیا ـــــ اور وہ "ظلمات" جو سینے کے گرداگرد تھے وہ بھی دور ہو گئے، اور سینے کو

---

[1] مخدوم زادہ گرامی محمد سیف الدین سرہندیؒ: آپ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ کے فرزند خاص ہیں، اپنے والد ماجد سے کسب فیض کیا، کمالاتِ ظاہری و باطنی، ارشادِ طالباں اور استقامتِ شریعت و ثباتِ طریقت میں اپنے باپ کی مانند تھے ۱۰۴۹ھ میں پیدا ہوئے۔ ۲۰ جمادی الاولی ۱۰۹۶ھ کو، ۴۷ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ سرہند میں گنبدِ کلاں کے اندر دفن ہیں: "بے بے ستونِ دینِ فساد" آپ کی تاریخ وفات ہے۔ آپ کی اولاد میں آٹھ لڑکے اور چھ لڑکیاں تھیں۔ اپنے والد ماجد کے حکم سے دہلی میں اقامت اختیار کی، وہاں طالبین کا مرجع بن گئے، حضرت عالمگیرؒ نے ان سے ہی سلوک حاصل کیا ـــــ شیخ مراد بن عبداللہ نے ذیل رشحات میں لکھا ہے کہ:۔ آپ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اندر اپنے زمانے میں بے نظیر تھے۔ آپ کے زمانے میں بدعتیں بلادِ ہند سے یک قلم نیست و نابود ہو گئی تھیں۔ آپ کے والد نے آپ کا لقب محتسبِ لامتہ رکھا تھا ـــــ بادشاہ نے جب آپ کو قلعہ میں بلایا، تو دیوارِ قلعہ کی پتھر کی تصویریں جب تک نہ تڑوا دیں اُس وقت تک قلعہ میں داخل نہ ہوئے۔ شیخ مراد نے یہ بھی لکھا ہے کہ مولانا سیف الدین قدس سرہ شوکتِ ظاہری بھی بہت رکھتے تھے اعلیٰ درجہ کا لباس پہنتے تھے۔ آپ کو دیکھ کر سلاطین و امراء ادب سے سروقد کھڑے ہو جاتے تھے، آپ کے دسترخوان پر روزانہ دونوں وقت چودہ سو آدمی کھانا کھاتے تھے۔

(ماخوذ از نزہۃ الخواطر جلد ۵)

Marfat.com

ایک عجیب "انشراح" حاصل ہوا ــــ بعدازاں معلوم ہوا کہ یہ بلائے عظیم "وسواس خنّاس" تھے، جس کے شر سے پناہ مانگنے کا امر، قرآن مجید میں ہے۔ "خطرات و وساوس" جو کہ اصول دین میں پیدا ہوتے ہیں ان کا سرچشمہ یہی "خنّاس" ہے، جو سینے میں آشیانہ بنالیتا ہے، اور اور ہر وقت نیش زنی کرتا رہتا ہے ــــ "کمالِ شرح صدر" اس "خنّاس" کے رفع کے بغیر ممکن نہیں، اس واقعے کے کچھ عرصے بعد حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں حلقہ میں قرآن مجید سُن رہا تھا، میں نے محسوس کیا کہ اثنائے استماع میں بعض نامناسب وساوس میرے اندر ہیں، میں نے استغفار کیا اور حیرت زدہ ہوا کہ یہ کیا بات ہوئی، شاید زائل شدہ خناس پھر عود کر آیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ سینہ اسی لطافت پر ہے۔ بعدازاں ظاہر ہوا کہ یہ "خنّاس" "خنّاس سینہ" کے علاوہ ہے، اور اس کا آشیانہ قلب میں ہے۔ اس کے رفع کرنے کی جانب متوجہ ہوا، میں نے دیکھا کہ یہ "خنّاس" بھی تمام تر قلب سے باہر ہو گیا۔ والسّلام علیکم و علیٰ من لدیکم۔

مکتوب (۱۹۲) محمد عبید اللہ سرہندیؒ جامع مکاتیب کے نام: ــــ (آخری حصّہ)

...... بعض افرادِ امت کو بطریق تبعیت جو "حصولِ کمالاتِ نبوت" ہو جاتا ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ نبی ہو جائے یا نبی سے مساوات پیدا کر لے، اس لئے کہ کمالاتِ نبوت کا حصول امرِ دیگر ہے، اور منصبِ نبوت کا حاصل ہونا دوسری چیز ہے۔

اس مضمون کی تحقیق حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے ......

والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ......

Marfat.com

مکتوب (۱۹۳) مولانا محمد افضل[1] کے نام : ——— (ابتدائی حصہ)

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی ——— ہمارے حضرت مجدد الف ثانیؒ کو مرض وفات سے پیشتر بخار اور کھانسی کی شکایت ہوگئی تھی چند روز کے بعد اس مرض سے صحت ہوگئی تھی، چنانچہ اصلی حالت پر آگئے تھے، اور بے تکلف مسجد میں حاضر ہوتے تھے، کم وبیش ایک ماہ کے بعد ایک ایسا بخار عارض ہوا کہ چھٹے روز اس دنیا سے "دار السرور" کی طرف رحلت فرما گئے . . . . . والسلام

مکتوب (۱۹۷) ملا سجاول[2] کے نام : ——— (آخری حصہ)

تم نے لکھا تھا کہ اس جگہ کے لوگ بعد نماز پنجگانہ ہاتھ اٹھا کر "فاتحہ" پڑھتے ہیں، اور اس عمل کو اپنے اوپر لازم کر لیا ہے، اس کے ترک کرنے والے پر اعتراض کرتے ہیں۔

مخدوما! ——— اس قسم کا فاتحہ پڑھنا ہمارے بزرگوں کا عمل نہیں ہے اور اعمال پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی یہ چیز نظر سے نہیں گذری ——— خزانۃ الروایات میں خلاصہ سے نقل کیا ہے کہ: "قراءۃ الفاتحۃ لاجل المھمات بعد الفرائض بدعۃ" (مہمات کے لئے بعد فرائض فاتحہ پڑھنا بدعت ہے) . . . اور تم نے بعد نماز جمعہ مصافحہ کرنے

---

[1] آپ حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے بڑے خلفاء میں سے ہیں۔۱۲

[2] اخون عبد الحق سجاول - آپ بھی حضرت عروۃ الوثقیٰؒ کے خلیفہ ہیں، ظاہری و باطنی دونوں علوم کے ماہر تھے۔ شرح وقایہ بزبان فارسی آپ نے اپنے پیر و مرشد کے نام معنون کی ہے۔۱۲
(از روضۃ القیومیہ رکن دوم)

Marfat.com

کے متعلق بھی دریافت کیا ہے، جو وہاں مروّج ہے ؟۔

مخدوما! ___ مصافحہ فی نفسہا تو مسنون اور "عمل بزرگ" ہے، اور یہ وقت کا تعیّن بدعت ہے۔ یہ مصافحہ وجہ حُسن بھی رکھتا ہے اور وجہ قبح بھی۔ ... زیادہ سے زیادہ اباحت تک ہی معاملہ پہنچ جائے، جیسا کہ بعض نے کہا ہے تو بھی غنیمت ہے ......

___ والسلام ___

مکتوب (۲۰۰) صوفی نور بیگ کے نام :___

... ذکر کرنے میں کوئی غرض "قبولِ خلق" یا "حصول احوال و مواجید" میں سے نہ ہونی چاہئے۔ بے غرضانہ ذکر کریں۔ اور "وقت نشاط" میں چند لوگوں کو "تلقین ذکر" کریں۔ بطریق سفارت نہ کہ بطریق اصالت و خلافت ___ اور جن شرائط کو تم نے لکھا ہے وہ تو اُس صورت میں ہیں جبکہ بطور خود تلقین کرو، لیکن اگر بطور سفارت ذکر کراؤ تو یہ شرائط درکار نہیں ہیں، تم تو محض ایک ترجمان کی حیثیت رکھتے ہو ___ اور یہ تلقین ذکر تم پر جبر نہیں ہے تم کو اختیار ہے، اگر بے تکلف انشراح صدر ہو تو یہ کام انجام دو، ورنہ کوئی ضرورت نہیں۔ تمہارے لئے جو ضروری ہے وہ "دوام ذکر و مراقبہ" ہے۔ دوسرے کی تکمیل تو اپنے کمال کی فرع ہے ___ یہ جو چند اشخاص کو ذکر کرانے کی تم کو اجازت دے دی گئی، اس لئے تھی کہ اچھا ہے چند آدمی جمع ہو کر مشغول ہوں تاکہ ایک کا فیض دوسرے پر منعکس ہو ___

تم نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کسی سالک کو خواب میں پیر و مرشد اجازت تلقین دیدے اور "بزرگان گذشتہ" کی ارواح سے اجازت ظاہر ہو تو یہ اجازت تلقین ہے یا نہیں ؟

مخدوما! ___ اجازت تعلیم طریقت اہم معاملہ ہے، خواب سے کام نہیں چلتا ہے تاوقتیکہ بیداری میں اجازت نہ ملے۔ اجازت صورت پذیر نہیں ___ اسی طرح

Marfat.com

احوال، مواجید، قطبیت، فردیت اور غوثیت کا معاملہ ہے، کہ اگر یہ چیزیں خواب میں ظاہر ہوں، تو اکابر کے نزدیک معتبر نہیں، البتہ بیداری میں جو احوال و مواجید رونما ہوں، وہ معتبر ہیں قطب و غوث وہ ہے جو خارج و بیداری میں ان دونوں منصبوں سے سرفراز ہو اگر کوئی خواب میں اپنے آپ کو بادشاہ دیکھے، تو بادشاہ نہیں بن جائے گا تاوقتیکہ خارج میں بادشاہ نہ ہو۔ ؎

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم
چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم

ہاں یہ ضرور ہے کہ "وقائع و منامات صالحہ" مبشرات اور مخبر استعداد ہیں ــــ کبھی "حقیقت استعداد" ظہور میں آجاتی ہے اور کبھی ظہور میں نہیں بھی آتی۔ ۔ ۔

مکتوب (۲۰۲) حافظ محمد شریف کے نام :ــــ

حافظ جی کو اس دور افتادہ کا سلام عافیت انجام! ــــ دعائے خیر سے مجھ کو بھول نہ جائیں ــــ اس عمر چند روزہ کو اہم امور میں صرف کریں "احیائے لیالی" اور "گریۂ سحری" کو مغتنمات میں سے سمجھیں۔ شبہائے تار کو "انوار اذکار" سے روشن کریں ــــ تجارت میں "صدق و امانت" کو ملحوظ رکھیں "ان اللہ یحب التاجر الصدوق" (سچے تاجر کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے) یہ حدیث تم نے سنی ہوگی۔ "عقود فاسدہ و ربویہ" سے بچتے رہیں، اس بارے میں خاص اہتمام رکھیں، یہ مقام محل لغزش علماء ہے، چہ جائیکہ غیر علماء۔ ۔ ۔ ۔ ۔ علمائے متدین سے ایسے عقود و معاملا کی جانچ پڑتال کرتے، اور اس مبحث کی تحقیق کرتے رہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ ابھی ورطۂ ہلاکہ

Marfat.com

سے نجات کے طالب رہیں ۔۔۔۔ والسلام علیٰ من اتبع الهدیٰ

مکتوب (۲۰۴) اسد اللہ بیگ کے نام :۔۔۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ "نیستی و بندگی" کا حسن و جمال تمھارے آئینہ باطن پر جلوہ گر کردے اور دعوائے تکبر سے نجات دے ۔ بحرمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔ بندہ جتنا احکامِ بندگی میں ثابت قدم ہوگا "نیستی ذاتی" اور "فقر جبلی" کا تصور اس پر جتنا غالب ہوگا "ہستی" وکمالات اور خوبی کا ظہور اس کے حق میں اتنا ہی زیادہ ہوگا ۔ ع ۔۔۔۔۔۔

"و بضدها تتبین الاشیاء"

(چیزیں اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہیں)

حسن و جمال، غنا، اور تمام کمالات بوجہ کمال، اللہ کے لئے ہیں ۔۔۔۔۔ اُس نے مخلوق کو "ذلّ و نیستی"، اور احتیاج کی صفت پر پیدا کیا ہے، اور اپنے "کمالات وجودی" کا ایک پرتو بھی اُس پر ڈال دیا ہے، جس کسی نے اپنے آپ کو باوجود اس "کمال عارضی" کے کامل و خیر خیال کیا، اور قیدِ نفسِ امارہ میں پھنس گیا، وہ سعادتِ قرب سے محروم ہوگیا اور "بُعد و حرمان" کے داغ میں مبتلا ہوا ۔۔۔۔ "فالویل لہ ثم الویل" ۔۔۔۔ اور جس کسی نے "کمالات عارضی" کو اس کے مالک کے سپرد کیا، اور اپنے ذاتی فقر و نیستی کو دیکھا، وہ "دولتِ قرب و وصال" سے بہرہ یاب ہوا اس نے "دامِ نیستی" سے "صیدِ ہستی" کو حاصل کر لیا، اور "راہِ ذلت" سے مقامِ عزت پر پہنچ گیا "فطوبیٰ لہ ثم طوبیٰ" ۔۔۔۔ اس کی پیدائش کا جو مقصد تھا اُس کو پورا کیا، نعمت اس کے حق میں تمام ہوئی ۔۔

Marfat.com

اومن کان میتاً فاحییناہ وجعلنا لہٗ نوراً یمشی بہٖ فی الناس الآیہ
(آیا جو شخص مُردہ تھا، پس اس کو ہم نے زندہ کیا، اور اس کے لئے نور پیدا کیا کہ وہ اس نور کے ساتھ لوگوں میں چلتا ہے، اس شخص کے مانند ہو سکتا ہے، جس کا عالم یہ ہے کہ ظلمات میں مبتلا ہے، اور اس سے نکلنے والا نہیں) یہ آیۂ کریمہ اس شخص کا بیانِ حال ہے ۔۔۔ ۔۔۔
یہ کمال، کمالِ اتباعِ سیدِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر موقوف ہے۔

اللّٰھم ارزقنا کمال متابعتہٖ والثبات علیٰ محبتہٖ ویرحم اللہ عبداً قال آمینا ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ والسلام ——

مکتوب (۲۰۷) شیخ عبداللطیف لشکر خانی کے نام : —— (وعظ و تذکیر میں)
(یہ مکتوب عربی میں ہے)

بعد الحمد والصلوٰۃ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ دوستوں سے اُمید ہے کہ وہ اتباعِ ہوا و شیطان کے باعث "لقاءِ رحمٰن" کو فراموش نہ کریں گے، زمانۂ صحت و فراغ کو غنیمت جانیں گے، تلاوتِ قرآن کریں گے، نفس بُرائیوں کا حکم کرنے والا ہے، اور دُنیا (درحقیقت) ایک بڑی زبردست جادوگرنی ہے، جس کا ظاہر پسندیدہ اور جس کی لذتیں مرغوب ہیں —— آخرت فراموش کی ہوئی چیز ہے، اور اس کی نعمتیں پوشیدہ ہیں —— شیطان، نقد کو رواج دے رہا ہے، اور فقر و فقدان سے ڈرا رہا ہے —— کیا عاقل کو خبر نہیں، کہ دُنیا "عاجلہ" ہے، اس کی متاع، فانی ہے، اور آخرت کا فائدہ باقی اور پائیدار ہے فوت ہونے والا نہیں ۔۔ ۔۔ ۔۔ (اے انسان!) تو نے تین چیزوں کو تین چیزوں پر ترجیح دے رکھی ہے، یعنی تعبِ نفس[۱]، شغلِ قلب[۲] اور ثقلِ حساب[۳] کو راحتِ نفس[۱]، فراغِ قلب[۲] اور خفتِ حساب[۳]

Marfat.com

پر ترجیح دے دی ہے، تو بدنِ فانی کی تعمیر میں مشغول ہے، نفس ظالم کا پیٹ بھر رہا ہے، اور جنابِ سبحانی کی جانب توجہ کرنے کو فراموش کر بیٹھا ہے، تو نے اپنے قلب کو لذّاتِ فانیہ سے لبریز کر دیا ہے، اور ابھی تک تجھ کو تیری آرزوئیں حاصل نہیں ہوئی ہیں، ایک عقلمند سے یہ بات تعجب خیز ہے کہ وہ اُمورِ دنیا میں تو تدبیر کا اہتمام کرے، لیکن امورِ آخرت کو تقدیر کے حوالے کر دے، کیا اس کو اس کا یقین نہیں کہ امورِ دنیا کی تدبیر ہی یہ ہے کہ تدبیر کو ساقط کر دیا جائے، اور امورِ آخرت میں جدوجہد کرنا اور کوتاہی کو ترک کرنا ضروری ہے ـــــ کیا اس نے یہ نہیں سُنا کہ دنیا کی حاجت کا ترک کر دینا ہی حاجت کا پورا ہونا ہے، کمبختی ہے اُس شخص کی جو دارالغرور (دنیا) میں مطمئن ہے، اور یہاں کی خوشی پر فریفتہ ہے، وحشتِ قبر اور شدّتِ یومِ قیامت کو بھول گیا، باطل میں ڈوبا ہوا ہے اور کتاب مسطور فی رقٍ منشور (قرآن مجید) سے اعراض کر رہا ہے، لہو و لعب کی طرف چلتا ہے، اور بیتِ معمور کی طرف نہیں چلتا " افلا یعلم اذا بعثر ما فی القبور وحصل ما فی الصدور ان ربھم بھم یومئذٍ لخبیر" (کیا انسان نہیں جانتا اس وقت کو جبکہ قبروں سے مردوں کو اٹھایا جائے گا، اور ان بھیدوں کو جو سینوں میں چھپے ہوئے ہیں، ظاہر کیا جائے گا، بیشک رب الناس اُس دن انسانوں کے احوال سے باخبر ہے)۔ ـ ـ ـ ـ والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

مکتوب (۲۱۰) میر کُ[1] عباد اللہ ولد قاضی محمد زاہد کابلی کے نام: ـــــ

الحمد للہ رب العالمین والسّلام علیٰ سیّد المرسلین وآلہ اجمعین۔

---

[1] آپ منطق کے مشہور صاحب تصنیف اُستاد میر زاہد کے صاحبزادے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

علم جس سے مراد انکشاف ہے، دو قسم پر ہے :۔ ایک یہ کہ انکشاف کے ساتھ ساتھ احاطہ بھی ہو ـــــ دوسری قسم یہ ہے کہ محض انکشاف ہو احاطہ نہ ہو ـــــ وہ علم جو "ممکن" سے تعلق رکھتا ہے قسم اوّل میں داخل ہے، اور جو علم "واجب" سے متعلق ہے وہ از قسم ثانی ہے ـــــ اس دوسرے علم کو "ادراک بسیط" کہتے ہیں ـــــ "عدم احاطہ" کی علامت، شناخت یہ ہے کہ کیفیت "درک" میں نہ آئے۔ "رویتِ اُخروی" علم کی قسم ثانی ہے، کیونکہ وہاں محض انکشاف ہے، بغیر کیفیت معلوم ہوئے ـــــ اور کیفیت معلوم بھی کیسے ہو حق تعالیٰ تو کیفیت سے منزہ ہے ـــــ تعالیٰ شانہ وعزّ برھانہ۔ والسلام۔

مکتوب (۲۲۵) حاجی محمد عارف[1] کے نام :ـــــ

بسم اللہ حامداً لہ ومصلیاً علی رسولہ الکریم ـــــ "تم نے لکھا تھا کہ حقیقتِ نماز کو کیا عرض کروں، نماز کی ادائیگی میں وہ لذت حاصل ہوتی ہے کہ اس کی تشریح نہیں کی جا سکتی، تکبیرِ اولیٰ کے وقت ہی محویت طاری ہو جاتی ہے اور سوائے مشاہدۂ حق کے کوئی شعور باقی نہیں رہتا، نیز بعض اوقات ایک ایسا نور قلب سے ظاہر ہوتا ہے کہ گویا اُسنے تمام عالم کو منور کر دیا ہے"۔

مخدوما! ـــــ نماز سے لذت یاب ہونا بڑی نعمت ہے، ہمارے حضرت مجدّد الفِ ثانیؒ نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ: "غیر منتہی کو نماز میں لذت میسّر نہیں، علی الخصوص فرائض میں، اس لئے کہ ابتدا میں زیادہ سے زیادہ نفلی نمازوں میں لذت

---

[1] صاحب مکتوبات کے خاص خلیفہ ہیں ۱۲۔

Marfat.com

محسوس ہوتی ہے "۔ لیکن "شہابت النہایہ" (آخر) میں سمت ومخصوص سے مربوط و متعلق ہو جاتی ہے۔ ع

"این کار دولت کنون تا کرا دہند"

حضرت مجددؒ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ: " جو لذت ادائے نماز کے وقت حاصل ہوتی ہے، نفس کو اس میں بالکل دخل نہیں ہوتا۔" ع

هنيئاً لارباب النعيم نعيمها"

اور یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ: " نماز کا رتبہ دنیا میں ایسا ہے جیسا کہ آخرت میں رویت باری تعالیٰ کا۔" اور یہ بھی فرمایا کہ: " تمام عبادات، وسائل نماز ہیں، اور نماز مقاصد میں سے ہے " ...... والسلام۔

مکتوب (۲۲۷) میرزا امان اللہ کے نام:۔

...... بنی آدم کو جو امتیاز و فضیلت تمام "اجناس موجودات" میں حاصل ہے وہ از راہِ عشق ہے۔ ع

" درد را جز آدمی درخورد نیست"

انسان، جتنا زیادہ "مورد درد و محبت" ہو گا معیت و قرب میں بھی کامل تر ہو گا (ارشادِ نبویؐ) "المرء مع من احب"۔ ...... معیت، محب صادق کو ہر وقت نصیب ہوتی ہے۔

ع ارباب نعمت کو اُن کی نعمتیں مبارک ہوں۔

Marfat.com

سرورِ کائنات فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم باوجود محبوبیت فی آیتہ "دوام حزن" اور "تواصل فکر" کے ساتھ موصوف تھے، جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے ——— اور جو شخص بھی اس درد سے بے نصیب ہے، وہ چوپائے کے حکم میں ہے، بلکہ اس سے بھی کم درجہ اور گمراہ تر ہے۔ ... ... والسلام۔

مکتوب (۲۲۸) مولانا محمد صدیق کے نام: ———

(احیائے سنّت و اماتت بدعت کی ترغیب و تحریص میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— حامداً اللہ العظیم و مصلیاً علیٰ رسولہ الکریم ——— اس وقت عہدِ نبوت سے دُوری اور قربِ قیامت کی وجہ سے بدعت شائع ہوتی جارہی ہے، اور بدعت کی ظلمتیں عالم پر محیط ہیں، سنّت غریب و نادر ہوگئی ہے، اور اس کے انوار مستور ہو رہے ہیں، سُننِ متروکہ کے زندہ کرنے، اور علومِ شرعیہ کے پھیلانے کے لئے کمرِ ہمت تنگ باندھو اور اس امر کو وسیلۂ کمالِ رضامندیٔ حق تعالیٰ بنالو، نیز مقرّب بارگاہِ محمدی ہونے کو بھی اسی عمل سے ڈھونڈھو ——— یہ مضمونِ حدیث ہے کہ: "جو شخص میری ایسی سنّت کو جو "متروکۃ العمل" ہوگئی ہے، زندہ کرے گا، اُس کو سَو شہیدوں کا ثواب ملے گا ——— احیاءِ سنّت کا پہلا درجہ تو یہ ہے کہ اس سنّت پر خود عمل کرے، اور اعلیٰ درجہ اس سنّت کی نشر و اشاعت اور دوسروں کو اس پر عمل کرانے کی کوشش کرنا ہے۔

... ... والسلام

Marfat.com

مکتوب (۲۳۳) بنام پیرزادہ حضرت خواجہ محمد عبید اللہؒ ابن حضرت خواجہ باقی باللہ دہلویؒ معروف بہ خواجہ خردؒ: ——— (درمیان سے)

... مشفقا! ——— آپ معارفِ توحید وجودی سے جو کچھ جانتے ہیں شوق سے لکھیں۔ یہ حالِ شریف ہے کس کو مجالِ سخن ہو سکتی ہے، کیونکہ اکابر اہل اللہ نے اس توحید وجودی کو بیان کیا ہے، اگرچہ از راہِ سکر و غلبۂ محبت ہی سہی ——— حضرت جدّامجد (حضرت شیخ عبدالاحد قدوسیؒ) توحید وجودی میں قدم راسخ رکھتے تھے، اور

لے خواجہ خرد رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ باقی باللہ دہلویؒ کے چھوٹے صاحبزادے ہیں، ہنوز آپ کم سن تھے کہ آپ کے والد ماجد کا وصال ہو گیا۔ عمر کے ابتدائی مراحل طے کر کے سنِ رشد میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کی خدمت میں پہنچے ابتداً اُن سے اجازت حاصل کی، بعد ازاں خواجہ حسام الدین اور شیخ الہداد سے (جو حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے خلفاء تھے) اجازت اور اخذ طریقہ کی سند حاصل کی، اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری کیا۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم فاروقی دہلویؒ اور ان کے چچا شیخ ابو الرضا دہلویؒ، سید مبارک محدث بلگرامیؒ اور سید کمال سنبھلیؒ وغیرہم نے آپ سے علمی و روحانی فیوض حاصل کئے۔ ۵ جمادی الاولیٰ ۱۰۷۴ھ کو وصال فرمایا۔ اپنے والد کی درگاہ کے احاطے میں دفن ہوئے۔ (ماخوذ از اسراریہ قلمی و انفاس العارفین و ماثر الکرام مؤلفہ آزاد بلگرامی) ان کا توحید وجودی کی طرف رجحان تھا۔ اس سلسلے میں حضرت خواجہ محمد معصومؒ سے مکاتبت فرمائی، سوال جتنا اہم تھا جواب بھی اتنا ہی اہم ہے۔ حضرت سرہندیؒ نے اس مکتوب میں بہت دقیق اور اعلیٰ درجہ کی بحث فرمائی ہے۔ انتخاب میں بقدرِ ضرورت پر اکتفا کیا گیا۔

Marfat.com

اس مضمون میں تصانیف عالیہ بھی تالیف فرمائی ہیں لیکن آداب شریعت کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا جیسا کہ محققین کا طریقہ ہے ــــــ بہر حال دوسروں کی نفی کرنا، اور حق کو اپنے علم میں ہی محصور و محدود رکھنا، اور اس کے علاوہ کو محال سمجھنا آپ جیسے حضرات سے بہت زیادہ محل تعجب ہے۔۔۔

مکتوب (۲۳۳) شیخ عبدالہادی فاروقی بدایونیؒ خلیفہ مجدد الف ثانیؒ کے نام :-

(فضیلت و خدمت درویشاں میں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ــ بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ الدعوات

احوال فقرائے ایں حدود، مستوجب حمد ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے آپ کی سلامتی و استقامت کی درخواست ہے ـــ مدت ہو گئی کہ آپ نے اپنے احوال سے کوئی اطلاع نہیں دی۔ خدا کرے خیریت ہو، کیا عجیب نعمت ہے، یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے

ف: آپ بدایوں کے فاروقی النسب بزرگ تھے، آپ بھی حضرت خواجہ باقی باللہ دہلویؒ کے ان مریدین میں سے ہیں جن کی تربیت باطنی حضرت مجدد الف ثانیؒ سے متعلق ہوئی تھی۔ انکسار و افتقار آپ کا طرۂ امتیاز تھا حضرت مجدد الف ثانیؒ نے جو مکاتیب اپنے پیر و مرشد کو لکھے ہیں اُن میں آپ کی ترقی باطنی کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ حضرت موصوف نے آپ کو خلافت عطا فرمائی تھی۔ آپ کا انتقال ۹ شعبان المعظم ۱۰۴۱ھ میں ہوا مزار مبارک بدایوں میں خرم شاہ کے تکیے میں ہے۔ ۱۲

(زبدۃ المقامات، تذکرۃ الواصلین، آثار اولیائے شہر بدایوں)

Marfat.com

کسی بندہ کو بڑھاپے اور زمانۂ ضعف میں آثارِ قبولیت کے ساتھ مزین فرمادے اور اس کے نورِ جبین کو اس کا شاہد عادل بنادے ــــ منقول ہے کہ ایک شخص نے ایک فاسق کو خواب میں اس کے مرنے کے بعد دیکھا، اور اس کے حالات دریافت کئے، اُس نے کہا کہ مجھے بخشدیا گیا۔ سائل نے ازراہِ تعجب پوچھا: کس عمل کی وجہ سے؟۔ اُس نے کہا کہ ایک روز حضرت بایزید بسطامیؒ نے بعد نمازِ عصر دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے تھے، میں بھی اُس دعا میں شریک تھا، اور ہاتھ اُٹھا کر آمین کہتا جاتا تھا۔ اس دعا کے طفیل میں مجھے بخشدیا۔ پس آپ جیسے درویشوں پر رشک غبطہ کرنا چاہیے، کہ دوستانِ خدائی دوستی میں اپنے "موئے سیاہ" کو سفید کرلیا اور ان کے دل میں اپنی جگہ بنائی۔ اس "امرِ عظیم القدر" کو تھوڑا خیال نہ کرنا

مکتوب (۲۴۴) خواجہ محمد کاظم کے نام: ــــ

(ان کے والد خواجہ محمد ہاشمؒ کی تعزیت کرتے ہوئے)

.... اللہ تعالیٰ کے فعل پر راضی وشاداں اور جادۂ شریعت پر ثابت قدم رہیں، سنتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہوں، اپنے والد کے "اوضاعِ پسندیدہ" کو ہاتھ سے نہ دیں، پانچوں نمازوں میں اوّل وقت حاضر ہوں ــــ اپنی والدہ نیز تمام اہل حقوق کی رضاجوئی میں کوشش کریں۔ "موسمِ جوانی" کو غنیمت جانیں، اور اپنی پوری کوشش مرضیٔ حق تعالیٰ کے حاصل کرنے میں صرف کردیں۔ قوتِ جوانی کو اپنے آقائے حقیقی کی خدمات میں صرف کریں۔ ایامِ ضعف وپیری میں کیا کام ہوسکتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ان ایام کو یونہی گذار دیں، لہو ولعب اور عیش وعشرت میں پڑجائیں، وقتِ عیش تو آگے آرہا ہے ــــ "اللھم لا عیش الا عیش الاٰخرۃ" یہ وقت، وقت کار ہے۔ نیک کاموں کے

Marfat.com

کرنے میں کوشش کریں، اور سوائے مولیٰ تعالیٰ اور اس کی رضا کے اور کوئی مقصود نہ رکھیں۔ فقر و مسکینی کو جان و دل سے دوست رکھیں، نامرادوں اور دردمندوں کی ہم نشینی اختیار کریں "صلحاء و درویشان" کو بدل و جان عزیز اور اُن سے مجالست رکھیں "واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي يريدون وجهه الاية" (روک اپنے آپ کو ایسے لوگوں کے ساتھ جو یاد کرتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام، چاہتے ہیں اللہ کی مرضی کو) اہلِ دنیا اور دنیا کے ٹھاٹ پر ہرگز "گوشۂ چشم" نہ ڈالیں، اور دنیا کے ٹھاٹ کو حقیر و ناچیز اور سمِ قاتل تصور کریں۔ طلباء کی خدمت حتی الامکان خود کریں، اور جہاں تک ہو سکے دوسروں پر ان کو نہ چھوڑیں۔

.... والسلام علیکم وعلیٰ من لدیکم۔

Marfat.com

تلخیص و ترجمہ

مکتوباتِ معصومیہ (جلدِ سوم)

(مرتبہ: حاجی محمد عاشور بخاری حسینیؒ)

مکتوب (۱) حضرت شیخ محمد سعیدؒ سرہندی برادرِ کلاں کے نام: ——

(در ذکرِ لوازمِ شوق و محبت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —— ع

"آمد از اں جناب صحیفہ بسوئے من"

الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن —— بعد از تقدیم مراسمِ عقیدت و نیازمندی عرض ہے —— کہ —— عنایت نامہ گرامی کے ورود سے، جو کہ ملا طاہر کی معرفت اس مسکین بے تسکین

ؑ آپ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے دوسرے صاحبزادے ہیں۔ ۱۰۰۵ھ میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے صلاح و تقویٰ کا پیکر تھے۔ اپنے والد بزرگوارؒ، اپنے بڑے بھائی خواجہ محمد صادق سرہندیؒ اور شیخ طاہر لاہوریؒ سے تعلیم حاصل کی حتیٰ کہ تمام علومِ عقلیہ و نقلیہ میں مہارتِ تامہ پیدا کرلی (بقیہ صفحہ ۱۹۶ پر)

Marfat.com

کے نامزد تھا ـــــ سعادت مند ہوا ..... اس مکتوب میں ازراہ لطف و تخلص بروی "تقدمات شوق آمیز" اور "فقرہ ہائے عشق انگیز" مندرج تھے اس کے مطالعے نے "آتش مشتاقان" کو دوچند اور "شعلۂ فراق" کو سربلند کردیا۔۔ بیشک لطف محبوب (حقیقی) بھی اسکے استغناء کی طرح سے عشق افزا اور آتش انگیز ہے مشتاقوں کی حالت سوختہ کو ہندی کا یہ مصرع خوب بیان کرتا ہے۔ ع

"چونے کی سی کانکری جب چھڑکوں تب آگ

(یعنی دل عاشق چونے کی ڈلی کی طرح ہے کہ جب اُس پر پانی چھڑکا جاتا ہے مثل آگ کے ہوجاتی ہے) ـــــــ

عاشق مسکین کو نہ تاب عتاب ہے نہ طاقت عنایت نہ برداشت قہر ہے نہ یارائے مہر ع

"کہ وصل از ہجر باشد جانستاں تر"

"لو کشفه لاحرقت سبحات وجهه ما انتهى اليه بصره من خلقه"(۱)

صفحہ ۱۹۵ کا بقیہ حاشیہ) تحصیل علم کے زمانے ہی میں حضرت مجددؒ کی توجہ سے نسبت نقشبندیہ سے مشرف ہوئے۔ ۱۷ - ۱۸ سال کی عمر سے درس دینا شروع کردیا تھا۔ معقول و منقول کی مشکل سے مشکل کتابیں پوری تعداد سے پڑھائیں۔ بعض کتابوں پر حواشی بھی لکھے ہیں۔ ان میں سے ایک تعلیقات مشکوٰۃ المصابیح بھی ہے۔ فقہ میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے، اور دقیق سے دقیق مسائل معمولی توجہ سے حل فرما دیتے تھے۔ آپ کی وفات ۲۷ جمادی الاخری [illegible]ھ کو ہوئی۔ مزار مبارک سرہند میں ہے ـــــ (ماخوذ از روضۃ القیومیہ رکن اول)

(۱) یعنی پردہ حق تعالیٰ ایک نور ہے "اگر وہ اس پردے کو اُٹھادے تو یقیناً اسکے انوار ذات تمام مخلوق کو جلا کر خاکستر کردیں۔ (یہ حدیث مسلم شریف کی ایک حدیث طویل کا جز ہے، اسکے اوّل ہے حجابہ النور)۔

Marfat.com

—— یہ حدیث بے شمار بیان کی گواہ ہے ۔ ؎

گیرم کہ بغم خانۂ ما بار دہند

کو حوصلہ و طاقت دیدار کہ دارد

بخششہائے شاہ گدا اسکے شتران بار بردار ہی اٹھایا کرتے ہیں —— ہستی عاشق جب تک درمیان میں ہے مورد صد بلا ہے ۔ اس کی درستی نیستی میں، اور اس کی فلاح ترک ہستی میں ہے۔ ...... ممکن کا کمال نفی کمال میں پوشیدہ ہے، اور اس کی خیریت، سلب خیریت میں مضمر ہے —— بھلا ایسا شخص جس کی نفی کمال میں کمال چھپا ہوا ہو اور جس کی "نیستی" میں بہتری ہو اپنے مولا و آقا کے کمال و جمال سے کس طرح خبردار ہو سکتا ہے ؟ —— مگر ہاں! وہ شخص جو "دام ہستی" سے "صید ہستی" کرے، اور وجود موہوب کے ساتھ موجود ہو (خبردار ہو سکتا ہے)۔ ..... بات طویل ہو گئی ۔ ع

" بندہ باید کہ حد خود داند

آپ نے اس مسکین کی آمد کا انتظار ظاہر کیا ہے ۔ ع

" از دوست یک اشارہ از ما بسر دویدن "

یہ تو عین سعادت نصیب ہے، کہ خدمت والا میں پہنچے، اور برکات صحبت سے مستفیض ہو۔

مکتوب (۳) شیخ محمد خلیل اللہ[1] کے نام :——

(اپنے برادر کلاں شیخ محمد سعیدؒ کے مناقب و مآثر میں)

---

[1] یہ شیخ محمد خلیل اللہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے فرزند خازن الرحمۃ حضرت شاہ محمد سعید سرہندیؒ کے صاحبزادے اور حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰؒ کے بھتیجے ہیں ۔۱۲

Marfat.com

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ و آلہ و نسلم ——— (برادرم شیخ محمد سعیدؒ کے اندر) بچپن ہی سے آثار قبول و کرامت ظاہر اور اطوار و لایت و نجابت ہویدا تھے۔ حضرت قطب الولایۃ خواجہ محمد باقیؒ کے زمانۂ حیات میں آپ چونکہ خرد سال تھے، اس لئے ان کی خدمت میں نہیں پہنچ سکے تھے، لیکن خواجہؒ نے ان کے حق میں فرمایا تھا کہ محمد سعید[1] ہمارا اہم پیشہ ہمکار ہے اس نے غائبانہ ہم سے نسبت حاصل کر لی ہے۔ ع

"فی المہد ینطق عن سعادۃ جدہٖ"[2]

آپ نے ظاہری و باطنی کمالات اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں حاصل کئے ہیں ——— سترہ سال کی عمر میں علوم ظاہرہ معقولہ و منقولہ کی تحصیل کو درجۂ کمال تک پہنچا دیا تھا ——— والد بزرگوار کی طرح کمال تقوی سے آراستہ، متابعت سنّت اور "عمل بعزیمت" سے پیراستہ ہیں۔ نرمی کلام، تواضع تمام، مہمانوں کی خبر گیری کا اہتمام، بذل موجود اور نفی وجود ان کا شیوہ اور طریقہ ہے ——— قرآن مجید کو سند عالی کے ساتھ تجویداً سیکھا ہے۔

حدیث نبویؐ "علی مصدرھا الصلوٰۃ والسلام" میں سند جید اور رتبۂ اعلےٰ رکھتے ہیں۔ فقہ میں بھی اونچی استعداد ہے۔ حضرت ایشاں (مجدد صاحبؒ) کو اکثر اوقات جب

---

(۱) زبدۃ المقامات میں لکھا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے تھے کہ محمد سعید چار پانچ سال کے ہوں گے کہ بیمار ہو گئے، میں نے ان کے غلبۂ ضعف کی حالت میں دریافت کیا کہ بیٹا کیا چاہتے ہو؟ بے اختیار جواب دیا، حضرت خواجہ (باقی باللہؒ) کو چاہتا ہوں۔ میں نے یہ کلمات حضرت خواجہؒ کو لکھ بھیجے، حضرت قدس سرہٗ نے تحریر فرمایا کہ:۔ تمہارے محمد سعید نے ہماری نسبت غائبانہ طور پر اچک لی ہے۔۱۲

(۲) یہ لڑکا اپنے گہوارے میں اپنی سعادت بخت کو بیان کر رہا ہے۔۱۲

Marfat.com

کسی فقہی مسئلے کی تحقیق کرنی ہوتی تھی، تو اُن سے اس مسئلے کی وضاحت طلب کرتے تھے ——
جب یہ "حلِ مشکلاتِ مسائل" کر دیتے تھے، اور بعض پیچیدہ مسئلوں میں راہِ خلاصی نکال دیتے تھے،
تو حضرتِ والا بہت خوش ہوا کرتے تھے، اور ان کے حق میں دعائیں کیا کرتے تھے حضرتِ والا کی زندگی
ہی میں یہ مراتب کمال و تکمیل کو پہنچ گئے تھے، اور ان کی موجودگی ہی میں خلافت حاصل کر کے
تعلیم طریقہ اور ارشادِ طلبہ کا کام انجام دینے لگے تھے —— کمال "عقلِ معاد" کے ساتھ ساتھ
"عقلِ معاش" میں بھی درجۂ کمال رکھتے ہیں —— چنانچہ حضرت ایشانؒ اکثر امور میں ان سے
مشورہ لیا کرتے تھے، اور ان کی رائے کو پسند فرماتے تھے۔ امورِ باطن میں بھی یہ حضرتِ والا کے رازدار تھے۔
حضرت مجددؒ جو اسرار ان کے درمیان رکھتے تھے اُن اسرار میں دوسرا کم شریک ہوتا تھا، ان کو
حضرت مجددؒ کے اسرارِ غامضہ اور معاملاتِ خاصہ کے ذریعے بشارت دی گئی ہے، امراضِ ظاہری والے
ان کی توجہ سے شفا پاتے ہیں، اور امراضِ باطنی والے ان کے تصرف سے جمعیتِ قلب کی راہ
اختیار کرتے ہیں ... ... والسّلام

مکتوب (۶) سلطانِ وقت حضرت اورنگ زیب عالمگیرؒ کے نام: ——

(در ذکر مواعظ و ادائے شکر نعمت امن و امان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —— بعد حمد و صلوٰۃ ——

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور
کچھ دور چلے اور یوں فرمایا، کہ اے معاذ! میں تجھے تقویٰ اللہ، صدقِ کلام، وفائے عہد، ادائے امانت
ترکِ خیانت، رحمِ یتیم، حفاظتِ ہمسایہ، ضبطِ غصہ، نرمیٔ کلام، بذلِ سلام، لزومِ امام،
تفقہ فی القرآن، حبِّ آخرت، خوفِ حسابِ آخرت، کوتاہیٔ آرزو، اور حُسنِ عمل کی وصیت کرتا ہوں،

Marfat.com

و منع کرتا ہوں اس بات سے کہ کسی مسلم کو برا بھلا کہے یا کسی کاذب کی تصدیق اور صادق کی تکذیب کرے یا امام عادل کی نافرمانی کرے اور فساد فی الارض میں حصہ لے ــــ اے معاذ اللہ کا ذکر کر ہر شجر و حجر کے قریب اور ہر گناہ کی توبہ کر ـــ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ طور پر اور علانیہ کی علانیہ طور پر (۱) ــــــــ (رواہ البیہقی فی کتاب الزھد)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں خادم کو کتنی مرتبہ معاف کروں؟ ـــ پس سکوت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ پھر اس شخص نے عرض کیا کہ کتنی مرتبہ معاف کروں؟ فرمایا کہ ایک دن میں ستر مرتبہ ــــــــ (رواہ مسلم فی صحیحہ)

یہ دعاگویان یازدہ ـــ حضرت سلطان الاسلام ظل اللہ تعالی علی الانام بسط ظلہما والعدل و الانصاف و ادام اساس الجود والاعطاف امیر المومنین انار اللہ برہانہ کی خدمت میں لکھتا ہے اور اظہار نیازمندی و خاکساری کرتے ہوئے نعمت امن و امان، رونق اسلام اور قوت شعائر اسلام کے ظہور پر شکر و ثنا کرتا ہے، نیز آپ کے لئے درازی عمر، شوکت و ظفر اور نصرت کی دعا اپنے زاویہ نامرادی اور گوشہ شکستگی میں درویشوں کے ساتھ کرتا رہتا ہے، چونکہ یہ دعا خلوص دل سے ہے، اور پس پشت ہے، اسلئے امید ہے کہ قرین قبولیت ہوگی ۔ آفتاب دولت و سلطنت بر افق مجد و علی تابان باد بالنبی الامی و آلہ الامجاد علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات والتحیات والبرکات

---

(۱) ظاہر حدیث سے تمسک کرکے بعض نے فرمایا ہے کہ علانیہ گناہ کی توبہ علانیہ کرنا ضروری ہے، اور محققین کے نزدیک استحبابی ہے (حاشیہ حصن حصین)

Marfat.com

مکتوب (۹) قاضی عنایت اللہ کے نام :—— (نصائح ضروریہ میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —— الحمد للہ العلی الاعلیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ کما یجری۔

امابعد —— صحیفۂ گرامی جو اس مسکین کے نامزد تھا، اُسکے ورود سے خوش اور مشرف ہوا۔

مخدوما! —— ماسوی اللہ میں گرفتار ہونا امراضِ قلبیہ میں سے شدید ترین مرض ہے، اس کے ازالہ کی فکر کرنا بہت ضروری ہے۔ ع

در خانہ اگر کس ست یکحرف بس ست

مکتوب گرامی پہنچنے اور مطالعہ کرنے کے بعد گم ہو گیا، جواب میں توقف اس وجہ سے ہوا، کہ وہ خط مل جائے، تو دوبارہ اس کو دیکھ کر جواب لکھا جائے، لیکن ابھی تک وہ خط نہیں مل سکا، ناچار چند کلمات لکھتا ہوں —— تم نے اظہارِ شوق کیا تھا، اور اپنے دردِ دل کی خبر دی تھی، اس شوق کو نعمتِ عظمیٰ، اور اس درد کو سرمایۂ سعادت تصور کرو —— ایک درویش نے فرمایا ہے، کہ اگر نخواستے داد (شرط) —— ندادے خواست (جزا) —— یعنی اگر اللہ تعالیٰ دینا نہ چاہتا تو طلب کا مادّہ نہ عطا کرتا ——

اللہ تعالیٰ آتشِ شوق کو مشتعل اور شعلۂ طلب کو سربلند کردے، یہاں تک کہ اپنے ماسوا سے بیگانہ بنادے، اور بے فائدہ کشمکش سے رہائی بخشے۔ ...... بزرگوں کا مقولہ ہے:۔

"دست بکار، دل بیار" —— حضرتِ حق کا محلِ نظر دل ہے —— دل کو پاک صاف رکھا جائے، اور اُسے ماسوائے حق کے التفات سے یکسو کر دینا چاہیے۔ ؎

ذکر گو ذکر، تا ترا جان ست ❊ پاکیِ دل ز ذکرِ رحمان ست

...... والسلام علیکم وعلیٰ سائر من اتبع الھدیٰ۔

Marfat.com

مکتوب (۱۱) محمد باقر لاہوری کے نام :۔ ——— (نصائح ضروریہ میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— صحیفۂ گرامی جو از راہ محبت ارسال کیا تھا۔ پہنچا۔ خوش وقت کیا۔ اسی طریقے سے اپنے حالات لکھتے رہا کرو، کہ یہ توجہ غائبانہ کا ذریعہ ہے۔ جو کچھ اپنی سرگذشت لکھی تھی، اور مقدماتِ طلب کا ذکر کیا تھا کہ اولاً وساوس کا ہجوم ہوا، پھر وساوس میں قلت ہو گئی، نیز حلاوتِ ذکر اور ظہورِ شوق و ذوق کے متعلق جو کچھ لکھا تھا یہ سب باتیں معلوم ہوئیں ——— کسی نے خوب کہا ہے :۔ ؎

بو صلش تا رسم صد بار از پا افگند شوقم
کہ نو پروازم و شاخ بلند سے آشیاں دارم

جب تم اس راستے میں آ گئے ہو تو مردانہ وار آؤ اور طلبگاری کے جو لوازم ہیں ان کو پورا کرو۔ شریعتِ غرا کے "عروۂ وثقیٰ" کو ہاتھ سے نہ دو ——— سُننِ نبویہ کو دانتوں سے مضبوط پکڑو ——— بدعت سے اور صحبتِ بدعتی سے بچتے رہو ——— کمرِ ہمت کو خدمتِ مولائے حقیقی جلِ سُلطانہ میں کس کر باندھ لو ——— درگاہِ قدس کی جانب کمالِ توجہ کو بڑی نعمت سمجھو۔ اور جو چیز بھی اس دولتِ معنوی کی مانع اور منافی ہو اُس سے سیکڑوں کوس دُور بھاگو، محبت و اطاعتِ شیوخ پر مستقیم رہو کہ اس راہ کا مدار، اُن کی محبت و اطاعت پر ہے ......

جس قسم کی اجازت تم کو دے دی گئی ہے اُسکے موافق عمل کرو ——— یہ اجازت اس لئے دی گئی ہے، تاکہ چند آدمی یکجا مشغولِ ذکر رہیں ——— ہمارے طریقے میں تنہا بیٹھنے سے یہ رَوش بہتر ہے (کہ یکجا کئی اشخاص مشغولِ ذکر رہیں) تاکہ ایک دوسرے کا فیض ایک دوسرے پر منعکس ہو ——— یہ بات مُجازلہٗ (جس کو اجازت دی گئی ہے) کے کمال پر موقوف نہیں ہے، ہاں یہ ضرور ہے، کہ وہ "سرِ حلقہ" ہوتا ہے، اس ضمن میں خود اسکی تربیت

Marfat.com

بھی ہے، اور اسکے مسترشدین کی تربیت بھی ـــــ حق سبحانہٗ درجاتِ کمال واکمال میں ترقی عطا کرے، اور خود بینی و پندار سے چھٹکارا دے ـــــ والسّلام علیکم وعلیٰ سائر من اتبع الھدیٰ والتزم متابعۃ المصطفیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات والبرکات العُلیٰ۔

مکتوب (۱۴۱) اسلام[1] خاں کے نام :ـــــ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ـــــ الحمد للہ العلی الاعلیٰ والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ رسولہ المجتبیٰ وعلیٰ سائر عبادہ الذین اصطفیٰ ـــــ

التفات نامہ گرامی، جو بذریعہ ڈاک چوکی بھیجا تھا ـــــ پہنچا ـــــ چونکہ اس خط سے آں مشفق اور اُسکے متعلقین کی سلامتی کی اطلاع ملی، اِسلئے سببِ فرحتِ فراواں ہوا ـــــ میری طرف سے کم کم خط پہنچنے کی تم نے شکایت

---

[1] میر ضیاء الدین حسین بن محمد حافظ البدخشی الدھلوی ـــــ اسلام خاں شاہی خطاب تھا ـــــ عالمگیرؒ کے قدیم ملازم تھے، ان کی شاہزادگی کے زمانے میں دیوان سرکارِ شاہی سے مفتخر تھے ـــــ بہت دلیر تھے، بہت سی جنگوں کو فتح کیا تھا ـــــ سال چہارم جلوسِ عالمگیری میں صوبہ داری کشمیر ان کے سپرد ہوئی، پھر صوبہ اکبر آباد (آگرہ) کی صوبہ داری سے ممتاز ہوئے ـــــ آگرہ میں ایک ماہ بھی نہ گذرا تھا کہ ۱۰۷۴ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا، اور مُسافرِ مُلکِ بقا ہوئے ـــــ غنی کشمیری نے ان کی تاریخ وفات یوں کہی ہے۔ ع :ـــــ "مُرد اسلام خان والا جاہ" (ص۲۰۲ پر دیکھئے)
۱۰۷۴ھ

Marfat.com

لکھی ہے ـــــــ

مکرما! ـــــ فقیر اس معاملے میں بہت کاہل واقع ہوا ہے ـــــ علاوہ ازیں اس طرف کے جانے والے بھی کم ملتے ہیں ـــــ اُمید کہ مجھے معذور رکھو گے ـــــ خدا نہ کرے کہ تمھاری نسبت میں کوئی فتور اَور محبّت میں کوئی قصور آئے، بلکہ اُمید ہے کہ جتنا زمانہ بڑھتا جائے گا نسبتِ معنوی بڑھتی جائے گی، اَور جتنے ایّام گذریں گے آتشِ شوق مشتعل ہوتی جائے گی، اَور بادۂ محبّت جوش میں آجائے گا ـــ ع

"شرابِ کہنۂ ما لذّتِ دگر دارد"

ہر چند کہ "کُلُّ جَدِیدٍ لَذِیذٌ" مشہور بات ہے، لیکن محبّت جس قدر کہنہ اَور دیرینہ ہوتی ہے، نشۂ دیگر لاتی ہے، اَور ثمراتِ بے اندازہ بخشتی ہے ....

والسّلام

(صفحہ ۲۰۳ کا بقیہ حاشیہ) صاحب المعارف والایقان میر محمد نعمان اکبر آبادیؒ (جن سے خان مذکور کو بہت اعتقاد تھا) کے مقبرے میں مدفون ہوئے ـــــ اپنی حیات میں ایک مسجد نزدیکِ مزار میر محمد نعمان تعمیر کی تھی جس کی تاریخ ان الفاظ سے برآمد ہوتی ہے :- "بانی ـ اسلام خاں بہادر" ـــــ عیدگاہ کشمیر بھی ان ہی اسلام خاں کی بنوائی ہوئی ہے، ان کے لڑکے ہمّت خاں بخشی میر عیسیٰ تھے، اَور ان کی لڑکیوں میں سے ایک میر ابراہیم ولد میر محمد نعمانؒ کو منسوب ہوئی تھیں ـــــ اسلام خاں بڑے صاحب کمال تھے ـــــ آپ شاعر بھی تھے ـــــ یہ شعر آپ کا مشہور ہے ـ ؎

وسعتے پیدا کن اے صحرا کہ امشب در غمش ۞ لشکرِ آہِ من از دل خیمہ بیروں می زند

(مآثر الامراء جلد اوّل، نزہۃ الخواطر جلد ۵، قاموس المشاہیر جلد اوّل)

Marfat.com

مکتوب (۱۵) اسلام خاں کے نام :۔۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔۔۔۔۔ بعد حمد وصلوٰۃ ۔۔۔۔۔

احوال واوضاع فقرائے ایں حدود مستوجب حمد ہیں ۔

اللہ تعالیٰ سے تمھاری ظاہری وباطنی سلامتی واستقامت چاہتا ہوں ۔۔۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔ " یاایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد "۔ پس ضروری ہے کہ انسان اپنے حاصل کار اور نقد روزگار میں تامل کرے، اور خوب اچھی طرح دیکھے کہ روز موعود (قیامت) کے لئے جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی ۔۔۔ اس نے کیا مہیا کیا ہے ؟ اور یہ بھی دیکھے کہ اس کے حسنات میں سے کون سا عمل قابل قبول ہے، اور کون سا لائق رد ہے ۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو عبث اور مہمل نہیں پیدا کیا ہے، اور نہ اس کو بے نکیل چھوڑ دیا ہے کہ جو جی چاہے کرے، اور جس طرح چاہے زندگی گذارے ۔۔۔ انسان کی تخلیق کا مقصد، وظائف بندگی کی ادائیگی اور تحصیل فنا ونیستی ہے جو کہ حاصل معرفت ہے ۔۔۔ حق تعالیٰ " دین خالص " چاہتے ہیں، شرکت پر راضی نہیں ہیں، وہ مخالفت نفس کا بھی مطالبہ کرتے ہیں ۔۔۔ اور ہم بوالہوس ہیں کہ مراد نفس کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں، اور لذت عاجلہ کی تحصیل میں کوشاں ہیں " وما ظلمھم اللہ ولکن کانوا انفسھم یظلمون " (اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا، خود انھوں نے اپنے نفسوں

---

[1] اے ایمان والو ! اللہ سے ڈرو، اور ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہئے، کہ اس نے کل (قیامت) کے لئے کیا آگے بھیجا ہے ۔ ۱۲

Marfat.com

پر ظلم کیا ہے) ـــــ دوستوں سے دُعائے سلامتیٔ خاتمہ کی اُمید ہے۔
والسّلام

مکتوب (۱۶) محمد صادق پسرِ نصیر خاں کے نام :ـــــ

(اُن لوگوں کے رد میں، جو مسندِ مشیخت پر بیٹھ کر خلافِ شریعت اُور گمراہ کُن باتیں کرتے ہیں، اُور سوالات کے جواب) ... ...

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ـــــ بعد حمد وصلوٰۃ ـــــ

مکتوبِ مرغوب جو ازراہِ محبّت بھیجا تھا ـــ پہنچا ـــ خوش وقت کیا، اُور چونکہ وہ عافیت اُور استقامت پر مشتمل تھا، اِسلئے اُسنے فرحت پر فرحت بڑھائی ـــــ شُکرِ خدا کہ محبّتِ فقراء سے خالی نہیں ہو، اُور کسی نہ کسی طریقے سے یاد کرلیتے ہو ـــــ تم نے اپنے علاقے کے بعض گمراہ کُن لوگوں کے حالات لکھے ہیں، اُوران کے کچھ معتقدات بھی بیان کئے ہیں ... ...

تم نے لکھا ہے کہ وہ گمراہ لوگ بعث بعد الموت اس طریقے پر مانتے ہیں، کہ یہ جسم خاک سے پیدا ہوا ہے، پھر خاک ہو جائے گا، اُور خاک سے گھاس اُگے گی، اُور گھاس کو حیوانات کھائیں گے، حیوانات کا گوشت انسان کھائے گا اُس سے نطفہ بنے گا، اُور نطفے سے پھر آدمی پیدا ہوگا، وہ قیامت بھی اسی (چکر) کو قرار دیتے ہیں ـــ جاننا چاہیئے کہ یہ قولِ مذکور، حشر ونشر اُور روزِ قیامت کا صریح انکار ہے: جو کہ عینِ کفر و زندقہ ہے ـــــ اُور یہ قول اُن احادیث اُور نصوصِ قرآنیہ کا انکار ہے: جن میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ قیامت آئے گی، مُردے گور سے اُٹھیں گے، اوّلین وآخرین ایک جگہ جمع ہوں گے، حساب کتاب درمیان میں آئے گا، میزان

Marfat.com

برپا ہوگی، پُل صراط نصب کیا جائے گا، مومنانِ تقویٰ شعار پُل صراط سے گذر کر بہشت میں جائیں گے، کافر، دوزخ میں گر پڑیں گے، اور عذابِ دائمی میں گرفتار ہوں گے۔

روزِ قیامت کا انکار، کفرِ صریح ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔۔۔۔" فاذا نفخ فی الصور نفخۃٌ واحدۃٌ ۰ وحملت الارض والجبال فدکتا دکۃً واحدۃً ۰ فیومئذٍ وقعت الواقعۃ ۰ وانشقت السماء فھی یومئذٍ واھیۃ ۰ والملك علیٰ ارجآئھا ویحمل عرش ربك فوقھم یومئذٍ ثمٰنیۃٌ ۰[1] ۔۔۔۔ (الیٰ اخر الآیات) ۔۔۔۔ (سورۃ الحاقہ)

تم نے یہ بھی لکھا تھا، کہ گمراہ لوگ کہتے ہیں، کہ:۔" نماز مردمِ ظاہر بیں کے واسطے ہے، ذکرِ قلبی وغیرہ خواص کے لئے ہیں، تمام انسان اور جمیع اشیاء ایسی عبادت میں مشغول ہیں جو عبادتِ ظاہری کے علاوہ ہے، اگرچہ وہ خود واقف نہ ہوں کہ ہم عبادت کر رہے ہیں، اور شریعت کو آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقص العقل آدمیوں کے لئے مقرر کیا ہے، تاکہ کوئی فساد اور خرابی برپا نہ ہونے پائے۔" (نعوذ باللہ)

---

[1] پھر جب صور میں یکبارگی پھونک ماری جاوے گی (مراد نفخۂ اولیٰ ہے) اور (اس وقت) زمین اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) اٹھائے جائیں گے، پھر دونوں ایک ہی دفعہ میں ریزہ ریزہ کر دیئے جاویں گے تو اس روز ہونے والی ہو پڑے گی، اور آسمان پھٹ جاوے گا، اور وہ (آسمان) اس روز بالکل بودا ہوگا، اور فرشتے (جو آسمان میں پھیلے ہوئے ہیں) اسکے کنارے پر آجاوینگے اور آپکے پروردگار کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے۔ (بیان القرآن)

Marfat.com

مخدوما! ــــ جو شخص نماز اور سائر احکام شرعیہ کو ایسا کہتا ہے انتہائی جہالت اور نقصانِ عقل کی بات ہے، نماز تو وہ ہے جس کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ستونِ دین فرمایا ہے، جس نے نماز کو قائم کیا، دین کو قائم کیا، جس نے نماز کو چھوڑا اپنے دین کو ڈھایا۔ نماز کو معراجِ مومن فرمایا ہے۔ اور آپ نے اپنی راحت، نماز میں محسوس فرمائی ہے، اور آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں پائی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے :۔

"ارحنی یا بلال! ــــ قرۃ عینی فی الصلوٰۃ ــــ (اے بلال! مجھے راحت دو، اذان دے کر) ــــ (نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک پوشیدہ ہے)۔

جو قرب، ادائے نماز کے وقت ہوتا ہے، وہ نماز کے باہر نہیں ــــ حدیث میں آیا ہے :۔

"اقرب ما یکون العبد الی الرب فی الصلوٰۃ"۔ (بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب نماز میں ہوتا ہے) ــــ

اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے، کہ :۔

"درمیانِ بندہ و خدا جو حجاب ہے، وہ نماز میں اٹھا دیا جاتا ہے"۔ ــــ

نیز وارد ہوا ہے :۔

"الساجد یسجد علی قدمی اللہ فلیسجد ولیرغب"۔ (سجدہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے، پس چاہئے کہ سجدہ کرے، اور رغبت کے ساتھ سجدہ کرے) ــــ

الغرض جو کمال بھی ہے، وہ احکام شرعیہ کی ادائیگی سے وابستہ ہے۔ شریعت سے علیحدہ ہو کر (کوئی کمال، کمال نہیں) ضلالت و گمراہی ہے۔ فماذا بعد الحق

Marfat.com

الا الضلال ـــــ قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ سب کے سب ادائیگیِ احکامِ شرعیہ کی دعوت دیتے ہیں، صراطِ مستقیم یہی ہے، اسکے علاوہ سب راستے شیاطین کے راستے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن ہمارے سمجھانے کے لئے) ایک خط کھینچا اور فرمایا:۔ یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے، پھر کئی خط اسکے دائیں بائیں کھینچے، اور یوں فرمایا، کہ:۔ یہ شیاطین کے راستے ہیں، ان میں سے ہر ایک راستے پر ایک شیطان بیٹھا ہوا ہے جو اپنی طرف بلا رہا ہے، اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:۔

"وان هذا صراطی مستقیما فاتبعوه (الآیۃ)" ـــــ

(رواہ احمد والنسائی والدارمی)

اس قول کو جو جمیع انبیاء کا متفق علیہ قول ہے، اور جس پر تمام علمائے حق کا اجماع ہے کسی کے خیالاتِ باطلہ کی بنا پر نہیں چھوڑا جا سکتا، شریعت کو ناقص العقل لوگوں کے لئے بتانا یہ عین کفر و الحاد ہے۔ اعاذنا اللہ سبحانہ وایاکم من هذا الاعتقاد......

تم نے یہ بھی (بطور سوال) لکھا تھا، کہ حدیث میں وارد ہوا ہے:۔

"ان اللہ خلق آدم علی صورتہ" (یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے) ـــــ پھر خدا کو بیچون و بے نظیر اور بے نمونہ بھی کہتے ہیں ـــــ یہ عجیب حیرانی کی بات ہے۔"

مخدوما! ـــــ کوئی حیرانی کا موقع نہیں ہے، دین کی جو بات یقین و تواتر سے ثابت ہوئی ہے اس پر اعتقاد راسخ رکھنا چاہیئے۔ البتہ اس قسم کے الفاظ کو ظاہری

Marfat.com

معنیٰ سے ہٹا دیا جائے، یا اس کا علم حق سبحانہٗ کے حوالے کر دینا چاہیے ــــــ

(درحقیقت) حق تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے کمالات سے آراستہ اور اپنے صفات سے موصوف کیا، اور ان کو ایک کامل تر آئینہ بنا دیا، پس جو مشارکت و مشابہت حضرت حق جلّ شانہٗ سے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا ہوئی وہ مشارکت و مشابہت محض صورت میں ہے، نہ کہ حقیقت میں ــــ مثلاً علمِ ممکن کو دیکھ لو کہ وہ علمِ واجب کے مقابلے میں کیا حقیقت رکھتا ہے (کچھ بھی نہیں) ممکن کی قدرت، واجب کی قدرت کے آگے کیا اعتبار رکھتی ہے؟ اسی پر تمام صفات کو قیاس کر لو ــــــ

پس کہا جا سکتا ہے کہ: "ان اللہ خلق آدم علیٰ صورتہٖ" ــــــ مشابہت صوری اور مناسبتِ اسمی کا اعتبار کر کے مجازی طور پر فرمایا گیا ہے ــــ لفظ "علیٰ صورتہ" میں خود یہ نکتہ اور اشارہ موجود ہے، کہ یہ مشارکت و مناسبت صورت و اسم میں ہے، حقیقت میں نہیں ہے۔ اسلئے کہ ممکن والے کمالات و اوصاف واجب کے صفات و کمالات کے آگے، اختلافِ آثار کے اعتبار سے حقیقت دیگر رکھتے ہیں ــــ سوائے نام اور صورت کے کوئی شرکت نہیں ہے ــــ "ما للتراب ورب الارباب" (چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک) ـ ـ ـ ـ

تم نے یہ بھی لکھا تھا، کہ: ــ قرآن میں آیا ہے: "الا انہٗ بکل شیٔ محیط" (اللہ تعالیٰ ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے) ــــ وہ کس طرح اور کس طریقے سے محیط ہے" ــــــ

واضح ہو کہ احاطہ دو قسم پر ہے، اگر احاطے کو احاطۂ علمی قرار دیا جائے، جیسا کہ محققین کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے، اور خود قرآن بھی اس احاطۂ علمی کو

Marfat.com

بیان کر رہا ہے: "وان اللہ قد احاط بکل شیٍٔ علماً" ـــــ تب تو کچھ بھی جائے تحیّر اور محلِ شبہ نہیں ہے، اور اگر علاوہ احاطۂ علمی کوئی اور احاطہ ثابت کیا جائے تو ہم کہیں گے کہ یہ احاطہ "احاطۂ جسم بجسم" کے قبیل سے ہے، جو کہ تنزیہ و تقدیس کے منافی ہے لہٰذا یہ منجملۂ متشابہات ہوگا، جیسا کہ قرآن میں "ید" اور "وجہ" (اللہ تعالیٰ کے لئے) آیا ہے۔ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ اللہ تعالیٰ محیط ہے، اور ہمارے ساتھ ہے، اور اس احاطے کی کیفیت معلوم کرنے میں ہرگز مشغول نہ ہوں، اور جو کچھ معلوم و مکشوف ہو، اللہ تعالیٰ کو اس سے منزّہ و مبرّا جانیں، متشابہات میں یہی طریقہ اسلم ہے ـــــ اگر ہمارے پاس ہوتے، تو اس سے زائد اور کچھ بیان کیا جاتا، بمشیت اللہ تعالیٰ ـــــ فی الحال اسی پر اکتفاء کرو ....

مخدوما! ـــــ اس قسم کے گمراہ کن لوگ جو ایسے معتقدات رکھتے ہوں (جن کا ذکر شروع میں آیا ہے) اور پھر اپنے آپ کو مسندِ مشیخت پر فائز کئے ہوئے ہوں، دین کے چور ہیں، ان کی صحبت سے دُور رہنا چاہئے، یہ لوگ دین سے بالکل بیگانہ ہیں، ربقۂ اسلام سے باہر ہیں، دریائے ضلالت میں غرق ہیں، دوسروں کو بھی سیدھے راستے سے ہٹاتے ہیں: ـــــ

"ضلّوا فاضلّوا" (یہ خود گمراہ ہوئے، اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا)

ان لوگوں سے بچو! ان کی صحبت کو سمِّ قاتل سمجھو، جو ابدی موت تک پہنچاتی ہے۔ شیر سے جتنا بھاگتے ہو، اُس سے زیادہ ان کی صحبت و رویت سے بھاگو ـــــ تمہارے بھائیوں سے تعجب ہے کہ اس قسم کے لوگوں کے معتقد ہو گئے ہیں، اور اپنے دین و ایمان کو برباد کر رہے ہیں۔ عجب تر یہ ہے کہ تم نے لکھا ہے کہ وہ ایسے لوگوں سے

Marfat.com

تربیت پا رہے ہیں ـــــ جس کے دین و ایمان ہیں کلام ہو، وہ دوسرے کی تربیت کیا خاک کرے گا۔ ع ـــــ

"او خویشتن گم ست کرا رہبری کند"

ابھی کچھ نہیں گیا ہے، جب تک موت کے غرغرے کا وقت نہ آئے، دَرہائے توبہ کھُلے ہوئے ہیں ـــــ (تمہارے بھائی) ایمان کو ہرگز برباد نہ کریں ـــــ خبر کردن شرط ست ... ... والسلام

مکتوب (۱۷) مرزا ابو المعالی[۱] کے نام: ـــــ (نصائح ضروریہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـــــ بعد حمد وصلوٰۃ ـــــ

صحیفۂ گرامی کے مطالعے سے مشرف و مفتخر ہوا ـــــ اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور جادۂ شریعت و طریقت پر استقامت بخشے ـــــ تم نے لکھا تھا، کہ نفحات الانس (مولفۂ مولانا جامیؒ) سے

---

[۱] مرزا ابو المعالی۔ پسر میرزا والی ـــــ آپ اپنے والد کی وفات کے بعد بمنصب ہزاری و چہار صد سوار سرفراز ہوئے، اعلیٰ حضرت شاہجہانؒ کے چھبیسویں سال جلوس میں منصب دو ہزاری و پانصد سوار اور جاگیرداری و فوجداری سیوستان سے عزت پائی، اسکے بعد اکتسویں سال جلوس میں صوبہ دار تی ترہت (علاقہ بہار) سے نوازے گئے۔ عہد عالمگیری میں گرانقدر انعامات حاصل کئے، اور منصب میں اضافہ ہوا۔ فوجداری دربھنگہ صوبہ بہار پر بھی فائز ہوئے۔ سال ششم جلوس عالمگیری میں حسب الحکم اللہ وردی خاں فوجدار گورکھپور۔ ایک باغی کی سرکوبی اور گوشمالی کے لئے آئے، اور اسی علاقے (گورکھپور) میں سنہ ۱۰۷۴ھ میں انتقال کیا۔ ـــــ (ماخوذ از ماثر الامراء جلد سوم)

Marfat.com

بزرگوں کے حالات دیکھ کر اُن حالات کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کی گئی، لیکن چونکہ وہ کوشش بغیر رہنمائی سالک تھی، اسلئے اس کا کوئی فائدہ مرتب نہیں ہوا، اور کچھ کامیابی حاصل نہ ہوئی۔

مکرما! —— جو کچھ تم نے لکھا ہے ٹھیک ہے، واقعی اس راہِ غیب الغیب میں مرشدِ کامل کی دستگیری کے بغیر راستہ چلنا اور سلوک طے کرنا بہت مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ "وابتغوا الیہ الوسیلۃ"[1] —— جب کہ سلاطین مجازی کی بارگاہ میں بے وسیلہ باریابی نہیں ہو سکتی، تو سلطانِ حقیقی و شہنشاہِ تحقیقی کی درگاہ میں تو وسیلہ بہت ہی ضروری ہے۔

مجھ مسکین کے بارے میں از راہِ حُسنِ ظن جو کچھ لکھا ہے، وہ خود تمھاری بزرگی کی بات ہے، اور تم نے اپنے ہی آئینے میں مجھ دور از کار کو دیکھ لیا ہے، ورنہ:۔ ؎

من ہیچم و کم ز ہیچ ... یارے
وز ہیچ کم از ہیچ نیاید کارے

ہاں اتنی بات ضرور ہے، کہ جو کچھ بزرگوں سے اس ہیچمدان کو پہنچا ہے، وہ طلباء کے درمیان لے آتا ہے بعض کو فائدہ بھی ہو جاتا ہے، اور اکابر کے انفاسِ نفیس کی برکت سے اُن کے کمالات سے کچھ حصّہ مل جاتا ہے۔

یہ مسکین تمھاری خدمت کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہے، لیکن کیا کیا جائے، کہ طریقۂ نقشبندیہ کا دار و مدار شیخِ مقتدیٰ کی صحبت اور رابطۂ محبت پر ہے کشودگی کار اور ترقی اسی سے متعلق ہے —— ہمارے بزرگوں کا طریقہ اتباعِ سنت و اجتناب از بدعت ہے —— لہٰذا صحبتِ شیخِ کامل میسر آنے تک متابعتِ سنت پر مستقیم رہو،

[1] وسیلہ کے اصل معنیٰ "ذریعۂ قرب" ہیں اس لحاظ سے تمام طاعات و حسنات وسیلہ ہیں ... [illegible]

Marfat.com

اور سُننِ متروکہ کو زندہ کرتے رہو ـــــ حدیث میں آیا ہے :-

"من احییٰ سُنّتی بعد ما امتیت فلہٗ اجرمأتہ شہید"

(یعنی جو میری مُردہ سُنّت کو زندہ کرے گا اُس کو سو ۱۰۰ شہیدوں کا ثواب ملے گا) ـــــ

سُنّتِ متروکہ کا احیاء یہ ہے، کہ خود عمل میں لائے، اور اس کا اعلیٰ مرتبہ یہ ہے، کہ دوسروں کو بھی اس کی دلالت کرے، تاکہ دوسرے لوگ بھی اس پر عمل کریں ترقی اور حصولِ مراتبِ قرب، تمام تر اتباعِ سنّت ہی سے وابستہ ہے۔ آیۂ کریمہ:- "قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ" ـــــ اس حقیقت کی گواہ ہے۔

بدعت سے دُور رہو، بدعتی کی صحبت میں نہ بیٹھو، بلکہ اپنی مجلس میں بھی اُس کو جگہ نہ دو ـــــ حدیث شریف میں آیا ہے :-

"اھل البدعۃ کلابُ اھل النار[1]" ـــــ

اپنے اوقات کو اُن طاعات واذکار اور دعاؤں سے معمور رکھو، جو رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں، اور کتبِ حدیث میں مذکور ہیں ۔۔۔ تکرارِ کلمۂ طیّبہ ۔۔۔ جس قدر بھی ہو سکے کرو ۔۔۔ تمام صوفیاء اس بات پر متفق ہیں، کہ باطن کے روشن کرنے میں یہ کلمہ، ذکرِ قلبی کی مانند بے حد مفید ہے ۔۔۔ حقائق آگاہ مولانا عبدالخالق جو کہ وسُّی جگہ کے باشندے ہیں، اور مُدّت تک ہماری صحبت میں رہے ہیں،

---

[1] اہلِ بدعت اہلِ جہنّم کے کتے ہیں ۔۱۲

Marfat.com

صاحب حال و کمال شخص ہیں، کچھ عرصے سے مُلاقات فقیر کی غرض سے (سرہند) آئے ہوئے ہیں، اگر دل چاہے تو لکھو، تاکہ ان کو یہاں سے رخصت کرکے ان کے وطن مالوف بھیجدیا جائے، اُور وہ فقیر کی جانب سے سفارت کے طور پر تم کو شغل و مراقبہ کی تعلیم دیں، شاید اس طریقے سے راہِ ترقی کشادہ ہو جائے۔ چونکہ بالفعل فقیر سے مُلاقات، بے مشقت میسّر نہ آسکے گی، اسلئے یہ طریقہ دل میں آیا ہے، آگے تم کو اختیار ہے۔

...... والسّلام علیکم!

مکتوب (۱۹) مُلّا پائندہ محمد کابلی کے نام :

(اُن کے سوالوں کے جواب میں)

بسم اللہ الرّحمٰن الرحیم —— بعد حمد وصلوٰۃ ——

تم نے جو خط فرزندی محمد عبداللہ کے نام لکھا تھا —— پہنچا —— اس میں چند سوالات درج تھے، اُور فقیر سے جواب کی درخواست کی تھی، لہذا جوابات لکھے جاتے ہیں، غور سے پڑھنا ——

پہلا سوال —— " یہ تھا کہ قرآن مجید اُور حدیثِ قدسی میں صراحتہً آیا ہے کہ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام " ید اللہ " سے پیدا کئے گئے —— اگر یدؔ سے مراد قدرت لیں، تو آدم علیہ السلام کی اس میں تخصیص کی وجہ کیا ہے؟ اِسلئے کہ دوسری مخلوقات بھی قدرتِ خدا ہی سے مخلوق ہوئی ہے، اُور اگر " ید " سے مُراد قدرت نہ لیں (اُور ہاتھ ہی مُراد لیں) تو جو جماعت جسمیتِ حق تعالیٰ کی قائل ہے، اُس کا مذہب تقویت پاتا ہے " —— اس کا جواب یہ ہے، کہ: ۔ جائز ہے کہ " ید " سے مُراد

Marfat.com

قدرت لیں، جیسا کہ متشابہات کی تاویل کرنے والوں کا مذہب یہی ہے۔ اور آدم علیہ السّلام کی تخصیص اُن کی تعظیم و تکریم کی بناء پر ہے، حصر کے لئے نہیں ہے، جیسا کہ اس آیت :-

"اِنّ عبادی لیس لک علیھم سُلطان" میں ہے، کہ خاص بندوں کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف اُن کی تکریم کے سبب ہے، ورنہ سارے بندے نیک و بد اللہ ہی کے بندے ہیں ——————

اس طرح کی مثالیں قرآن مجید میں بہت سی ہیں —————— تخصیص در ذکر، نفس الامر میں تخصیص پر دلالت نہیں کرتی۔ —— اور اگر "ید" سے قدرت مُراد نہ بھی لیں، تو پھر حق تعالیٰ کے لئے ہاتھ کی صفت بے کیفیت ثابت کرینگے، جیسا کہ دوسری متشابہات میں ایسا کیا جاتا ہے —— "مذہب مجسّمہ" کو تقویت تو اس صورت میں ہوگی، جب کہ اپنا جیسا جسمانی ہاتھ ثابت کیا جائے —— اللہ تعالےٰ اس سے وراءُ الوراء ہے۔

سوال دُوُم، یہ تھا کہ —— "خیر التابعین حضرت اویس قَرنیؓ سے منقول ہے :- "من عرف اللہ لا یخفٰی علیہ شیئٌ" —— اس مقولہ کے کیا معنیٰ ہیں ؟" ——

جواب یہ ہے، کہ اس مقولہ کی صحتِ نقل میں تردد و شک ہے، اِسلئے کہ اگر شے کو عموم پر چھوڑیں، تو لازم آتا ہے کہ عارف سے کوئی چیز بھی خواہ معارفِ وجوبی ہوں خواہ حوادث کوئی مخفی نہیں رہتی، حالانکہ یہ بات خلافِ واقع ہے، جبکہ سیّدِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہو رہا ہے، کہ :- "قل لو کنت اعلم الغیب لاستکثرتُ

Marfat.com

من الخیر وما مسّنی السّوء" (یعنی اے نبیؐ کہدیجئے کہ اگر میں غیب کا علم جانتا ہوتا، تو تمام خیر جمع کرلیتا، اور کوئی تکلیف مجھے نہ چھوتی) ____ تو پھر دوسروں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔

اور اگر شئے کو معارفِ باطنی کے ساتھ خاص کریں، تو بھی مشکل ہے، اسلئے کہ صوفیاء کرام کے یہاں یہ بات مسلم ہے کہ ایسا ہوسکتا ہے کہ ایک ولی اپنی ولایت وقرب سے خود آگاہ نہ ہو چنانچہ بعض بزرگوں کا مقولہ ہے :۔ "فمنا من علم ومنا من جھل" ____ جب یہ بات ہے، تو جمیع معارف تو درکنار رہے ____ صحابۂ کرام علیہم الرضوان میں جو حضرات، طبقۂ ولایت میں اعلیٰ ہیں، اُن میں سے اکثر کے شہود ومشاہدہ کے واقعات منقول نہیں ہیں۔ ... اگر حضرت اویس قرنیؓ سے اس جملے کی نقل صحیح مان لی جائے، تو پھر عبارت کو ظاہر سے موڑ لینا چاہئے ____ بالفعل میرے دل میں یہ آیا ہے، کہ مُراد یہ ہے، کہ ____ لا یخفی علیہ شیئٌ مما یحتاج الیہ فی المعرفۃ ____ بالفاظ دگر جس کسی نے خدا کو پہچان لیا، وہ مقبولانِ خدا میں سے ہوگیا، اور مقبول کو ضائع نہیں کیا جاتا۔ ... ... لہٰذا اس کو جو کچھ راہِ معرفت میں درکار ہوتا ہے اس کی اطلاع کردی جاتی ہے، یا تو بے واسطہ، بطریقِ الہام وکشف، یا بواسطہ پیر ومرشد ____ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

جوابِ سوالِ سوئم یہ ہے کہ :۔ اکابر طریق نے جو فرمایا ہے :۔ الطریقۃ کلھا ادبٌ ۔ اس میں ادب سے مراد ادبِ شریعت ہے اور آدابِ طریقت، جو کہ رعایت ومتابعت شیوخ کا دوسرا نام ہے ____ سب کے سب آدابِ شریعت میں مندرج ہیں ____ شریعت بیانِ شافی وکافی رکھتی ہے ... ... والسّلام۔

Marfat.com

مکتوب (۲۴۴) مُلّا مشتاق[ع] برکی کے نام :—

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ الدعوات — جو خط از راہِ محبّت ارسال کیا تھا — پہنچا — مسرّت بخش ہوا — اس میں چند سوالات کئے تھے.... ان میں سے پہلا سوال یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شان میں فرمایا ہے :- انی جاعلك للناس اماما[1] — نیز ایک جگہ فرمایا ہے :— "اتبع[2] ملة ابراهيم حنيفا" — پس ان دونوں آیتوں کا مقتضیٰ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مقتدیٰ ومتبوع قرار دیئے جائیں، اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بالیقین افضل واعلیٰ ہیں، یہی اشکال حضرت آدم علیہ السّلام کے بارے میں بھی ہوتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے : "انی جاعل[3] فی الارض خلیفۃ" اس سے بھی وہی بات لازم آتی ہے، جو آیت سابقہ سے لازم آئی تھی (یعنے افضلیتِ آدم علیہ السّلام)"

جواب — آیۂ — انی جاعلٌ فی الارض خلیفۃ — میں کوئی اشکال نہیں ہے اسلئے کہ یہ حکم، نوعِ انسان کی خلافت کا ہے - اس میں حضرت آدم علیہ السلام کی خصوصیت نہیں ہے چنانچہ جواب ملائکہ سے اس کا پتہ چل رہا ہے - انھوں نے کہا :—

ع آپ بھی حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ کے خلیفہ ہیں - (روضہ رکن دوم)

[1] میں آپ کو لوگوں کا پیشوا بناؤں گا -

[2] اتباع کیجئے آپ ملّتِ ابراہیمؑ کی یکسو ہوکر -

[3] میں زمین میں ایک جانشین پیدا کرنے والا ہوں -

Marfat.com

"اتجعل[1] فیھا من یفسد فیھا ویسفک الدماء" ـــــ "فساد" اور "سفک دماء" (خوں ریزی) نوع انسان میں ہے، آدم علیہ السلام میں نہیں ـــــ اور اگر خلیفہ حضرت آدم علیہ السلام کو مانا جائے تو یہ خلافت زمانہ حضرت آدم علیہ السلام کیساتھ خاص تھی "خلافت موبّدہ" (ابدی) نہ تھی ـــــ خلافت موبدہ ماننے میں البتہ اشکال وارد ہوتا ہے ـــــ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کی شان میں فرمایا ہے: "یا[2] داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض" ـــــ اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کی شان میں حدیث کے اندر وارد ہوا ہے ـــــ "فان[3] فیھم خلیفۃ اللہ المھدی" ـــــ اور اسی قبیل سے قطب ارشاد، غوث اور قطب مدار ہیں، جو ہر زمانہ میں ہوتے ہیں، انکی قطبیت اور تمام مناصب انھیں کے زمانہ کے ساتھ خاص ہوتے ہیں .... ہاں! ـــــ "انی جاعلک للناس اماما" ـــــ یہ حکم عام اور موبّد ہے ـــــ قاضی بیضاویؒ نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے: "وامامتہ عامۃٌ موبدۃٌ اذلم یبعث نبیٌّ بعدہٗ الا کان من ذریتہ ماموراً باتباعہٖ[4] ـــــ چنانچہ آیتہ ـــــ اتبع ملّۃ ابراھیم ـــــ اسی پر دلالت کر رہی ہے ـــــ لیکن ان آیات کی رو سے افضلیت آدمؑ اور

---

[1] کیا آپ پیدا کرینگے اُس کو جو کہ زمین میں فساد کرے گا اور خونریزی کرے گا۔

[2] داؤد! ہم نے تم کو بنایا بادشاہ زمین میں۔

[3] مشکوٰۃ باب اشراط الساعۃ میں: "فان فیھم" کی بجائے "فان فیھا" ہے۔

[4] حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امامت عام اور موبدہ ہے اسلئے کہ کوئی نبی ان کے بعد ایسا مبعوث نہیں ہوا، جو ان کی ذریت میں سے نہ ہو، اور انکی اتباع کا مامور نہ ہو (اگرچہ وہ اتباع فی الجملہ ہو، فی جمیع الاحکام نہ ہو)۔

Marfat.com

ہیں کوئی کمی نہیں آتی ـــــ مفسّرین نے کہا ہے، کہ "اتبع ملۃ ابراھیم" کا مطلب و مقصد یہ ہے، کہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی پیروی کیجئے، توحید میں یا دعوت اِلی الحق کی رَوش اور طور طریقے میں ـــــ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نرمی و مُدارات کے ساتھ پے در پے دلائل پیش کر کے اور بقدرِ فہم مخاطب، مناظرہ کر کے دعوت دیتے تھے، آپ بھی ایسا ہی کیجئے۔

صاحبِ سیر نے بیان کیا ہے کہ اتباع نام ہے اُس راہ پر چلنے کا، جس پر متبوع چلا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ابراہیمؑ، اس بنا پر تھی کہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے بعد مبعوث ہوئے تھے، اس وجہ سے نہیں کہ آپ اُن سے مرتبے میں کم ہیں۔

ارشاد ـــ "انا اکرم الاولین والاٰخرین علی اللہ"[1] ـــ کی رو سے یہ بات مُسلّم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے اکرم و افضل ہیں، اور فضیلت کے اندر آپ کا حصّہ تمام انبیاء و اصفیاء سے زیادہ ہے۔ ـــ اسی قبیل سے ہے یہ اَمر کہ وارد ہوا ہے "فبھدٰھم اقتدہ"[2] ـــ اس سے بھی آپ کی افضلیت میں کوئی نقصان لازم نہیں آتا ـــ ان سب باتوں کے باوجود میں کہتا ہوں کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فاضل کو متابعتِ مفضول کا حکم کرتے ہیں، اور اس سے فاضل کی فاضلیت میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا ـــ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے:۔ "وشاورھم فی الامر" ـــ دیکھو ـــ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اصحاب کرامؓ سے مشورے کا حکم ہو رہا ہے، جس میں ضمنی طور پر

---

[1] میں اللہ کے نزدیک اولین و آخرین میں مکرم ہوں۔

[2] پس روشِ انبیاء کی اقتداء کیجئے۔

Marfat.com

امر متابعت اصحاب کرامؓ۔۔۔ بھی پایا جاتا ہے، ورنہ مشورے کا فائدہ ہی کیا ہوا؟ (باوجود اس کے یہ بات مُسلّم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہیں، اور صحابۂ کرامؓ مفضول ہیں) ــــ اس مقام کی تحقیق اور اس معاملے کی حقیقت، حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرّہ نے ازراہِ کشف وعرفان اپنے مکاتیب میں بیان کی ہے، وہاں مطالعہ کرلیں۔۔۔

والسّلام

مکتوب (۳۳) خواجہ عبد اللہؒ کولابی کے نام :ــــ (آخری حصہ)

۔۔۔۔ تم نے لکھا تھا، کہ :۔ "اگر کسی طالب کو یہ بات حاصل ہوجائے، کہ وہ ارواحِ طیّبہ کا مشاہدہ، بچشمِ ظاہر کرنے لگے، اُسکے بارے میں کیا حکم ہے"

مخدوما! ــــ مشاہدۂ ارواح، خواہ بچشمِ سر ہو، خواہ بچشمِ باطن، کوئی کمال کی بات نہیں ہے، اور منازلِ قُرب کی کوئی منزل اس سے وابستہ نہیں ہے ــــ کمال تو یہ ہے کہ باطن ــــ ماسوا، کی "دید و دانش" سے آزاد ہو جائے ــــ غیر کا نام ونشان دیدۂ باطن میں باقی نہ رہے ــــ ع

"تو مباش اصلا کمال این ست وبس"

اس قسم کی چیزیں جو سالکوں کو اثنائے راہ میں ظاہر ہوا کرتی ہیں بالکل ایسی ہیں جیسا کہ علمِ بلاغت میں "محسنات بدیعی" ہوتے ہیں، کہ وہ تحسینِ کلام کا فائدہ تو بخشتے ہیں لیکن بلاغت میں ان کو کوئی دخل نہیں ہوتا ــــ بلکہ یوں کہنا چاہئیے کہ ارواح کا مشاہدہ "محسنات" سے بھی کم درجہ رکھتا ہے، اسلئے کہ بسا اوقات اس قسم کے مشاہدات طلب سے

---

[1] آپ حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے خلفاء میں ہیں۔ (روضۃ القیومیہ رکن دوم)

Marfat.com

باز رکھتے ہیں ___ اور (سالک کے اندر) کمال کا وہم پیدا کر دیتے ہیں ___ ان امور (مشاہدات ارواح) کا فائدہ اگر مضرات سے خالی ہوں ___ تو زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ طلب سالک میں معاونت کرتے ہیں اور ممد کار ہو جاتے ہیں (اور بس)۔ ۔۔ ۔۔

تم نے لکھا ہے، کہ میں نے کچھ سوالات عریضۂ سابق میں کئے تھے، ان کے جواب کا منتظر ہوں ___

مخدوما! ___ ایسا معلوم ہوتا ہے، کہ تمہارا وہ خط فقیر کی علالت کے زمانے میں آیا تھا، اس وقت جواب لکھنے کی طاقت نہ تھی، بلکہ پڑھنے اور غور کرنے کی بھی ہمت نہ تھی، اب وہ خط ملا نہیں ___ معذور رکھیں ___ والسلام علیکم وعلیٰ من لدیکم۔

مکتوب (۲۴) شیخ امان اللہ نبیرۂ شیخ حمید بنگالیؒ کے نام:___ (آخری حصہ)

۔۔۔ ۔۔۔ تم نے بعض ظاہری پریشانیوں کا ذکر کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان پریشانیوں کو جمعیتِ قلبی کے ساتھ تبدیل فرمادے، اور ماسواء کی کشاکش سے رہائی بخشے ___ اس طرف سے (بنگال سے) جو مسلمان آتے ہیں ان میں کے اکثر وہاں کے حاکم کی شکایت کرتے ہیں، اور اس کی بیدینی اور بدعملی سے نالاں ہوتے ہیں ___ اللہ کا شکر ہے کہ اہلِ اسلام اسکے شر سے خلاصی اور اس کی سختی سے رہائی پاگئے (یہ بات یاد رکھو، کہ) ظلم حکام ہماری شامتِ اعمال کا نتیجہ ہے:___ ___

___ "اعمالکم عمالکم" (تمہارے اعمال تمہارے حاکم ہیں) ___

بس اپنی اصلاح کرنا چاہئے، اور تقویٰ میں مشغول رہنا چاہئے:۔ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ

Marfat.com

ذہ وحسبہٗ[1] ــــ اجّاء سے دُعائے سلامتیٔ خاتمہ کی اُمید ہے ــــ

والسلام علیکم وعلیٰ سائر من اتبع الھدیٰ۔

مکتوب (۱۳۴) مُلّا ابو محمد لاہوری کے نام :ــــ (آخری حصّہ)

...... تم نے سرہند آنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے ... (بہت اچھی بات ہے) ــــ ع

"کرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تُست"

اس دوراز کار سے جو درخواست کی ہے، وہ تمہارے حُسنِ ظن کی بات ہے، ورنہ یہ فقیر اپنے آپ کو کسی قابل نہیں سمجھتا ــــ منازلِ قُرب تک پہنچانا ایک کارِ عظیم ہے ــــ البتہ ــــ انا عند ظن عبدی بی[2] ــــ کی رو سے ممکن ہے کہ تمہارے حُسنِ ظن کے موافق تمہارے ساتھ معاملہ کیا جائے۔ ؎

می تواند کہ دہد اشک مرا حُسنِ قبول
آنکہ دُر ساختہ است قطرۂ بارانی را

والسلام اوّلاً و آخراً ....

---

[1] اور جو شخص ڈرا اللہ سے، وہ اُس کیلئے چھٹکارے کی سبیل نکال دیتا ہے، اور رزق دیتا ہے اس کو اس جگہ سے کہ جہاں گمان نہ ہو، اور جو شخص توکل کرتا ہے اللہ پر پس اللہ اس کے لئے کافی ہے۔

[2] میں بندے کے گمان کے قریب ہوں۔ (حدیث قدسی)

Marfat.com

مکتوب (۳۴) خواجہ محمد حنیف کابلی کے نام :۔۔۔۔۔۔

...... گردش زمانہ اور انقلاب اہلِ زمانہ سے رنجیدہ و ملول نہ ہوں اور زمانہ کے پست و بلند ہونے سے متغیر نہ ہوں، بلکہ عبرت حاصل کریں، ترساں و لرزاں رہیں ۔۔۔۔۔۔ "تمام قلوب اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں، وہی جس طرح چاہتا ہے قلوب کو گھماتا ہے"۔ ع

چو بید برسر ایماں خویش می لرزم

اللہ کی خفیہ تدابیر اور اسکے استدراج سے بھی ڈرتے رہنا چاہئے ۔۔۔۔۔ علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم ۔۔۔۔۔ سب باتوں کو اللہ کی طرف سے سمجھنا چاہئے، اور سب کاموں کو اسی کے سپرد کرنا چاہئے۔ ؎

از خداداں خلافِ دشمن و دوست

کہ دلِ ہر دو در تصرف اوست

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ۔۔۔۔۔ والسلام اولاً و آخراً ۔۔۔۔۔

مکتوب (۵۱) مرزا محمد ہادی کے نام :۔۔۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔۔ الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ قل اللہ ثم ذرھم۔

مخدوما! ... وحدت و کثرت ایک دوسرے کی ضد ہیں ۔۔۔۔۔ طالب وحدت کو

لہ اے مسلمانو! اپنے نفسوں کی محافظت کرو، تم کو کسی کا گمراہ ہونا ضرر نہیں پہنچائے گا، اگر تم راہ یاب ہو گئے۔

Marfat.com

ترک کثرت ضروری ولابدی ہے۔ جس قدر اسباب کثرت اپنے ساتھ رکھے گا اسی قدر وحدت حقیقی سے دور و مہجور رہے گا۔ "وحدانی" ہونا چاہیئے، طلب و محبت کی حیثیت سے بھی اور علم و ارادہ کے لحاظ سے بھی ــــ تاکہ مناسبت پیدا ہو۔ ...... اور توحید حقیقی تک پہنچے (بزرگوں کا مقولہ ہے) التوحید اسقاط الاضافات ــــ (یعنی توحید نسبتوں کے ساقط کرنے کا نام ہے) ــــ اوقات کو ذکر و فکر میں معمور رکھو۔ "تنویر باطن" میں کوشش کرو اسلئے کہ باطن، محل نظر مولیٰ ہے۔ تنویر باطن، دوام ذکر و مراقبہ سے متعلق ہے، نیز وظائف بندگی کی بجاآوری، فرائض، سنن اور واجبات کی ادائیگی اور بدعت و محرمات و مکروہات سے بچنے کے ساتھ مربوط ہے۔ جس قدر بھی اتباع شریعت اور اجتناب از بدعت میں کوشش ہوگی، اسی قدر نور باطن بڑھے گا، اور "جناب قدس" کی طرف راستہ کشادہ ہوگا ــــ اتباع سنت، یقینی طور پر نجات دہندہ، نتیجہ بخش اور رافع درجات ہے احتمال تخلف نہیں رکھتی، اور اسکے ماوراء، خطر در خطر ہے، اور راہ شیطان ہے

فالحذر کل الحذر ــــ فماذا بعد الحق الا الضلال ــــ دین قویم (اسلام) کو، جو کہ وحی قطعی سے ثابت ہوا ہے، سخنہائے باطل اور اوہام و خیالات کی بناء پر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ــــ ما علی الرسول الا البلاغ والسلام علیکم وعلی سائر من اتبع الهدیٰ والتزم متابعة المصطفیٰ علیه وعلیٰ اٰله الصلوٰت والتسلیمات والبرکات العُلیٰ۔

مکتوب (۵۲) رفعت بیگ کے نام :ــــ (آخری سطریں)

...... اپنے فرزند کے انتقال کو لکھا تھا، اور اس کی جدائی کی وجہ سے

Marfat.com

طرح طرح کا غم والم ظاہر کیا تھا ـــــ انا للہ وانا الیہ راجعون ـــــ تقدیر وارادۂ الٰہی پر رضامندی ضروری ہے۔ مصائب ظاہریہ طراوت معنویہ کے وسائل اور ترقیات اُخرویہ کے سبب بن جایا کرتے ہیں ـــــ اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم عطا کرے ـــــ راہِ ترقی کو کشادہ کرے، اور نعم البدل عنایت فرمائے ـــــ انّہٗ قریبٌ مجیب ـــــ والسّلام اوّلاً وآخراً۔

مکتوب (۵۸) مُلّا قاسمؒ[۱] ساکن روڑ کے نام :ـــــ (آخری حصّہ)

مخدوما! ـــــ نماز معراجِ مومن ہے، جو حالت اس کی ادائیگی کے وقت رونما ہوگی، وہ "حالتِ معراجیہ" کے ساتھ مناسبت رکھے گی، اور تمام دیگر حالات سے ممتاز ہوگی ـــــ تمام احوال کو نماز کے مقابلے میں وہ نسبت حاصل ہے جو صورت کو حقیقت کے مقابلے میں ـــــ مثال کے طور پر دیکھو، جو صورت آئینے میں نظر آرہی ہے اس کو اپنی اصل سے کیا مساوات حاصل ہے؟ سوائے مماثلت صوری و مشارکت رسمی کے اور کچھ بھی نہیں ـــــ کسی نے خوب کہا ہے :ـ ؎

گر مصوّر صورتِ آں دلستاں خواہد کشید
حیرتے دارم کہ نازش راچساں خواہد کشید

---

[۱] آپ حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے خلفاء میں سے ہیں ـــــ ترجمۂ روضۃ القیومیہ رکن دوم کے ص۲۴۵ پر اخون قائم روڑی کا نام فہرست خلفاء میں درج ہے، غالباً کاتب کی غلطی سے قاسم کے بجائے قائم چھپ گیا ہے۔ ۱۲

Marfat.com

جس قدر بھی تکمیلِ نماز میں کوشش، رعایت سنن و آدابِ سنن میں جد و جہد اور تطویل قرأت در رکوع و سجود میں سنّت کی موافقت کروگے، فیوض و برکاتِ نماز اسی قدر وارد ہوں گے، نماز کا حُسن و جمال اور کمال زیادہ سے زیادہ ظہور پذیر ہوگا ــــــ دوستوں سے دُعا کی اُمید ہے۔۔۔ ۔۔۔ والسّلام۔

مکتوب (۶۴) خواجہ محمد صادقؒ بخاری مدنی کے نام :ــــــ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ــــــ بعد الحمد والصلوٰۃ و ارسال التحیات ۔۔۔ ۔۔۔

مخدوما! ــــــ فقرائے دُور اُفتادہ و دُور از کار اُمیدوار ہیں کہ رُوضۂ مقدسہ (گنبدِ خضرا) کے مجاور، اور اُس آستانۂ عالیہ کے جاروب کش، نیز اُس "دیارِ پُرانوار" کے معتکف، اور "اذھما فی الغار" کے زائرین، اِس شکستہ دل افگار کو بھی اُس "بارگاہِ سراسر اسرار" میں یاد رکھیں گے، اور انتہائی عجز و انکسار کے ساتھ اس کا "سلامِ فقیرانہ" پیش کرینگے، گاہے گاہے ایک "نگاہِ کرم" کی درخواست بھی اس مشتاق سرگشتہ کے لئے کر دیا کریں، اسلئے کہ اس عاجز کے تمام کاموں کی درستگی موقوف "بہ نیم نگاہ" ہے کسی نے (اپنے محبوب سے مخاطب ہوکر) خوب کہا ہے۔ ؎

از دردِ سر و خمارِ ہستی رُستن ٭ موقوف بیک نگاہِ مستانۂ تست

لہ آپ کو حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے خلافت دے کر عرب بھیجا تھا، بہت سے اہلِ عرب آپ کے مرید ہوئے۔ (روضۃ القیومیہ رکن دوم)

Marfat.com

تمہارے سب خطوط پہنچے ـــــ مسرت بخشی ـــــ لیکن ہماری طرف سے ارسالِ جواب میں کوتاہی ہوئی، بُعدِ مسافت (خود) عذر خواہ ہے ـــــ اس وقت تمہارے خطوط میں سے کوئی خط سامنے نہیں ہے جس کو دیکھ کر اُس کے مطابق کچھ لکھا جائے ـــــ

بس ضبطِ اوقات میں کوشش کرو، موافق وقت و حال اعمال و طاعات میں مشغول رہو اور طالبِ ترقی رہتے ہوئے اس بات کی کوشش ہو، کہ آگے کو جو دن آئے، وہ بہتر حالت میں آئے ـــــ "من استوی یوماہ فھو مغبون" (جس کے دو دن یکساں گذرے، اور آگے کو ترقی نہ کی، وہ ٹوٹے میں ہے) ـــــ

والسلام علیکم و علیٰ سائر من اتبع الھدیٰ......

مکتوب (۱۷) سید علی (بارہرہ) کے نام :ـــــ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـــــ اللہ تعالیٰ مدارجِ قرب عنایت فرمائے۔

صحیفۂ گرامی پہنچا ـــــ چونکہ "سلامتیِ دوستاں" پر مشتمل تھا، اسلئے بہجت و مسرت کا باعث ہوا۔

تم نے توجہ کی درخواست کی ہے . . . .

مخدوما! ـــــ جس شخص میں نشۂ محبت موجود ہے، وہ (خود) "معانیِ مکنونہ" جذب کر لیتا ہے۔ اور باطنِ فیض دہندہ سے باندازۂ محبت اخذِ فیوض کرتا ہے، اور موقع توجہ کا خیال رکھتا ہے۔ اگر (مرشد کی) توجہ بھی اس محبت کے ساتھ جمع ہو جائے، تو نورٌ علیٰ نور ہے۔ اس کام (سلوک) میں سب سے اعلیٰ محبت ہے۔ توجہ، محبت کے بغیر کارگر نہیں، اور محبت بے توجہ بھی کام کر جاتی ہے ـــــ المرءُ مع من احب ـــــ حدیثِ نبوی ہے ـــــ

محبت سلسلۂ وجود و ایجاد کو جنبش میں لائی ہے، اسی محبت نے گنجِ پنہاں کو ظاہر کیا ہے

Marfat.com

اسی نے حُسنِ پوشیدہ کو بے پردہ کر دیا ہے۔ بیشک حُسن بے پردگی کا خواہاں ہے، اور جمال تابِ مستوری نہیں رکھتا ——— ع

پری رو تابِ مستوری ندارد

یہ محبت، صفتِ محبوب کا مظہر ہے، جو کہ "حُسن نظارگی" چاہتا ہے، محبوب کو ایک محب چاہیئے، تاکہ اس کی صفتِ محبوبی آشکارا ہو جائے ——— کسی نے خوب کہا ہے۔ ؎

منم کاستاد را اُستاد کردم
غلامم خواجہ را آزاد کردم

جو محبت عاشق کی صفت ہے، وہ اسُی محبت کا عکس ہے، جو معشوق کے ساتھ قائم ہے، کیونکہ عاشق کا جو کمال ہے وہ کمالاتِ معشوق کا سایہ ہے۔ پس یہ اسی محبت کا ظہور ہے جو اس آئینے کے اندر اس لباس میں جلوہ گر ہے ——— ع

یک نشہ دو جا ظہور کردہ

عاشق "دقائقِ حسن" کو جتنا زیادہ سمجھے گا، اور جمال و کمالِ معشوق کی معرفت میں جتنی زیادہ "چشمِ دُوربیں" رکھتا ہوگا، صفتِ عشق اس میں اتنی ہی زیادہ بڑھی ہوئی ہوگی، اور وہ اتنا ہی زیادہ فریفتہ و شیفتہ ہو جائے گا ——— ؎

آنرا کہ بہ حُسن دیدہ تیزست
ایں عشق، بلائے خانہ خیزست

والسلام علیکم و علیٰ سائر من اتبع الھدیٰ ......

Marfat.com

مکتوب (۷۲) میاں معقول کے نام :۔۔۔۔۔۔

(زیارتِ حرمین کی ترغیب وتشویق میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔۔۔۔۔ بعد الحمد والصلوٰۃ و

ارسال التحیات ۔۔۔۔۔۔

جو مراسلہ محمد عارف اور صوفی پاینده کے ہاتھ بھیجا تھا۔ پہنچا۔ مسرت بخش ہوا، اظہارِ اشتیاقِ ملاقات کیا تھا۔ فقیر کو بھی مشتاقِ ملاقات جانیں۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ آتشِ شوق کو مشتعل اور نارِ محبت کو سربلند کرے، تاکہ ماسوا سے پورے طریقے سے رہائی ہو، اور مطلب اعلیٰ تک پہنچائے۔۔۔۔ انہ قریب مجیب ۔۔۔۔۔۔

مخدوما! ۔۔۔۔ تم نے شوقِ زیارتِ بیت اللہ کا اظہار کیا ہے، اسکے مطالعے نے لذت اندوز کیا، اور شوق کو برانگیختہ کر دیا ۔۔۔۔ ہاں! کسی مسلمان کو سفر کا ارادہ ہو، تو وہ ایسا ہی (متبرک) سفر اختیار کرے، اور کوئی شوق، دامنگیر ہو تو اسی دیار کا شوق ہو اسلئے کہ یہ بہترین جگہ ہے، اور "مطلوب بے نشان" کا نشان رکھتا ہے ۔۔۔۔۔

گفت معشوقے بعاشق کاے فتا ؛ تو بغربت دیدۂ بس شہرہا

پس کدامیں شہر ازانہا خوشترست؟ ؛ گفت آں شہرے کہ دروے دلبرست

پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ۔۔۔۔۔۔

"لا[1] تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد المسجد الحرام ومسجدی ھذا والمسجد الاقصیٰ" ۔۔۔۔۔

---

[1] ان تین مسجدوں کے علاوہ کسی مسجد کے لئے شدِ رحال (سفر) نہ کیا جائے:۔ (۱) مسجد الحرام۔ (۲) مسجد نبوی۔ (۳) مسجد اقصیٰ۔

Marfat.com

تم نے اس سفر کے بارے میں لکھا تھا کہ باعتبارِ مصلحتِ ظاہری کوئی اشارہ ہو نیز اس بارے میں توجہ باطنی بھی فرمائیں (تو بہتر ہے)۔

مخدوما! ـــــ مصلحتِ ظاہری کو تو تم ہی بہتر جانتے ہو، اور مزاجِ سلاطین کو اچھی طرح سمجھتے ہو، ورنہ اس اعتبار سے کہ امرِ خیر ہے، عینِ مصلحت ہے ـــــ توجہ باطنی ... جو کی گئی، تو اس سفر کا کرنا قوت کے ساتھ نہیں معلوم ہوا، اور منع بھی مفہوم نہیں ہوتا، الغرض اگر تم پر حج فرض ہو گیا ہے، اور علماء قطعی طور پر تمہارے لئے اس کی فرضیت کا حکم کرتے ہیں، تو دریافت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اور اگر تمہیں توقف ہے، اور علماء بھی فرضیت کا قطعی حکم نہیں کر رہے ہیں، پس مختار ہو مشورہ اور استخارہ کرلو ـــــ والسلام اولاً و آخراً ـــــ

مکتوب (۴۷) محمد سعید[1] سارنگ پوری کے نام :ـــــ (درمیان سے)

... جس راہ پر پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے ہیں، وہی "راہِ اجتبا" ہے، جو محبوبیتِ ذاتیہ سے نکلی ہے، اس راہ پر چلنا ہی راہِ شریعت پر چلنا ہے، جو شخص چاہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر چلے، وہ راہِ شریعت کو پورے طریقے سے اختیار کرے، اتباعِ سنّت و اجتناب از بدعت پر راسخ ہو، اور کتاب و سنّت کی دو شمعوں کے درمیان چلے، تاکہ بدعت کی تاریکیوں اور شیاطین کی راہوں میں مبتلا نہ ہونے پائے الخ ... ... والسلام اولاً و آخراً

---

[1] آپ بھی خلفاء خواجہ محمد معصومؒ میں سے ہیں۔ (روضہ رکن دوم)

Marfat.com

مکتوب (۸۶) سید محمد بیگ بلخی کے نام :——

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —— اللہ تعالیٰ جادۂ شریعتِ غرّا وسنّتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مستقیم رکھے —— مکتوب مرغوب پہنچا مسرت بخش ہوا شکرِ خدا کہ مطالبۂ بادشاہی سے نجات حاصل ہوگئی —— اُمیدوار رہو کہ قرض سے بھی نجات مل جائے گی :——

"اللّٰھُمَّ اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک[1] عمّن سواک —— (الحدیث)

اس دُعا کو قرض سے نجات پانے کے لئے تضرع وزاری کے ساتھ اکثر پڑھتے رہا کرو۔ اپنے اوقات کو ذکر وفکر سے معمور رکھو —— طاعات وعبادات کی طرف راغب رہو۔ اخیر شب کی بیداری کو عزائم امور میں سے سمجھو —— کلمۂ طیبّہ کی تکرار کرکے اپنے مرادات ومقاصد کی نفی کرو، تاکہ صحنِ سینہ میں کوئی مراد ومقصود سوائے حق جلّ مجدہٗ کے باقی نہ رہے ...... ع

ایں کارِ دولت ست کنوں تا کرا دہند

والسّلام ......

——

مکتوب (۸۷) رعایت خاں[2] کے نام :—— (رضا بقضا کے بیان میں)

---

[1] اے اللہ! حلال کے ذریعہ مجھے حرام کی روزی سے بچا، اور مجھے اپنے فضل کے ذریعہ اپنے غیر سے مستغنی و بے پرواہ کردے —— [2] امرائے شاہجہانی وعالمگیر شاہی سے تھے، فوجداری سیوستان پر متعین تھے، وہیں ۱۰۷۳ھ میں فوت ہوئے۔ (تاریخ محمدی قلمی رضا لائبریری رام پور)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـــــ بعد الحمد والصلوٰۃ و

ارسال التحیات ....

...... صحیفۂ گرامی نے مشرف کیا، جو کچھ درد و محن و آلام، برادرِ دینی نور محمد کی زبانی مجھ تک پہنچائے تھے، وہ سب معلوم ہو گئے، اور اجتماعِ صدمے کا سبب ہوئے۔

اشفاق پناہا! ـــــ جو کچھ بندے پر گذرتی ہے سب تقدیرِ خداوندی اور ارادۂ ازلی ہے: ـــــ

"مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ[1]

اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا" ـــــ

اس حقیقت پر دلالت کر رہی ہے ـــــ سوائے رضا و تسلیم کے کوئی چارہ نہیں ہے ـــــ بلکہ چونکہ وہ فعلِ محبوب ہے اسلئے محب کو چاہیئے کہ اُس سے لذت اندوز ہو اور کشادہ پیشانی کے ساتھ اُس کا استقبال کرے، اور اس ضمن میں الطافِ ربانی کا منتظر رہے ـــــ فقیر کو دعا و توجہ سے فارغ نہ جانیں، اور لوازم دوستی سے بیکار تصور نہ فرمائیں ـــــ کشودِ کار کے منتظر رہیں، اور رحیم کارساز کی رحمت کے اُمیدوار ـــــ اوقات کو ذکر و فکر سے معمور رکھیں، توشۂ گور و قیامت کو مہیا کریں ـــــ جو گھڑی گذر رہی ہے اتنی ہی عمر میں کمی آ رہی ہے، اور "اجلِ مسمّٰی" نزدیک ہوتی جا رہی ہے ـــــ اس فرصتِ قلیل میں ذکرِ کثیر کے ساتھ مشغول رہنا چاہیئے، اور مولائے حقیقی کو راضی کر لینا چاہیئے

---

[1] نہیں پہنچی کوئی مصیبت زمین میں، یا تمھاری جانوں میں، مگر لکھی ہوئی ہے وہ ایک کتاب میں (لوح محفوظ میں) اس سے پہلے کہ ہم اس مصیبت کو پیدا کریں۔

Marfat.com

اس کی معرفت حاصل کی جائے، اس دنیائے فانی میں یہی مطلوب ہے ___ تمہارے خط میں ازراہِ شکایت لکھا ہوا تھا: ___ از رفتارِ فلک واژگوں ناہنجار۔

مہربانِ من! ___ خالقِ خیر و شر بے واسطہ حق تعالیٰ ہے، اور تمام حوادث اسکی قضا و قدر سے تعلق رکھتے ہیں ___ فلک اور غیرِ فلک کو ان حوادث میں کوئی دخل نہیں ہے ___ مذہبِ حکما، یہ ہے کہ وہ حوادث کو عقلِ فعّال کے ساتھ ...... جس کا نام انھوں نے عقلِ فلکِ نہم رکھا ہے ...... منسوب کرتے ہیں ...... اہلِ اسلام سرے سے "عقلِ فعّال" ہی کے قائل نہیں ہیں، اور اس عقیدے کے ماننے والوں کو گمراہ بتاتے ہیں، فلک بیچارہ ...... جو خود اپنے کام میں حیران و سرگرداں ہے ...... کیا حیثیت رکھتا ہے کہ حوادث اس کی عقل یا اُس کی حرکات سے منسوب کئے جائیں۔

والسّلام اوّلاً و آخراً ......

مکتوب (۸۹) بیکے از نساءِ صالحات ...... ایک نیک بی بی کے نام:- (آخری حصّہ)

...... جو کچھ خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت خواجہ بزرگؒ درویشوں کی ایک جماعت کے ہمراہ تشریف لائے ___ اور تم اس وجہ سے کہ قلعۂ "فرنگیاں" میں محبوس ہو گئی تھیں، اور دروازۂ قلعہ کو تم پر بند کر دیا گیا تھا ...... تم گریہ و زاری کر رہی تھیں ...... حضرت خواجہؒ نے فرمایا: "کیوں گریہ و زاری کر رہی ہو؟ میں آگیا ہوں تاکہ تم کو فرنگیوں کی قید سے آزاد کر دوں ___ (چنانچہ) دروازۂ قلعہ کھولا، اور فرمایا کہ جہاں جی چاہے جاؤ"۔

یہ خواب بشارت ہے ___ شرِّ اعدائے آفاقی و انفسی سے چھٹکارے کی ___ جس طرح حضرت خواجہؒ کے قدوم کی برکت سے مفسدوں کی شرارت سے خلاصی ملی،

Marfat.com

اُمید ہے کہ اُن کے انفاسِ نفیسہ کی برکت سے "اعداءِ نفسی" سے بھی چھٹکارا ملے گا — اُور بغیر مزاحمتِ اعداءِ نفسی، ترقی نصیب ہوگی، نیز مراتبِ قرب سے نزدیکی ہوگی — لکھا تھا، کہ :"الحمدللہ ... دو حصے غفلت چلی گئی ہے، اُور ایک حصہ باقی ہے" — جس قدر بھی غفلت زائل ہو جائے، اُور حضوری نمودار ہو، نعمت ہی نعمت ہے — کوشش کرو کہ تمام غفلت، باطن سے چلی جائے، اُور ایسی حضوریِ تام حاصل ہو، جس کے بعد غیبت نہ ہو ... ... والسّلام —

مکتوب[۱] (۹۱) خواجہ محمد صدیق[۲] بدخشی کے نام :—
(در اظہارِ فراقِ حضرت مجدّد الف ثانیؒ)

---

[۱] اس مکتوب کے متعلق جامع مکتوبات نے لکھا ہے، کہ یہ مکتوب دراصل بہت طویل تھا، لیکن اس کے کچھ اوراق گم ہو گئے، جو حصہ دستیاب ہوا اس کو نقل کر لیا گیا۔ ۱۲

[۲] آپ کشم (علاقہ بدخشان) کے رہنے والے تھے، ایام جوانی میں ہندوستان آئے، چونکہ شعر و شاعری میں دستگاہ رکھتے تھے، اسلئے محب الفقراء والشعراء عبدالرحیم خانخاناں کی صحبت اختیار کی — اسی زمانہ میں حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرّہٗ سے بیعت ہو کر سلسلۂ نقشبندیہ میں منسلک ہو گئے۔ شعر گوئی کے مشغلے کی وجہ سے حضرت خواجہؒ کی زندگی میں ترقیٔ رُوحانی کا موقع نہیں ملا — حضرت خواجہؒ کے وصال کے بعد آپ حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی خدمت میں آئے، اُور کامیاب ہوئے آپ حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے خلفاء میں سے ہیں — آپ ہی نے رسالہ مبدا و معاد کو حضرت مجدّدؒ کی بیاضِ خاص سے نقل کر کے جمع کیا ہے — آپ کو حضرت مجدّدؒ کے علوم و معارف سے خاص مناسبت تھی (بقیہ صـ۲۳۶ پر)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـــ الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ـــ خدام حقائق آگاہ، معارف انتباہ، دعاؤ نیاز مندی، اس عاصی ومہجور کی قبول فرمائیں ـــ چند سطریں، سوزش سینہ اور غم دیرینہ سے متعلق صفحۂ قرطاس پہ لکھی ہیں، اس مضمون کو بطور ہدیہ آں عزیزالوجود کو ارسال کیا جارہا ہے۔

مخدوما! ـــ حضرت قطب الاقطاب، زبدۃ المحققین، وارث المرسلین (حضرت مجدد الف ثانیؒ) ..... کے فراق کا غم، جتنا زمانہ گذرتا جاتا ہے، اور زیادہ قوی ہوتا جاتا ہے، اور جتنا زیادہ پرانا ہورہا ہے، تازہ ہورہا ہے ـــ خصوصاً اس زمانہ میں اس مشتاق پر اس یگانۂ آفاق کے فراق سے عجیب انتشار رونما ہوگیا ہے، اس مجلس بہشت آئین کی یاد سے جگر کباب اور دیدہ پُرآب ہوا جاتا ہے ـــ اگر تمام عالم میں گشت لگائیں تو اس للہ، فی اللہ اجتماع کو کہاں دیکھیں گے؟ وہ فیوض وبرکات کہاں پائیں گے؟ وہ معارف وحقائق اور وہ نزاکتیں جو ذات وصفات باری تعالیٰ کے بارے میں وہ بیان فرمایا کرتے تھے، اور ہر شخص ان کو سنتا تھا، اب کس سے سنیں گے؟ وہ اسرار جو

(صفحہ ۲۳۵ کا بقیہ حاشیہ) مکتوبات امام ربانیؒ میں آپ کے نام بھی بہت سے مکتوبات ہیں ـــ آپ نے مثنوی مولانا رومؒ کے وزن پر ایک مثنوی لکھی ہے جس میں چین کے شیشہ گر کی حکایت نظم کی ہے، اور وہ حق الیقین کی بہترین تعبیر ہے۔ ایک دوسری مثنوی بوزن خسرو شیریں لکھی ہے، اور ایک دیوان فارسی میں ہے۔ (زبدۃ المقامات) سید کمال محمد سنبھلیؒ نے اسراریہ میں لکھا ہے، کہ آپ کی وفات ۱۰۵۱ھ کو دہلی میں ہوئی، اور مقبرہ خواجہ باقی باللہؒ میں دفن ہوئے۔

(نزہۃ الخواطر۔ جلد ۵)

Marfat.com

"محرمانِ خاص" سے بیان ہونے تھے، اب کہاں سے ظہور پذیر ہوں گے؟ وہ معاملاتِ مخصوصہ" کہ محرمانِ راز میں سے بھی ایک یا دو سے زیادہ آدمیوں کو ان کے سُننے کی گنجائش نہ تھی، کس سے مسموع ہوں گے؟ وہ اسرار و معاملات کہ کوئی فرد ان کا محرم نہ تھا، اور "سربمہر" مدفون ہو گئے، وہ جُدا ہے۔ ...... بہت مرتبہ ایسا ہوا ہے، کوئی درویش حضرت والا[ؒ] کی خدمت میں کچھ دریافت کرنے یا احوالِ باطنی بیان کرنے آیا ہے، اور انکی حضوری میں پہنچکر تمام استفسارات اسکے صحنِ سینہ سے چلے گئے، اور احوال و مواجید میں سے کچھ بھی نہ رہا جس طرح طلوعِ آفتاب، ظلمتِ شب کو ختم کر دیتا ہے، اُسی طریقے سے حضرتِ والا[ؒ] کا دیدار تمام امورِ مذکورہ کو ختم کر دیتا تھا۔ اس اثناء میں بعض اوقات حضرت والا[ؒ] اُس درویش سے دریافت فرماتے تھے، کہ ہاں میاں بیان کرو کیا حال ہے؟ یا کوئی بات دریافت کرو؟ لیکن وہ بیچارا خود رفتہ ہو جاتا تھا، اس کی زبان بند ہو جاتی تھی، اور کچھ سمجھ میں نہ آتا تھا، کہ کیا کہے۔ ع

خرد از دیدنش تسبیح خواناں
گریزد ہمچو فرتوت از جواناں

بس وہ شخص ہاں یا نہیں کچھ نہیں بول سکتا تھا، اور اپنے حال کی نفی و اثبات کے متعلق کچھ بھی لب کشائی نہیں کر سکتا تھا۔ ...... والسلام۔

مکتوب (۹۲) شیخ امام الدین[۱] پنجابی کے نام:۔

---

[۱] خلیفۂ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ۔ (روضۃ القیومیہ رکن دوم)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـــــ بعد الحمد والصلوٰۃ و ارسال التحیات ـــــ احوال واوضاع یہاں کے فقراء کے مستوجب حمد ہیں۔ مکتوب مرغوب جو کہ برسوں کے بعد آیا، اور وہ بھی بتقریب سفارش ـــــ مسرت بخش ثابت ہوا ـــــ عدم ملاقات اور عدم حاضری کے عذر بھی لکھے تھے، وہ بھی معلوم ہوئے۔

مخدوما! ـــــ حق اللہ، تمام حقوق پر غالب ہے، اور معرفۃ اللہ، اہم مقاصد میں سے ہے۔ ایمانِ حقیقی، معرفت ہی سے متعلق ہے۔۔ ۔ یہ وہ ایمان ہے جو کہ خلل سے محفوظ ہوتا ہے، اور زوال سے مصئون ـــــ اور جو ایمان، معرفت سے پہلے حاصل ہے، وہ ایمانِ مجازی ہے کہ زوال سے محفوظ نہیں ہے۔ آیتِ قرآنی میں جو آیا ہے :ـــ

"[1] یٰایّھا الذین اٰمنوا اٰمنوا باللہ ورسولہٖ" ـــــ

اور ادعیۂ ماثورہ میں جو وارد ہوا ہے :ـــ

"[2] اَللّٰھُمَّ انی اسئلک ایمانا لیس بعدہٗ کفرٌ" ـــــ

گویا اسی ایمانِ حقیقی کی طرف اشارہ ہے ـــــ حاصل کلام یہ ہے کہ طالب معرفت ہونا چاہئے، اور جہاں کہیں اس معرفت کی خوشبو مشامِ جان میں پہنچے، اسکے درپے ہونا چاہئے ـــــ اس سلسلے میں (کچھ عرصہ کے لئے) خانماں چھوڑنا چاہئے، اور

---

[1] اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ۔

[2] اے اللہ! میں ایسا ایمان مانگتا ہوں جس کے بعد کفر نہ ہو۔

Marfat.com

"خویش و فرزندان" کو الوداع کہنا چاہیئے، اسلئے کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ محبوب و مرغوب ہیں اُن کا حق سب کے حقوق پر غالب ہے ـــــــ یہ آیۂ کریمہ :-

"قُلْ[1] اِن کَانَ اٰبَاؤُکُمْ وَ اَبْنَاؤُکُمْ وَ اِخْوَانُکُمْ وَ اَزْوَاجُکُمْ
وَ عَشِیْرَتُکُمْ وَ اَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ
کَسَادَهَا وَ مَسَاکِنُ تَرْضَوْنَهَا اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَ
رَسُوْلِہٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِہٖ فَتَرَبَّصُوْا الآیۃ" (سورۂ توبہ)

اسی حقیقت پر دلالت کر رہی ہے ۔

مخدوما! ـــــــ عذر آمیز باتیں اسی وقت تک ہیں، جب تک آتشِ شوق اور جنونِ طلب، دل میں پیدا نہ ہو۔ جب یہ آگ بھڑکتی ہے، اور جنونِ طلب، شعلہ زن ہوتا ہے سب باتیں ختم ہو جاتی ہیں، اور زبانِ عذر بند ہو جاتی ہے، پھر جذبِ الٰہی، پیشانی کے بال پکڑ کر بسوئے معشوق لے جاتا ہے، اور کوئے محبوب میں پہنچا دیتا ہے۔ بیشک راہِ عشق میں کچھ جنون بھی درکار ہے، اور قیدِ عقل سے کچھ کچھ رہائی بھی ضروری ہے ۔ ؎

دل اندر زلفِ لیلیٰ بند و کار از عقلِ مجنوں کن
کہ عاشق را زیاں دارد مقالاتِ خردمندی

ہاں پیری و ضعفِ بدنی اور ضعفِ بصری البتہ صحیح اور معقول عذر ہو سکتے ہیں ....

والسلام ......

---

[1] کہہ دیجئے اگر تم کو اپنے آباد، اپنی اولاد، اپنے بھائی، بیویاں، رشتے دار اور وہ مال جس کو تم نے کمایا ہے اور وہ تجارت جسکی کساد بازاری سے تم ڈرتے ہو، اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو (اگر تم کو) یہ سب چیزیں اللہ اسکے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ محبوب ہیں تو تم منتظر رہو ـــــــ تا آنکہ اللہ تعالیٰ اپنی عقوبت نازل کرے ۔

Marfat.com

مکتوب (۹۳) خواجہ امان اللہ قاضی زادہ برہان پور کے نام :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـــــ بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ الدعوات ۔۔۔۔۔۔ تم نے لکھا تھا کہ :

"بعض دفعہ نماز میں ایسی حالت نمودار ہوتی ہے کہ گویا میں حضرتِ صمدیت سے تکلم کر رہا ہوں، اور کوئی حجاب و پردہ درمیان میں نہیں رہا ہے، اور ایسا مست و بیخود ہو جاتا ہوں کہ نماز بھی فراموش ہو جاتی ہے ۔۔۔۔۔۔ پھر اپنے آپ کو قابو میں لا کر ہوش میں آتا ہوں ـــــ ناگاہ رقت و عجز کا غلبہ ہو جاتا ہے ـــــ یہی حالت تلاوتِ قرآن وغیرہ میں ظاہر ہوتی ہے"۔

سعادت آثارا! ـــــ یہ جو کچھ بھی وارد ہوتا ہے، بلند و مبارک حالت ہے۔ نماز معراجِ مومن ہے، جو کیفیت نماز میں پیدا ہوتی ہے، وہ تمام اذواق و کیفیات سے ممتاز ہے، اور چونکہ نماز میں تلاوتِ قرآن مجید بھی ہے، اور حدیث میں آیا ہے : ـــــ "مَنْ اَرَادَ[1] ان یحدث ربہ فلیقرأ القرآن ـــــ" اسلئے تلاوتِ قرآن گویا کہ اپنے پروردگار سے کلام کرنا ہوا ـــــ وہ تلاوت جو نماز میں واقع ہو، وہ تو خصوصیت کے ساتھ بڑا درجہ اور بہتر نتیجہ رکھتی ہے۔ حدیث میں آیا ہے : ـ قرأنٌ[2] فی صلوٰۃٍ خیرٌ من قرانٍ فی غیر صلوٰۃٍ (الحدیث) پس اگر یہ حقیقت (جو تم نے بیان کی ہے) نماز میں ـــــ جس کی شان میں

---

[1] جو شخص یہ چاہے کہ اپنے رب سے گفتگو کرے، پس وہ قرآن پڑھے۔

[2] نماز میں قرآن پڑھنا بمقابلے خارج میں پڑھنے کے زیادہ افضل ہے ـــــ روایت بیہقی کے لفظ یہ ہیں : ـ

ـ قراءۃ القرآن فی الصلوٰۃ افضل من قراءۃ القرآن فی غیر الصلوٰۃ الخ (مشکوٰۃ)

Marfat.com

حدیث میں آیا ہے :- "اقرب[1] مایکون العبد من الرب فی الصلوٰۃ" ——— جلوہ گر ہو، اور تکلم کی کیفیت ظاہر ہو تو گنجائش ہے ——— اور اگر مُصلّی، رفع حجاب محسوس کر رہا ہے، تو بالکل ٹھیک ہے ——— حدیث میں وارد ہوا ہے کہ نماز میں وہ حجاب جو بندہ و پروردگار کے درمیان ہے اُٹھا لیا جاتا ہے۔ نماز ایک محبوب دلربا ہے، جب باطنِ مُصلّی پر اسکے جمالِ باکمال کا پرتو پڑتا ہے، اور اسکے حُسن و خوبی کا ظہور ہوتا ہے، تو مُصلّی کو مست و بے شعور، اور از خود رفتہ کر دیتی ہے ... ...

کہتے ہیں کہ حضرت جعفر صادقؓ ایک مرتبہ نماز میں تھے کہ بیہوش ہو کر گر پڑے، جب ہوش میں آئے، تو اُن سے دریافت کیا گیا۔ انھوں نے فرمایا کہ ایک آیت قرآنی کی تکرار کر رہا تھا حتیٰ کہ اس کے متکلم سے میں نے سُنا۔

تم نے لکھا تھا کہ :- "میں رمضان میں معتکف تھا، کہ ۲۷ر کی شب میں "چیزہائے گوناگوں" میں نے مشاہدہ کیں، وہ رات بڑی رُوشن و پُر نور تھی، ناگاہ مجھ پر ایک حالت و کیفیت ظاہر ہوئی، اور ایسا محسوس ہوا کہ گویا یہ شب، شب قدر ہے"۔

مخدوما! ——— اس فقیر نے بھی، اور "یارانِ دیگر" نے بھی اسی ۲۷ر رمضان کی شب میں "انوار و برکات بیحد" مشاہدہ کئے، اور شب قدر کا گمان کیا ——— والغیب عند اللہ۔

خوابیں جو لکھی ہیں اور آنحضرت صلعم نے عالم رویا میں جو تم کو پیرہن مُبارک عطا فرمایا ہے یہ سب خوابیں اعلیٰ درجہ کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مراتب کمال و اکمال میں ترقی عنایت فرمائے۔

والسلام ... ...

---

[1] نماز میں بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ مسلم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں :- اقرب مایکون العبد من ربہ وھو ساجد" الخ (مشکوٰۃ)

Marfat.com

مکتوب (۹۷) شیخ فقیر اللہ بنگالی کے نام :—— (نصیحت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —— بعد الحمد والصلوٰۃ

وتبلیغ الدعوات ... ...

جہان آباد سے جو خط از راہِ محبت روانہ کیا تھا — پہنچا۔ اور پٹنہ سے جو خط بھیجا تھا وہ بھی مل گیا — اوقات کو طاعات و عبادات اور ذکر و فکر میں صرف کرو — سفرِ طویل کے لئے زادِ راہ مہیا کرو — آیۂ کریمہ :— "ولتنظر نفسٌ ما قدّمت لغدٍ"[۱] — کے مضمون پر خوب غور کرو — "گوشۂ نامرادی" اور زاویۂ مسجد کو نہ چھوڑو، مساکین اور اہلِ جمعیت کے ساتھ رہو، اہلِ تفرقہ اور اُمراء سے دُور رہو، اور بے ضرورت ان کے پاس نہ بیٹھو — "واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغداوة والعشيّ يريدون وجهه"[۲] — کو پڑھو — طالبانِ حق جلّ مجدہٗ کی خدمت اور دلجوئی کرو، اپنی توجہات کو اُن سے نہ ہٹاؤ — دوستانِ دُور افتادہ کو دُعائے خیر و سلامتیِ ایمان سے یاد رکھو ... ... والسلام اولاً وآخراً۔

مکتوب (۹۸) خواجہ مکّی[۳] کے نام :——

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — بعد الحمد والصلوٰۃ —— جو مکتوب

---

۱ ہر نفس کو غور کرنا چاہیئے کہ اس نے کل (قیامت) کے لئے کیا آگے بھیجا۔

۲ اپنے آپ کو ان لوگوں کیساتھ روکے رکھئے جو صبح و شام اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اور اللہ کی مرضی چاہتے ہیں۔

۳ آپ بھی خلفاء حضرت خواجہ محمد معصومؒ میں سے ہیں۔ (روضہ رکن دوم)

Marfat.com

بھیجا تھا۔ پہنچا ـــــ مسرت بخشی ـــــ نسبتِ باطن کو عزیز رکھو، اور اس کی محافظت اچھی طرح کرو۔ ممکن ہے کوئی پھول گلہائے معرفت ہیں سے تمہارے باطن میں بھی شگفتہ ہو جائے، اور وہ نویدِ قرب اور بوئے وصال لائے ... ... اور ہستی موہوم کو درمیان سے اٹھا دے، نیز "عدمیت ذاتی" کو دکھلادے، اور حضوری خود بخود جلوہ گر ہو جائے۔ کوشش کرو کہ وقت بیکاری میں ضائع نہ ہو۔ "باطل حق نما" اپنا فریفتہ نہ کرے، اور یہ بھی کوشش کرو کہ "قل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا"[1] ـــــ کا حاکم ممالکِ بشریت پر فتح و غلبہ پائے، اور اس کو اپنے تصرف میں لے آئے ... ...

والسلام اولاً و آخراً ... ...

مکتوب (۹۹) شیخ حسین منصور جالندھری کے نام ـــــ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـــــ الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفٰی ـــــ صحیفہ پہنچا ـــــ مسرت بخشی ـــــ الحمد للہ ـــــ کہ فقیر کو ان دنوں صحتِ کلی حاصل ہے، اگرچہ ابھی پیدل نہیں چل سکتا ہوں، لیکن پالکی میں بیٹھ کر (فقط) چار نمازوں کے لئے مسجد میں پہنچ جاتا ہوں ـــــ تم نے لکھا تھا کہ "اگر جنابِ قدس میں متوجہ ہو کر بعض حالات کا استکشاف کرتا ہوں تو بطورِ الہام، کشف ہو جاتا ہے" ـــــ اس نعمت کا شکریہ ادا کرو ـــــ اللہ تعالیٰ خطا و غلطی سے محفوظ رکھے، اس لئے کہ کشف میں خطا و غلطی کا واقع ہونا ثابت ہے ـــــ "امورِ کونیہ"

---

[1] کہہ دیجئے حق آگیا اور باطل چلا گیا، اور باطل تو جانے ہی والا ہوتا ہے۔ ۱۲

Marfat.com

(حوادثِ یومیہ دنیاویہ) کے کشف میں اگر خطا ہو جائے، تو کوئی بات نہیں، لیکن اسرارِ الٰہیہ اور اعتقادات و عبادات کے کشف کی کسوٹی شریعتِ حقہ ہے، جو کشف، قوانین شرعیہ کے موافق ہو، اور اس سے متصادم نہ ہو، وہ اعتماد کے قابل ہے، اور اگر متصادم ہے تو قابلِ اعتماد نہیں ...... والسّلام اولاً و آخراً ———

مکتوب (۱۰۸) سیادت مآب سید اسرائیل کے نام :——— (آخری حصہ)

...... نفی و اثبات کے شہسوار، حضرت خلیل اور حضرت حبیب علیہما الصلوات والتسلیمات ہیں، اس کلمے (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ) کے جزوِ اوّل کو جو کہ نفی سے تعلق رکھتا ہے حضرت خلیل علیہ السلام نے پورا کیا، اور کوئی دروازہ درہائے شرک میں سے ایسا نہ چھوڑا جس کو بند نہ کر دیا ہو، اور انھوں نے (لَا اُحِبُّ الآفلین) کا نعرہ لگا کر دقائقِ شرک سے بھی کنارہ کشی کی ......

کلمے کا جزءِ ثانی (اِلَّا اللہ) جو کہ مرتبہ اثبات میں ہے، اور دراصل نفی کا نتیجہ اور غایت یہی ہے ...... اس کو اصالۃً حضرت حبیب علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے بقدرِ طاقتِ بشری پورا کیا، لہذا سکۂ اختتام آپ کے ہی نام کا رہا، اور محبوبیتِ ذاتیہ (جو کہ منتہائے کمالات ہے) کا قرعہ آپ ہی کے اسم گرامی پر نکلا ——— پس آپ امام النبیین، صاحبِ شفاعت اور سید الاوّلین والآخرین قرار پائے ...... والسّلام۔

مکتوب (۱۱۰) خواجہ محمد صادق البخاری ثم المدنی کے نام :———

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـــ بعد حمد و صلوٰۃ ——— تمھارے

Marfat.com

بہت سے خطوط پہنچے، مطالعے میں آئے، اور انھوں نے خوش کیا ـــــ چونکہ فقیر خط لکھنے میں بہت کاہل واقع ہوا ہے، نیز کبھی صحت ہے اور کبھی مرض، اسلئے جواب میں کوتاہی ہوئی۔ معذور رکھنا ـــــ اپنے اوقات کو وظائف اذکار و طاعات سے معمور رکھو ـــــ مرضیاتِ مولائے حقیقی کے حاصل کرنے میں جان و دل سے کوشش کرو، اور توشۂ گور و قیامت کو مہیا کرو ۔۔۔ ۔۔۔ والسلام۔

مکتوب (۱۱۱) خواجہ مکّی جعفر خاں کے نام :ـــــ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ـــــ حامداً ومصلیاً ـــــ صحیفۂ گرامی نے مشرّف کیا ۔۔ ۔۔ ۔۔درویشوں سے محبت، اور ان سے اخلاص کا معاملہ رکھنا یہ اللہ کی بڑی نعمت اور عظیم الشان دولت ہے۔ "دردِ نایافت" کے متعلق جو تم نے لکھا ہے، یہ بھی امرِ عظیم اور "مقدمۂ یافت" ہے ـــــ بزرگوں نے کہا ہے، کہ: "اگر اللہ تعالیٰ کچھ دینا نہ چاہتا، تو طلب کا مادّہ ہی نہ رکھتا"۔ ـــــ انسان کی قدر و قیمت محبت کی وجہ سے ہے اس کی بزرگی، اور اس کا امتیاز، تمام موجودات کے مقابلے میں اسی درد کی بناء پر ہے۔

قدسیاں را عشق ہست و درد نیست

درد را بز آدمی درخور نیست

لیکن درد و محبّت کے مراتب و درجات مختلف ہیں، ہر ایک اپنے ظرف کے مطابق درد و محبّت کے انوار و برکات کا اُمیدوار ہے ۔۔ ۔۔ ۔۔

والسلام اولاً و آخراً ۔۔ ۔۔

Marfat.com

مکتوب (۱۱۵) مُلّا حسن پشاوری کے نام :—— (فضیلت استقامت میں)

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم —— بعد الحمد والصّلوٰۃ

وتبلیغ الدعوات —— احوال اینجد و دستوجب حمد ہیں —— اللہ تعالیٰ

دوستوں کو جمعیتِ قلب اور استقامت ظاہر و باطن کے ساتھ محفوظ رکھے ——

مدارِ کار استقامت پر ہے، الاستقامۃ فوق الکرامۃ (بزرگوں کا قول ہے) ——

"شَیَّبَتْنِی سورۃُ ھودٍ"[ا] —— حدیث معروف ہے —— جب کہ

سیدِ انبیاء سرورِ اتقیاء صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمائیں، اور امرِ[۲] استقامت آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو بوڑھا کر دے، تو ہم جیسے بوالہوس اگر ہوس استقامت کریں اور استقامت کا

دم بھریں تو محض ہوس و خیال ہے۔ بہرکیف ہاتھ پاؤں مارنے چاہئیں، اور سعی کرنا چاہیے،

ممکن ہے اس بحرِ بیکراں سے کوئی چلّو مل جائے، اور حلقِ جاں تک پہنچ جائے :۔

"ما لا یدرك كلّه لا یترك كلّه" —— تمہاری استقامت کا جو حال

سُنا جاتا ہے اُس سے دل بہت خوش ہوتا ہے —— اللّٰھُمّ زد —— منتظرِ نتائج رہو۔

دوستوں سے دُعا کی اُمید ہے ...... والسّلام۔

مکتوب (۱۱۶) اپنے صاحبزادے خواجہ عبید اللہؒ کے نام :——

ا مجھے سُورہ ہود نے بوڑھا کر دیا۔

۲ سُورہ ہود میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلّے اللہ علیہ وسلم کو استقامت کا حکم اِن الفاظ میں

فرماتا ہے :۔ فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ــــ بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ الدعوات ۔۔۔۔۔۔

یہاں کے احوال ہر طرح مستوجب حمد ہیں ــــ تمہارے جانے کے بعد، ان دنوں شیخ عبد الاحد[1] فقیر کے ساتھ نشست و برخاست رکھتے ہیں، اپنے کام میں بہت سرگرم ہیں، شب و روز خدمت میں حاضر ہیں۔ خانقاہ میں ایک حجرہ لے کر بسر اوقات کرتے ہیں، نشۂ عجیب رکھتے ہیں، بہت ترقی کر لی ہے۔ شیخ بدیع الدین اور میر محمد باقر بھی عزیز مذکور کے ساتھ موافقت کر کے لوازم طلبگاری کو حسب طاقت انجام دے رہے ہیں۔ الغرض ان تینوں کا معاملہ روز بروز رو بہ ترقی ہے ــــ "یاران دیگر" بھی ترقی کی طرف جا رہے ہیں ــــ طالبین "قطع علائق و اسباب" کر کے اطراف و اکناف سے (جوق در جوق) یہاں پہنچ رہے ہیں، اور سرگرم کار ہیں، فیض مند ہوتے ہیں اول قدم میں "تخلص و آزادی" حاصل کرتے ہیں ــــ "سردی و گرفتاری" تو اس بے حاصل کے حصہ میں آئی ہے اور "قرعۂ ہجر و دوری" اس فقیر کے نام نکلا ہے۔ شرم آتی ہے کہ اس "گرفتاری" کے باوجود "آزاد" لوگوں کے ساتھ مصاحبت رکھتا ہوں، اپنے آپ کو میں کسی طرح بھی ان لوگوں کی مجلس کے قابل نہیں دیکھتا۔ یہ بیت اپنے اور ان دوستوں کے حال کے موافق پاتا ہوں ۔ ؎

ما گرفتاریم بر ما ناوک بیداد ریز
سنبل و گل در کنار مردم آزاد ریز

---

[1] آپ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے پوتے اور صاحب مکتوب کے بھتیجے ہیں۔

Marfat.com

قدرتِ خدا کا مطالعہ و مشاہدہ کرو، کہ میری اس "سردی و افسردگی" کے باوجود وہ جماعت جو میرے ساتھ نشست و برخاست رکھتی ہے، اس میں شعلۂ شوق پیدا ہو رہا ہے، اور ان کی آتشِ محبت ترقی پر ہے، جس کی وجہ سے وہ ماسوا سے رہائی حاصل کر رہے ہیں، اور ترقیات کے میدان میں گامزن ہیں :-

"الذی جعل لکم من الشجر الاخضر نارا" (یٰسین)[1]

وہی "قصۂ حجر و شجر حضرت موسیٰ" ہے، کہ درختِ سبز سے آتشِ خالص بے دھوئیں کی انھوں نے دیکھی، پھر انھوں نے سنا جو کچھ سنا۔ اور سنگِ خارا سے اتنے چشمہ ہائے آب برآمد کئے، کہ جماعتِ کثیر کے انتفاع کا سبب بن گئے --- واضح رہے کہ "مُربّیِ حقیقی" اور "مرشد علی الاطلاق" اللہ تعالیٰ ہے --- ع

از ما و شما بہانہ بر ساختہ اند

کسی نے خوب کہا ہے --- ع

ایشاں نہ بیند ایں ہمہ الحان نہ مطرب ست

از تست طلسم ایں خزانہ ✽ من ہیچ نیم دریں میانہ

(والسلام)

مکتوب (۱۱۹) حافظ ابواسحٰق کے نام :--- (آخری حصہ)

تم نے لکھا تھا کہ رسالہ "یاقوتیہ" کے پڑھنے سے دل میں ایسا شوق غالب ہوا، کہ "ترکِ نوکری و خانماں" کر کے (کسی طرح) صحبتِ عالی میں پہنچ جاؤں "الخ"

---

[1] وہ ذات جس نے پیدا کیا تمہارے واسطے درختِ سبز سے آگ کو۔

Marfat.com

کرنا! ــــ یہ شوق، نعمتِ عظمیٰ ہے۔ مدارِ کار، شوق و محبت پر ہے، اور معاملۂ ترقی و قرب اسی سے وابستہ ہے۔ جتنا "دیدۂ حُسن بیں" زیادہ روشن اور تیز ہوگا اتنا ہی شوق و عشق کو بڑھائے گا، اسوائے محبوب سے منقطع و بیگانہ کرے گا، اور "دریچۂ معرفت اسکے باطن میں کھولے گا ــــ ؎

آنرا کہ بحُسن، دیدہ تیز ست
ایں عشق، بلائے خانہ خیز ست

مخدوما! ــــ چونکہ تمہارے ساتھ ایک پورا کنبہ وابستہ ہے، تم اُن کے کفیل ہو اور تمہارے اوپر قرض بھی ہے، لہذا ترکِ ملازمت میں توقف و تامل درکار ہے ــــ "ترکِ حقیقی" کے حصول تک "ترکِ حکمی" پر قائم رہو، اور "ترکِ صوری" کے مقابلے میں "ترکِ معنوی" پر اکتفا کرو ــــ "الصُّوفی کائنٌ بائنٌ" ــــ یہ مقولہ تو تم نے سُنا ہوگا، اس کا مطلب یہ ہے کہ صوفی خلق کے ساتھ بھی رہتا ہے، صورتاً۔ اور خلق سے جُدا بھی رہتا ہے، حقیقتہً و معنیً ــــ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب (۱۲۱) شیخ عبدالعلیم جلال آبادی[1] کے نام: ــــ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ــــ بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التحیات ......

تمام احوال مستوجبِ حمد ہیں ... مکاتیبِ شریفہ یکے بعد دیگرے پہنچے

---

[1] آپ حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے خلفا میں سے ہیں۔ (روضہ رکن دوم)

Marfat.com

مسرت بخش ثابت ہوئے ۔۔۔۔ چونکہ فقیر کو درد کا عارضہ لاحق تھا۔ اور قلم پکڑنے اور لکھنے کی بھی طاقت نہیں تھی، اسلئے جواب میں توقف واقع ہوا۔ اس ماہِ مبارک (رمضان) میں مسجد کی حاضری، تراویح اور ختم قرآن سے محروم رہا۔ الحمدللہ کہ ماہِ شوال میں ماہ سابق کی نسبت تخفیف ہوئی ۔۔۔۔ اب حال کہ ۶ ذیقعدہ ہے، چند روز سے پالکی میں بیٹھ کر خانقاہ میں آتا ہوں، اور ایک گھڑی دوستوں کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں۔ ابھی مسجد تک نہیں گیا ہوں، کیونکہ وہ فاصلہ کافی ہے، اور دو زانو یا چہار زانو بیٹھنے کی طاقت بھی ابھی نہیں آئی ہے۔

کسی نے کیا اچھا کہا ہے: ۔۔۔۔ ؎

فلیتک تحلو والحیاۃ مریرۃٌ

ولیتک ترضی والانام غضابٌ

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ "محبت ذاتیہ" کی علامت یہ ہے کہ "انعام محبوب" اور "ایلام محبوب" دونوں مساوی ہو جائیں یعنی محب ایلام محبوب سے بھی لذت یاب ہو جس طرح اس کے انعام سے لذت یاب ہوتا ہے ۔۔۔۔ ہمارے حضرت مجدد صاحبؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ ایلام محبوب اسکے انعام کے مقابلے میں زیادہ لذت بخش ہے، اسلئے کہ انعام میں تو مراد محبوب اپنی مراد نفس کے ساتھ مخلوط ہے، اور ایلام میں خالص مراد محبوب ہی ہے، اور مراد نفس کی مخالفت ہے ۔۔۔۔ دونوں میں بڑا فرق ہو گیا ۔۔۔۔ شعر منجملہ غرائب ہے ؎

اگر مراد تو اے دوست نامرادی ماست ٭ مراد خویش دگر بار من نخواہم خواست

والسلام

ۓ کاش کہ آپ میرے حق میں شیریں ہو جائیں چاہے زندگی تلخ رہے، کاش آپ مجھ سے راضی ہو جائیں خواہ تمام مخلوق ناراض ہو۔

Marfat.com

مکتوب (۱۲۲) شاہِ وقت سلطان اورنگ زیب عالمگیرؒ کے نام ۔ ـــــــــ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـــــــ الحمد للہ العلی الاعلی والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد المصطفیٰ خیر الوریٰ صاحب قاب قوسین اوادنیٰ وعلیٰ آلہ البررۃ التقی واصحابہ اصحاب المقامات والدرجات العلیٰ (اس کے بعد چند احادیث فضائل سجدہ میں درج کی ہیں) ۔

کمترین دعاگویاں حضرت ناصر الملۃ والدین مرجع الاسلام مؤید المسلمین خلیفۃ اللہ تعالیٰ فی الارضین کی خدمت میں لکھتا ہے کہ یہ مسکین باجود بے بضاعتی و دوازکاری آنجناب کے لئے "دعائے سلامتی جان وایمان" سے فارغ اور "طلبِ ترقی درجات و استقامت صوری و معنوی" سے غافل نہیں ہے ـــــــ ع

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

برادر دینی شیخ عبد العلیم نے ایک خط فقیر کو تحریر کیا تھا جس میں آنجناب کی "جمعیتِ باطنی" اور اس "اہل جلیل القدر" کے "تقید" کے بارے میں لکھا تھا اس کو پڑھ کر شکر خداوندی بجالایا کہ باوجود ان "اشغالِ صوریہ" کے آپ کے دل حقیقت میں کو مطلوب حقیقی کے ساتھ ایک خاص تعلق اور مقصود تحقیقی کے ساتھ ایک مخصوص شوق ہے ـــــ اُمید ہے کہ یہ تعلق روز بروز زیادہ ہوگا، اور آتش شوق قوت پذیر ہوگی حتیٰ کہ ذکر سے مذکور، دال سے مدلول اور لفظ سے معنیٰ تک معاملہ پہنچ جائے گا ۔ ـــــ

قومے ز وجود خویش فانی
رفتہ ز حروف در معانی

اسم و معنیٰ وغیرہ کا اطلاق حضرت حق جل مجدہٗ کے بارے میں اس بنا پر ہے کہ

Marfat.com

میدان عبارت تنگ ہے، ورنہ ——— ع

آنچہ ہمہ آنست کہ برتر ز بیان ست

اللہ تعالیٰ کو لفظ و معنی سے ماوراء طلب کرنا چاہیے اور اس کو "ماورائے آفاق و نفس" "ورائے تجلیات و ظہورات" "ورائے توحید و اتحاد" اور "ورائے مشاہدات و مکاشفات" ڈھونڈھنا چاہیے ——— ؎

تو از خوبی ہی گنجی بعالم
مرا ہر گز کجا گنجی در آغوش

سیر و سلوک سے مقصود، رفع حجابات ہے، خواہ حجابات وجوبی ہوں یا حجابات امکانی۔ یہ بات نہیں ہے کہ مطلوب کو دام میں لے آئیں گے اور عنقا کا شکار کرلیں گے ؎

عنقا شکار کس نہ شود دام باز چیں
کاینجا ہمیشہ باد بدست ست دام را

یہ کمال مشکوٰۃ نبوت سے ماخوذ ہے، اور یہ "دید" نتیجہ ولایت انبیاء ہے علیہم الصلوات والتسلیمات ... ...

وہ اکابر جو کمالات وراثت انبیاء کے ساتھ آراستہ ہوئے ہیں ... ... وہ تجلیات و ظہورات سے بالا ہو کر اور شہود و مشاہدہ سے آگے بڑھ کر تمام حجابوں (ظلمانی و نورانی) سے باہر آگئے ہیں، اور یقین کے ساتھ جان گئے ہیں کہ یہ شہود، حضرت حق سبحانہ کا شہود نہیں ہے، اور یہ تجلی، ذات مقدس کی تجلی نہیں ہے، بلکہ اسکے صفات و کمالات میں سے ایک صفت کا ظہور ہے، جو کہ حجاب ذات ہے ... طالب ذات اقدس "شہود صفات و کمالات" سے خوش اور آرام گیر نہیں ہوتا۔ وہ تو حضرت خلیل اللہ ع

Marfat.com

کی طرح ــــ "لا اُحِبُّ الآفلین" اور "انی وجہتُ وجہی" ـــــ پڑھتا ہوا اس شہود کے ماوراء کی طرف دوڑتا ہے "اسم و صفت" سے سوائے ذات کے اور کچھ نہیں سبحانہ تعالیٰ و تبارک و تقدس ـــــــــــ ہ

بوصلش تا رسم صد بار از پا افگند شوقم
کہ نو پروازم و شاخ بلند ے آشیاں دارم

رزقنا اللہ سبحانہ ایمانا بہذہ المعانی و شرّبنا من ہذا المشرب۔

انوار آفتاب جہانداری و سلطنت و آثار برکات و استقامت و ترویج ملت روز افزوں باد۔

الحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ دائماً و سرمداً وعلی آلہ الکرام و صحبہ العظام۔۔۔۔۔

مکتوب (۱۲۵) شیخ ابوالمظفر[۱] برہان پوری کے نام:ـــــــــ

بعد تسمیہ و حمد و صلوٰۃ ـــــ مکتوب مرغوب جو اذواق و اشواق پر مشتمل تھا پہنچا۔ خوش کیا ـــ اللہ تعالیٰ ابواب ترقیات کشادہ رکھے ـــ اعلیٰ مرتبہ کمال پر پہنچائے۔

---

[۱] شیخ الصالح ابوالمظفر الحنفی النقشبندی البرہانپوری: دکن کے رؤسا میں سے تھے، بعدہ اس علاقہ کے ایک عظیم المرتبہ شیخ کامل ہوئے ـــ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ سے بیعت ہو کر ان کی خدمت میں رہ کر بالآخر مرتبۂ مشیخت پر پہنچے۔ پیر و مرشد نے ان کو خلافت دے کر برہان پور کی طرف روانہ کر دیا تھا وہاں انہوں نے سکونت اختیار کی، اور ان کو قبول عظیم حاصل ہوا۔ حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے انتقال کے بعد مروج الشریعۃ خواجہ عبید اللہؒ سے رجوع کر کے فیض حاصل کیا ـــ شیخ عنایت اللہ بالاپوری (بقیہ ص ۲۵۴ پر)

Marfat.com

عبادت و رفعت، ذکر و تلاوت اور نماز میں بڑھائے، اور حقیقت قرآنی اور حقیقت صلوٰۃ سے بہرہ کامل عطا فرمائے ــــــ نماز فقط اسی صورت ظاہری ہی میں محدود نہیں ہے بلکہ عالم غیب میں ایک ایسی حقیقت رکھتی ہے کہ تمام حقائق سے اونچی ہے ۔۔۔۔۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ سے میں نے سنا ہے کہ مثل علم، کلام کو بھی متکلم سے ایک ایسا اتحاد ہے کہ کسی دوسری صفت کو اتنا نہیں ہے، پس اس راہ سے قرب و منزلت کو حاصل کرو ــــــ

فهم من فهم ــــــ اسرار نماز کہاں تک بیان کروں ــــــ ع

قلم اینجا رسید و سر بشکست ۔۔۔

مکتوب (۱۲۷) خواجہ مومن قاضی زادہ برہان پور کے نام :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ــــــ بعد الحمد والصلوٰۃ

و ارسال التحیات ۔۔۔۔۔۔

مکتوب شریف پہنچا ــ مسرت بخش ہوا ــ اور چونکہ احوال و اذواق پر مشتمل تھا اس لئے مسرت پر مسرت بڑھائی ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ترقیات عطا کرے، اور تکبر و پندار سے دور رکھے ۔ لکھا تھا کہ نماز میں ایک ایسی حالت رونما ہوتی ہے کہ حجاب درمیان سے اٹھ جاتا ہے ۔ اور خطرہ غیر بالکل دل میں نہیں گذرتا، اس وقت "خوف بسیار" پیدا ہو جاتا ہے اور اپنے آپ کو

(۱۲۶ کا بقیہ حاشیہ) اور دیگر ہزار ہا اشخاص نے شیخ ابو المظفرؒ سے طریقہ نقشبندیہ حاصل کیا

۱۱۰۰ھ کے لگ بھگ بلدہ برہان پور میں انتقال ہوا ۔

(نزہتہ الخواطر جلد ۶ ۔ وروضۃ القیومیہ رکن دوم)

Marfat.com

مثل خس وخاشاک بھی نہیں پاتا ہوں۔ جاننا چاہئیے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ نماز میں عبد و پروردگار کے درمیان جو حجاب ہے وہ اٹھالیا جاتا ہے۔ ہمارے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نے لکھا ہے کہ :۔ یہ رفع حجاب نہی کی نماز کے ساتھ مخصوص ہے شکر خدائے عزوجل اس نعمت عظمیٰ پر بجالاؤ، اور اس کی کیفیت کے بڑھانے میں کوشش کرو۔ نیز نماز کو آداب و شرائط اور طول قنوت کے ساتھ پڑھا کرو۔ جو قرب نماز کی ادائیگی کے وقت ہوتا ہے وہ اس سے باہر میسر نہیں ___ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا[1] ___ کچھ تھوڑے سے اسرار نماز، عزیزی شیخ ابو المظفر (برہان پوری) کے خط میں بھی لکھے ہیں، اُن کا بھی مطالعہ کرو گے تو بظاہر لطف اندوز ہو گے۔

والسلام

مکتوب (۱۳۲) خواجہ احمد[2] بخاری کے نام:۔ ___

اللہ تعالیٰ جادۂ شریعت غرا و سنت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مستقیم و مستدیم رکھ کر ترقیات صوریہ و معنویہ سے مکرم و ممتاز فرمائے ...

صحیفۂ گرامی نے پہنچ کر مسرت بخشی ___ علالت فقیر کے متعلق دریافت کیا ہے ___ الحمد للہ ___ ان دنوں آرام ہے، لیکن ابھی تک اُٹھنے کی قوت

---

[1] اپنے اہل وعیال کو نماز کا حکم کرو، اور نماز کی ادائیگی پر جمے رہو۔

[2] خواجہ احمد بن خواجہ خاوند محمود عطاری نقشبندی بخاری اکابر عصر میں سے ہیں۔ بادشاہ توران عبدالعزیز کی ایلچی گیری میں ہندوستان آئے، اور بعد معاودت اواخر شعبان ۱۰۸۲ھ میں لاہور میں انتقال کیا۔ حضرت عروۃ الوثقیٰ کے بڑے خلفاء میں تھے۔

Marfat.com

نہیں آتی ہے ـــــ ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم[1] الا فی کتاب من قبل ان نبراھا ـــــ جو کچھ اس طرف سے پہونچتا ہے مرغوب و محبوب ہے۔ کشادہ پیشانی کے ساتھ اور بغیر بل ڈالے اس کا استقبال کرنا چاہیئے یہی راہ بندگی ہے ـــــ بعض احباب تنگی روزگار اور قرضداری کی بنا پر اظہار گلہ کیا کرتے ہیں شکایت کا کوئی موقع نہیں۔ رزق مقرر میں کسی کمی بیشی کا احتمال نہیں ہے۔ رزق کا تنگ کرنا اور رزق کا کشادہ کرنا بس اللہ کے قبضے میں ہے کسی کو اس میں دخل نہیں ہے ـــــ اللہ یبسط الرزق لمن یشاء[2] و یقدر ـــــ طریقہ پسندیدہ یہ ہے کہ بندہ چہرہ دل کو تمام سمتوں سے ہٹا کر ذکر و عبادت الٰہی کی طرف متوجہ کر دے، اور کلیتہً تعمیر آخرت میں کوشش کرے۔ بندے کا مطمح نظر مرضیات الٰہیہ کے سوا اور کچھ نہ ہونا چاہیئے ـــــ واذکر اسم[3] ربك وتبتل الیہ تبتیلا ـــــ امور معاش کو اللہ کے حوالے کرنا چاہیئے، کشود کار بھی اسی کی طرف سے جانے اور اسی سے طلب کرے ـــــ رب المشرق[4] والمغرب لا الہ الا ھو فاتخذہ وکیلا ـــــ حدیث شریف میں

---

[1] نہیں پہنچی کوئی مصیبت زمین اور تمھاری جانوں میں، مگر وہ لکھی ہوئی ہے لوح محفوظ میں اس سے پہلے کہ ہم اس مصیبت کو پیدا کریں۔

[2] اللہ کشادہ کرتا ہے رزق جس کے لئے چاہتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کرتا ہے۔

[3] اپنے پروردگار کا ذکر کر، اور تمام جہتوں سے ہٹ کر اس کی طرف پوری پوری توجہ کر۔

[4] وہ مشرق و مغرب کا پروردگار ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، بس اس کو اپنا کارساز بنالے۔

Marfat.com

آیا ہے :- تباً[1] للذہب والفضۃ قیل فما نتخذ قال لساناً ذاکراً و قلباً شاکراً و زوجۃ تعین علی الاٰخرۃ ــــــ نیز حدیث شریف میں آیا ہے من[2] جعل الہموم ہماً واحداً کفاہ اللہ تعالیٰ سائر ہمومہ ومن تشعبت بہ الہموم من احوال الدنیا لم یبال اللہ تعالیٰ فی ای اودیتہا ہلک ــــــ

سید محمد اور ان کے برادرِ کلاں کے جو کچھ احوال لکھے ہیں وہ بھی معلوم ہوئے تم نے اپنے بھائی کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ پہلے جو کچھ آنکھ بند کر کے دیکھتے تھے اب کھلی آنکھوں دیکھتے ہیں ۔

مخدوما! ــــــ یہ بات ترقیِ باطن پر دلالت نہیں کرتی، کمال اس بات کے ساتھ بھی وابستہ نہیں ہے ــــــ ع

تو مباش اصلا کمال این است و بس

تم نے یہ بھی لکھا تھا کہ :- " یارانِ طریق جو تم سے وابستہ ہیں ۔ جب ان کو (امر باطن میں) کوئی مانع پیش آتا ہے اور توقف واقع ہوتا ہے تو وہ تمہاری طرف توجہ کرتے ہیں

---

[1] ہلاکت ہو سونے چاندی کی (آنحضرت صلعم کے یہ الفاظ سُن کر) صحابہؓ نے عرض کیا پھر ہم کیا جمع کریں ۔ فرمایا :- زبان ذاکر، قلب شاکر اور ایسی بیوی جو آخرت کے لئے مددگار ہو ۔

[2] جس شخص نے اپنے تمام غموں کو ایک غم (غمِ آخرت) بنا دیا ۔ اللہ تعالیٰ اسکے تمام غموں کو دُور کر دے گا ۔ اور جس شخص کو دنیاوی غموں نے گھیر لیا (علاوہ غمِ آخرت کے) تو اللہ تعالیٰ کو پرواہ نہیں وہ کسی بھی وادیٔ غم میں ہلاک ہو جائے ــــــ مشکوٰۃ شریف میں سائر ہمومہ کی جگہ ہم دنیاہ ہے

Marfat.com

تمہاری صورت اُن کو ظاہر ہو جاتی ہے، اور اس جگہ سے گذار دیتی ہے، حالانکہ تم کو اسکی کچھ خبر بھی نہیں ہوتی :

مخدوما ـــــ (بات یہ ہے کہ) "تکمیل وارشاد" کارخانۂ خداوندی ہے (مربی حقیقی تو دراصل) وہی ہے لیکن باعتبار ظاہر یہ معاملہ پیر و مرشد کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اسکے ذریعے سے مرید کا کام درجہ کمال تک پہنچاتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مرشد کو اس توسط کی اطلاع ہو جاتی ہے، اور کبھی نہیں ہوتی۔ ع

از ما و شما بہانہ برساختہ اند

والسلام.. . . .

مکتوب (۱۳۳) شیخ شرف الدین سلطان پوری[1] کے نام :ـــــ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـــــ بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التحیات. . . . .

صحیفۂ گرامی جو بھیجا تھا ـــ پہنچا ـــ بہت افزا ہوا ـــ حلقۂ صبح و پیشین کی پابندی بعد مغرب طریقۂ توجہ بیاراں، گرمی مجلس، تاثیر توجہات اور بطور آثار و ترقیات عظیمہ کے متعلق جو کچھ لکھا تھا اس سے بے انتہا مسرت ہوئی۔

اللّٰھم اکثر اخواننا فی الدین ـــ چاہیے کہ اس امر جلیل القدر کا بیش از بیش اہتمام کریں ـــ حدیث شریف میں آیا ہے :ـ ان احب عباد اللہ

---

[1] آپ حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے خلفاء میں ہیں۔ (روضۃ القیومیہ رکن دوم)

[2] بیشک اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ وہ شخص ہے جو بندوں کو اللہ کا محب بنائے اور اللہ کی محبت کو اسکے بندوں کی طرف متوجہ کرے۔

Marfat.com

الی اللہ من حبب عباد اللہ الی اللہ وحبب اللہ الی عبادہ ۔
تصحیح نیت میں بجان ودل کے ساتھ کوشاں ہوں۔ ہمیشہ ملتجی اور تضرع کناں ہیں ۔۔
حقیقت قرآنی کے تحقق اور "عبور بمافوق" کے متعلق جو کچھ لکھا ہے واضح ہوا۔ چونکہ معاملہ نازک ہے، اسلئے اس کی تفصیل تمہارے حاضر ہونے پر ہوگی۔ جو کچھ اپنے اندر پاتے ہو نعمت عظمٰی ہے۔ اُمید ہے کہ یہ بات دو حال سے خالی نہ ہوگی، یا تو بالفعل حاصل ہے یا قریب الحصول ہے۔ بہرحال شکر خدا بجالاؤ، اور ہمت کرو کہ بحر معرفت سے کوئی موتی ہاتھ لگے، تاکہ سات ایشت کی سعادت کا سبب بنے اور ہشت بہشت حاصل ہوں ۔۔ دوستوں سے دُعا کی اُمید ہے ۔۔۔۔۔۔

والسلام اولاً واخراً ۔۔۔۔

مکتوب (۱۳۷) حاجی محمد شریف کے نام : ۔۔۔۔ (اوّل حصہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔۔۔ الحمد للہ وسلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

تم نے استفسار کیا ہے کہ قرب نوافل اور قرب فرائض کسے کہتے ہیں ؟۔۔۔
جاننا چاہئے کہ قرب نوافل وہ قرب ہے جو عبادات نافلہ پر مرتب ہوتا ہے، ایسا قرب ہوتا ہے کہ وجود سالک درمیان میں رہتا ہے۔ بس یہ قرب، فنا کنندہ نہیں ہے اسلئے کہ صاحب قرب کا وجود ہنوز درمیان میں ہے۔ اسی لئے بزرگوں نے کہا ہے کہ قرب نوافل وہ ہے کہ بندہ فاعل ہو اور حق تعالیٰ اس کا آلۂ فعل ہو ۔۔۔ چنانچہ حدیثِ قدسی میں آیا ہے : ۔۔۔

"لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت لہ سمعاً وبصراً ویداً ورجلاً"[1] ـــــ اور ایک روایت میں یوں آیا ہے:۔ "فبی یسمع وبی یبصر"[2] ـــــ قرب فرائض میں چونکہ محض امر الٰہی کی تعمیل ہے، وجود عابد درمیان میں نہیں ہوتا، پس جو قرب اس پر مرتب ہوتا ہے ایسا قرب ہوتا ہے کہ وجود عارف درمیان میں نہیں رہتا، لہذا کہا گیا ہے کہ قرب فرائض وہ ہے کہ حق تعالیٰ فاعل ہو اور بندہ آلۂ فعل ـــــ چنانچہ حدیث میں وارد ہوا ہے :۔ "الحق ینطق علیٰ لسان عمرؓ" ـــــ ناطق حق ہے، اور زبانِ عمرؓ آلہ سے زیادہ نہیں ہے نیز وارد ہوا ہے :۔ "اتقوا غضب عمر فان اللہ یغضب"[3] ـــ پس قرب فرائض فنا کنندۂ وجود سالک ہے، اور قرب نوافل ایسا نہیں ہے۔

"جمع من القربین" یہ ہے کہ فاعل و آلہ ہر دو حق تعالیٰ ہوں، اور بندہ درمیان میں کچھ نہ ہو ـــــ آیۂ کریمہ :۔ "وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ"[4] ـــــ میں ان ہر سہ قرب کی طرف اشارہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔

---

[1] میرا بندہ برابر نوافل کے ذریعہ مجھ سے قرب حاصل کرتا ہے، یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرتا ہوں، اور اس کی سمع اور بصر اور ید ورجل بن جاتا ہوں۔

[2] پس مجھ ہی سے وہ سنتا ہے، اور مجھ ہی سے وہ دیکھتا ہے۔

[3] عمرؓ کے غصے سے بچو، اسلئے کہ ان کے غصے کے وقت دراصل اللہ غصہ ہوتا ہے۔

[4] اور نہیں پھینکا آپ نے (کنکریوں کو) جبکہ پھینکا، بلکہ اللہ نے ان کو پھینکا۔

Marfat.com

مکتوب (۱۵۰) شیخ محمد باقر لاہوری کے نام :———— (آخری حصہ)

مخدوما! ——— بعض طالبین، جن کے کمالات ابھی قوت سے فعل میں نہیں آئے ہیں ۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اندراج یا انعکاس یا تخیل کے طور پر وہ کمالات متصور ہونے لگتے ہیں، حالانکہ ہنوز ان کا وقت نہیں پہنچا ہوتا ——— لہذا اس معاملہ میں بہت غور و تامل کی ضرورت ہے ۔ ہر طالبین کے اوضاع و اطوار اور استقامت و عدم استقامت کو ملاحظہ کر کے اجازت دینا چاہیئے ۔ میں اُن عزیزوں کے متعلق نہیں کہہ رہا جن کے حالات تم نے لکھے ہیں، بلکہ یہ بات بطور قاعدہ کلیہ ہے، دوستوں کو ملحوظ رکھنی چاہیئے ....

والسلام علیکم وعلی سائر من اتبع الھدیٰ

مکتوب (۱۵۴) فرزندان خواجہ محمد حنیفؒ کے نام :————

(در تعزیت وفات خواجہ مرحومؒ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ——— الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ....

برخوردار سعادت آثار خواجہ عبید اللہ (ابن خواجہ محمد حنیفؒ) مع برادر و ہمشیرگان کمال کو پہنچیں، اور ان کی عصمت پناہ والدہ اور تمام اہل طریق جو وہاں اقامت گزیں ہیں اس جانب سے سلام عافیت انجام قبول کریں ۔ سب کے سب جادۂ شریعت غرّا اور سنت محمد مصطفی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مستقیم و مستدیم اور متابعت شیوخ پر راسخ رہیں ۔ ——— اس حادثۂ جانگاہ کو سن کر کیا لکھوں کہ دوستوں پر کیا رنج و غم گزرا اور کیسی

Marfat.com

جدائی اور مصیبت ہو دار ہوئی ـــــ لیکن چونکہ بارادہ و تقدیر مولائے حقیقی ہے، اسلئے سوائے رضا و تسلیم کے چارہ نہیں ہم نے بھی صبر کیا، تم بھی صبر کرو. اور اللہ کے فعل کے ساتھ راضی و شاکر رہو ـــــ گذرے ہوؤں کو دعا و صدقہ سے یاد کرو. فیوض و برکات خواجہ مرحوم سے اُمیدوار رہو...

دوستوں کو چاہیئے کہ خواجہ مرحوم کی جگہ کو آباد رکھیں، اور طریقۂ خواجہ کا اچھی طرح کما حقہ رکھیں حلقۂ "ذکر و مشغولی" بھی قائم رکھیں۔ آنے جانے والوں کی خدمت کریں اور فرزندان خواجہ کی رضامندی و خدمتگاری میں دل و جان سے کوشاں ہوں، ان کے بچوں کی اچھی تربیت کریں، اور تعلیم آداب دیں۔ ان کے بچے پانچوں وقت نماز باجماعت میں حاضر ہوں، اور بلاناغہ سبق پڑھیں ـــــ کیا کیا جائے، ہم ان سے دُور ہیں ـــ دل کڑھتا ہے ـــــ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو رایگاں نہ کرے گا، درجۂ کمال تک پہنچائے گا ـ انّہ قریبٌ مجیب۔

زہجر دوستاں خوں شد درونِ سینہ جانِ من
فراق ہمنشیناں سوخت مغز اُستخوانِ من

والسلام اوّلاً و آخراً......

مکتوب (۱۵۶) خواجہ عبد الصمد کابلی کے نام :ـــــ

(مواعظ دینی اور بیوفائی دنیائے دنی کے بیان میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم...... بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التحیات...... افسوس! کہ عمر ختم ہوگئی اور کوئی عمل نہ ہوسکا۔

Marfat.com

بیوفائی دنیا " بدیہی اولی " بن گئی ہے۔ فتن و مصائب پے درپے آرہے ہیں۔ دوست اور " جگر گوشہا " کوچ کر رہے ہیں۔ پھر بھی کوئی تنبہ و تذکر نہیں، تو سہ و انابت بھی نہیں غفلت بڑھتی جاتی ہے۔ اور معاصی روز افزوں ہیں ———

" اولا یرون انھم یفتنون فی کل عامٍ مرّۃً او مرّتین ثمّ لا یتوبون ولا ھم یذّکّرون[1] "

یہ کون سا ایمان اور کون سی مسلمانی ہے، کہ نہ تو کتاب و سنت سے پند پذیری ہے اور نہ مشاہدۂ آیاتِ بیّنات سے عبرت حاصل ہو رہی ہے ——— غور کرنا چاہیے کہ وہ یار اور ہمنشیں جو پارسال اور اس سے گذشتہ سال، یکجا ہم سفر و ہم رکاب تھے، مونس و ہمدم تھے ...... وہ کہاں چلے گئے ؟ ——— ع

کجا رفتند آں یاراں کہ بودند مونسِ جانی

کوئی نشان ان کا ظاہر نہیں ہوتا، اور کوئی بھی ان کا نشان نہیں دیتا ۔ سہ

چناں خرمن عمر شاں شد بباد
کہ ہر گز کسے زاں نشانے نداد

——— اللھم لا تحرمنا اجرھم ولا تفتنا بعدھم ———

پس ہم پر اور ہمارے پسماندوں پر لازم ہے کہ عمر دو روزہ کو غفلت میں نہ گذاریں، خواب خرگوش میں مبتلا نہ ہوں۔ اس سرائے فانی سے دل نہ لگائیں۔ اور اس تجربہ تدارک

---

[1] وہ غور نہیں کرتے کہ وہ ہر سال ایک مرتبہ یا دو مرتبہ آزمائش میں پڑتے ہیں پھر بھی تائب نہیں ہوتے، اور نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

Marfat.com

فریفتہ نہ ہوں ۔ مرضیات مولائے حقیقی کی موافقت کریں نفس و شیطاں کے مکر اور گرداب ہوا و ہوس سے کنارہ کشی کریں، گور و قیامت کو پیشِ نظر رکھ کر اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کریں ۔

"وعد نفسك من اصحاب القبور[1]" (الحدیث)

"حیات و وجود موہوم" سے آزاد ہو کر اس موت میں مشغول ہوں جو پیش از موت ہے۔ وہ معدوم جو اپنے پر احکام موجود جاری کرے، اور عنوانِ وجود کے ساتھ ظاہر ہو، اور وہ نیست جو خواہ مخواہ ہست بنے ... ... قابلِ مضحکہ ہے ۔ ؎

وصالِ خود بزعمِ حاسد تا کے
ترویجِ چنیں متاعِ کاسد تا کے

ہستی اور اسکے لوازم ہستی والے موجودِ حقیقی کے ہی شایانِ شان ہیں، اور وضع تنے در تجلی خود ——— اسی کو کہتے ہیں ——— ممکن کا کمال نفی کمال میں مضمر ہے، اور اس کی خیریت سلبِ خیریت ہی میں ہے ——— ؎

در عالم یار ما بجز نام نماند ✦ وز صبح وجود ما بجز شام نماند

چل خسرو گھر اپنے سانجھ پڑی سب دیش : (اے خسرو اپنے گھر چل، سب جگہ شام ہو گئی)۔

... ... ماموں از دوستاں دعائے سلامتی خاتمہ است ...

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے یہ فرمایا کہ:- دنیا میں اس طرح زندگی بسر کرو جس طرح مسافر ہوتا ہے، بلکہ پل پر سے گذرنے والا ہوتا ہے ۔ ارشاد فرمایا:- اپنے نفس کو اصحابِ قبور میں سے شمار کرو ——— (مشکوٰۃ باب الامل والحرص)

Marfat.com

مکتوب (۱۶۲) شیخ محمد یوسف[1] گردیزی پیرزادہ ملتان کے نام :

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔۔۔ خصوصاً علیٰ سید الوریٰ صاحب قاب قوسین او ادنیٰ وعلیٰ آلہ وصحبہ البررۃ التقیٰ ۔

اما بعد ۔۔۔ تمہارا خط پہنچا ۔ جس کی عبارت میں تر و تازگی تھی ۔ یہ ذرہ بمقدار نہ اس خطاب کا سزاوار ہے ، اور نہ اس مضمون مکتوب کا مستحق ۔۔۔ وہ مقدمات جو اپنی تواضع کی بناء پر اپنے نامۂ نامی میں مجھ دور از کار کے حق میں لکھے ہیں وہ بھی صحیح و واقعی نہیں ۔۔۔ اس مسکین سے نجات کی درخواست کرنا ، اور رب الارباب کی طرف متوجہ ہونے کو مجھ سے طلب کرنا ایسا ہے ، جیسا کہ کسی عاریت مانگنے والے سے عاریت چاہنا ، اور کسی محتاج سے سوال کرنا ۔۔۔ فقیر اپنے اندر کوئی مناسبت اس "طائفۂ علیہ" سے نہیں دیکھتا ، اور کوئی شارکت اس "طبقۂ سنیہ" کے اسرار میں نہیں پاتا ۔۔۔ باوجود اس کے جو طالب ، اطراف و اکناف سے آتے ہیں بقدرِ استعداد ، بہرہ ور ہو جاتے ہیں ، اور کمال و اکمال کا خیال کرتے ہیں ۔۔۔ یہ سب برکات بزرگوں کے انفاس نفیسہ کے ہیں ۔۔۔ یہ مسکین درمیان میں کچھ نہیں ۔۔۔ ؏

ما خود نیئم ایں ہمہ الحان ز مطرب ست

---

[1] شیخ محمد یوسف گردیزی رح آپ ملتان کے مشہور گردیزی خاندان کے ایک فرد ، اور حضرت خواجہ محمد معصوم کے ایک مخصوص مرید و خلیفہ تھے ۔ حضرت والا آپ پر بہت مہربان تھے ۔ خلافت دیکر آپ کو ملتان بھیجا ، وہاں کے گرد و نواح میں آپ ہی کے ذریعہ طریقۂ نقشبندیہ کا رواج ہوا ، نہایت مستقیم الاحوال تھے ۔

(روضۃ القیومیہ رکن دوم)

Marfat.com

بلاشک نیستی و عدمیت، ممکن کے اندر ذاتی ہے، باقی تمام کمالات جو توابع وجود ہیں، سب اسکے اندر "مرتبۂ وجوب" سے مستعار و مستفاد ہیں ـــــ ممکن بیچارہ اپنی ذات کو فراموش کر کے اپنے عاریتی کمال کو خیر و کامل تصور کئے ہوئے ہے، اپنے مولا کے مخصوص ترین اوصاف میں شرکت ڈھونڈھ رہا ہے، اور رعونت و انانیت ظاہر کر رہا ہے، یہ نہیں جانتا کہ اس کی ذات عدم ہے، وہ عدم، جو ہر شر و فساد کا منبع ہے۔ جیسا کہ وجود، ہر خیر و کمال کا مبداء ہے ـــــ ممکن کی جہالت ذاتی کی بات ہے کہ وہ اپنے کو کامل سمجھے ہوئے ہے۔ اسکے حق میں کمال تو انتفائے کمال ہی میں ہے، اور اس کی خیریت، سلب خیریت ہی میں ہے ـــــ کسی نے خوب کہا ہے۔ ؎

وصافیٔ خود بزعم حاسد تا کے
ترویج چنیں متاع کاسد تا کے

بات کہیں سے کہیں چلی گئی ـــــ یہ درویش دلریش، توجہ غائبانہ سے اور دعائے ظہر الغیب سے فارغ نہیں ہے، امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ـــــ اس محبت کی بدولت جو اس طبقۂ علیہ سے رکھتے ہو، بزرگوں کے فیوض و برکات سے فیض مند اور ان کے انوار و اسرار سے بہرہ مند ہو جاؤ گے۔ اس محبت کو سرمایۂ سعادت تصور کرو ـــــ حق تعالیٰ اس محبت کی آگ کو سربلند کرے، اور شعلۂ شوق کو مشتعل کردے ـــــ ماسوا سے پورے طور پر رہائی دے، اور سراپردۂ قرب و معرفت میں پہنچا دے ـــــ انّہ قریبٌ مجیب۔

مکرما! ـــــ معاملۂ افادہ و استفادہ، وابستۂ صحبت ہے، خصوصاً ہمارے طریقے میں کہ اس کا دار و مدار صحبت پر ہے ـــــ کسی کامل و مکمل کی صحبت میسر آنے تک

Marfat.com

اوضاعِ شرعیہ اور سُننِ مرضیہ پر مستقیم رہو۔ لہو ولعب اور صحبتِ ناجنس سے بچتے رہو، اور وظائف واذکارِ ماثورہ کے ساتھ اوقات کو معمور رکھو ــــ علومِ دینیہ میں مشغول ہونا بھی اعظمِ عبادات سے ہے۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔ والسلام۔

مکتوب (۱۶۹) محمد یحییٰ کے نام :ــــ

ابوابِ فیوض ہمیشہ مفتوح رہیں ــــ وہ خط جو از راہِ محبت بھیجا تھا، پہنچا ــــ مسرت بخش ثابت ہوا ــــ ذکرِ قلبی کا ملکہ پیدا ہو جانے کو لکھا تھا ــــ اس حالت کو "دوامِ آگاہی" اور "یادداشت" کہتے ہیں ــــ جب تک "حضور وذکر" بتکلف ہے اُس کا نام "یاد کرد" ہے، اور جب ذکر دوام پذیر اور تکلف سے آزاد ہو جاتا ہے "یادداشت" بن جاتا ہے ــــ ؎

دارم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال

در دل ز تو آرزو و در دیدہ خیال

کوشش کرو کہ خطرۂ ماسوا اس طرح دل سے چلا جائے کہ اگر سالہا سال قصداً اور تکلف کیا جائے، خطرۂ غیر دل میں نہ گذرے، بسبب اُس نسیان کے جو دل کو ماسوا سے حاصل ہو چکا ہے، یہ حالت فنائے قلب سے تعبیر کی جاتی ہے، اور "اطوارِ ولایت" میں قدمِ اول ہے ــــ ع

ایں کارِ دولتست کنوں تا کرا دہند

جو خواب دیکھے ہیں واضح و عالی ہیں، اور مناسبتِ تامہ کی خبر دیتے ہیں، حق سبحانہ وتعالیٰ ترقیات عطا فرمائے۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ والسلام اولاً وآخراً۔

Marfat.com

مکتوب (۱۷۲) بیادت پناہ میر محمد ابراہیمؒ[1] کے نام :—

(کمالاتِ محبّت کے بیان میں)

حق سبحانہ وتعالیٰ ابوابِ فیوض کو ہمیشہ مفتوح رکھے — صحیفۂ گرامی پہنچا — خوشوقت کیا — ولولۂ شوق ومحبّت اور بیقراری وبے آرامی کا، جو کہ حد سے فزوں ہے، اظہار کیا ہے — سب باتیں معلوم ہوئیں — ہاں بیشک — ع

در عشق چنیں بو العجبیہا باشد

اس قسم کی محبّت آرزوئے طالبین اور تمنائے سالکین ہے — یہی محبّت چہرۂ کار سے پردہ اُٹھاتی ہے، اور برسوں کا معاملہ گھڑیوں میں طے کر دیتی ہے — گرفتارانِ قیدِ عقل اس محبّت کی قدر نہیں جانتے، وہ اس جنون کو عیب ومرض سمجھتے ہیں — اگر اس معاملہ کا تھوڑا سا راز بھی اُن پر کھل جائے، تو وہ بھی اس جنون کے دیوانے اور بصد آرزو بندشِ عقل سے یکسو ہو جائیں — ؎

عقل گرداند کہ دل در بندِ زلفش چوں خوش است؟
عاقلاں دیوانہ گردند از پئے زنجیر پا

یہ جنوں سرمایۂ سعادت ہے، اور منشأ قرب ومعرفت — حدیث شریف میں ہے :-

---

[1] آپ میر محمد نعمان اکبر آبادیؒ کے صاحبزادے اور اسلام خاں (میر ضیاء الدین حسین) کے داماد تھے۔ اکابرِ عصر میں آپ کا شمار تھا۔ عالمگیر بادشاہ کی طرف سے بطور نذر چھ لاکھ ساٹھ ہزار کی اجناس حرمین شریفین کو لیکر گئے تھے۔ بعد مراجعت، حدود دین میں ۱۰۷۰ھ کو فوت ہوئے۔

(تاریخ محمدی قلمی رضا لائبریری رام پور و مآثر الامراء جلد اوّل)

Marfat.com

"لن یومن احدکم حتی یقال انه مجنون[1] ـــ لکھا تھا کہ:- رمضان شریف کا مُبارک مہینہ سرہند میں گذارنا چاہتا ہوں"ـــ بہتر ہے۔۔ ۔۔

مکتوب (۱۷۵) سرانداز خاں کے نام:ـــ ـــ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـــ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہٖ محمد وّالہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

صحیفۂ گرامی پہنچا۔ بہجت افزا ہوا۔ سلامت وعافیت کے ساتھ جادۂ شریعت و سنّت پر مستقیم رہو ـــ ایّامِ مفارقت بہت زیادہ ہوگئے ـــ شوقِ ملاقات کو کس طرح لکھا جائے ـــ کیا بس کی بات ہے ـــ ہر چیز کا ایک وقت معیّن ہے لکل اجلٍ کتاب جس طرح اللہ تعالیٰ رکھے، اُسی پر راضی رہنا چاہیے ـــ ؎

ہجر یکہ بود مُرادِ محبوب

از وصل ہزار بار بہتر

بہرحال، طاعات وعبادات میں سرگرم، ذکر وفکر میں مشغول رہیں، آمادگیٔ آخرت میں کوشش کریں، مولائے حقیقی کی رضا طلب کریں ـــ اور دُور افتادہ دوستوں کو دُعائے خیر میں یاد رکھیں۔۔۔ ۔۔ ۔۔

والسلام اوّلاً واٰخراً

---

[1] حصن حصین (جزری) میں اس طرح ہے:- اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون (رواہ احمد وغیرہ) یعنی اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ دنیا والے مجنوں کہنے لگیں۔

Marfat.com

مکتوب (۱۷۶) میر عبداللہ پشاوری کے نام :—

(نصیحت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — اللہ تعالیٰ ابواب فیوض ہمیشہ مفتوح رکھے — طریقۂ خواجہ مرحوم (خواجہ محمد حنیفؒ) کو خوب اچھی طرح ملحوظ رکھنا اور انکی متابعت ہاتھ سے نہ دینا۔ دوستوں سے طریق معاشرت عمدہ طریقے پر رکھیں۔ خواجہ مرحوم کے صاحبزادوں کی خدمت و رضامندی میں جان و دل سے کوشش کریں، "احبۂ" دور افتادہ کو دعائے خیر سے یاد رکھیں، کمر ہمت کو عبادتِ مولائے حقیقی میں چست باندھ لیں، اس مہلتِ قلیلہ میں رضامندئ حق تعالیٰ کو حاصل کر لیں — مربی ظاہری (خواجہ محمد حنیفؒ) ہر چند سر سے اٹھ گیا ہے، لیکن مربی حقیقی تو قائم و دائم ہے — "فان اللہ حی لا یموت" — حلقۂ ذکر کو گرم رکھیں، خلوت و تنہائی کے راغب رہیں، رات دن میں دو ایک وقت یکسوئی کے لئے بھی مقرر کرنے چاہئیں۔ "ذکر و فکر"، "تذکر زلات و تقصیرات" "توبہ و استغفار" "نفی وجود و سائر کمالات" نیز "نفی مرادات از خود" اس وقت تنہائی میں کریں۔ اور اس کو غنیمت سمجھیں، باقی اوقات افادہ و استفادہ میں صرف کرنا چاہئیں — والسلام۔

مکتوب (۱۷۸) ملا پائندہ کابلی کے نام :—

(خواجہ محمد حنیفؒ کی تعزیت میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — حامداً و مصلیاً —

دو خط پے در پے پہنچے — مسرت بخشی — شوقِ ملاقات اور موانعِ ملاقات، جو

Marfat.com

لکھے تھے واضح ہوئے ـــــ ہمیں بھی مشتاقِ ملاقات جانیں ـــــ (لیکن) ملاقات، وقت پر مقرر ہے۔ لکل اجل کتاب ـــــ جو کچھ فراقِ خواجہ مرحوم قدس سرہٗ کے متعلق لکھا تھا سب صحیح ہے ـــــ اوروں کا ماتم (فقط) ایک حصۂ زمین میں ہوتا ہے، لیکن ماتمِ اہل اللہ زمین و آسمان میں ہوتا ہے، اور ظاہر و باطن میں سرایت کر جاتا ہے، کیونکہ انکے فیوض و برکات سے سب محروم ہو جاتے ہیں ـــــ اس خبرِ وحشت اثر سے کیا کہوں کہ کس قدر رنج والم رونما ہوا؟ لیکن چونکہ یہ (سانحہ) محبوبِ حقیقی اور فاعلِ مختار کے ارادے سے ہوا ہے، اسلئے صبر و رضا اور تسلیم کے علاوہ چارہ ہی کیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تم نے چند شعر جو "شکایتِ فلک و روزگار" میں لکھے ہیں، اور یہ مصرع بھی اُن شعروں میں ہے ـــــ ع

فلک بامن خستہ بیداد کردہ

یہ بات بہت ہی غیر مناسب ہے ـــــ بیچارہ فلک اور روزگار بے بنیاد، بھلا کیا حیثیت رکھتے ہیں، کہ حوادث اُن کی طرف منسوب ہوں، جو کچھ بھی ہے بارادۂ وتقدیرِ الٰہی ہے، زمان و آسمان کو اللہ تعالیٰ کے فعل میں کوئی دخل نہیں ہے، وہ جو کچھ کرتا ہے انصاف و عدل، ظلم و بیداد کی وہاں گنجائش ہی نہیں ـــــ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ ـــ ظلم و بیداد کو حضرتِ حق جل مجدہٗ میں ثابت کرنا بدترین قباحت ہے۔ استغفر اللہ من جمیع ما کرہ اللہ قولاً وفعلاً وخاطراً ـــ خواجہ مرحوم کے فرزندوں اور ان کی جماعت کی خدمت و رعایت، نیز خانقاہ کی دیکھ بھال میں کوتاہی نہ کریں، بلکہ جان و دل سے یہ کام کریں، اور خواجہ مرحوم کے احسانات کے بدلے میں ان کے فرزندوں کی دلجوئی کریں ـــــ والسّلام۔

Marfat.com

مکتوب (۱۹۰) دوست محمدؐ بیگ کے نام :———

(نصیحت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— حامداً و مصلیاً ———

دو خط پے در پے پہنچے، خوش کیا ——— الحمد للہ کہ عافیت سے ہو، اور یادِ احبا سے غافل نہیں ہو ——— اور اسی کے ساتھ ساتھ تعمیرِ باطن میں بھی مشغول ہو، کوشش کرو کہ راہِ ترقی کھلی رہے ——— من استوی یوماہ فھو مغبونٌ ——— انفاسِ عمر بہت عزیز و غنیمت ہیں سعی کرو کہ بطالت و خواہ مخواہی طریقے پر نہ گذرنے پائیں ———

اہم اشیاء میں مصروف رہنا چاہئیے۔ مراقبہ، ذکرِ لسانی، تلاوت و نماز اور حلقۂ ذکر سے خالی نہ رہیں، اور ان میں سے وقت جس کسی کا تقاضا کرے، اور جس سے جمعیتِ قلب زیادہ ہو، اس میں مشغول رہیں، زبان سے تکرارِ کلمۂ طیبہ کرنے کی جانب زیادہ راغب ہوں، اور جو کہ حضرت ایشان (مجدد الف ثانی) قدس سرہٗ نے لکھا ہے، کہ :" مبتدی اپنے اوقات کو ذکر سے اس طرح معمور رکھے، کہ سوائے ادائے فرائض و سنن مؤکدہ کے، اور کسی چیز میں مشغول نہ ہو" یہ درست ہے لیکن تم اس حکم سے خارج ہو، یہ حکم تو مبتدیوں کے لئے خاص ہے ——— تم تو وقت جو تقاضہ کرے، امورِ مذکورہ میں سے، اور جس سے جمعیت پیدا ہو، اس میں مشغول ہو جایا کرو ———

کچھ باتیں جو نماز سے تعلق رکھتی ہیں، دونوں خطوں میں لکھی تھیں، ان کے مطالعے سے بہت بہت محظوظ ہوا، خصوصاً اس بات سے کہ :" نماز پڑھتے وقت جمعیتِ قلب اور حظ بہت حاصل ہوتا ہے، اور نماز کے علاوہ کسی چیز کے ساتھ مشغول رہنے کو جی نہیں چاہتا، اور جو حرف نماز میں اپنے مخرج سے نکلتا ہے وہ مسرتوں کا اظہار کرتا ہے، وہ اس وقت گویا کہ مجھے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتا ہے " اس بات نے تو بہت ہی خوشوقت کیا، اور

Marfat.com

لذاتِ معنویہ بخشیں ـــــ کسی نے خوب کہا ہے۔ ؎

اندر سخن دوست نہاں خواہم گشتن
تا بر لب او بوسہ زنم چونش بخواند

جو حالت نماز میں رونما ہوتی ہے، وہ تمام حالات سے اونچی ہوتی ہے، اور اصل کا نشان دیتی ہے، بے شائبۂ ظلّیت ـــــ نیز چہرہ کار سے پردہ ہٹا دیتی ہے۔۔۔ والسلام۔

مکتوب (۱۹۳) سیادت پناہ میر محمد یعقوب[1] کے نام: ـــــ
(ذکر و طاعت کی ترغیب میں)

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ـــــ تمہارا مکتوب مرغوب پہنچا ـــــ خوش وقت کیا ـــــ ذکر و فکر کے پابند اور مرضیاتِ الٰہی کے حاصل کرنے میں سرگرم رہو، قوت و جوانی کو طاعات و عبادات میں صرف کرو۔ حدیث: "شابٌّ[2] نشأ فی عبادۃ اللہ" ـــــ تم نے سنی ہوگی ـــــ ہم تم جیسے جوانوں پر رشک و غبطہ کرتے ہیں، ہمارے ایام جوانی تو یوں ہی ہوا و ہوس میں گذر گئے، فی الحال حسرت و ندامت، نقدِ وقت ہے جوانی دوبارہ لوٹ کر آتی نہیں، خواہ مخواہ کی تمنا ہے وہی قصہ ہے کہ کسی نے کہا تھا، کہ:۔

---

[1] غالباً یہ وہی میر محمد یعقوب ہیں۔ جن کا شمشیر خاں خطاب تھا، امرائے عالمگیری میں سے تھے۔

[2] یہ ایک طویل حدیث کا ٹکڑا ہے جس میں سات ایسے اشخاص کا ذکر کیا گیا ہے جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے منجملہ ان کے ایک وہ جوان ہے جس نے عبادت خداوندی میں نشو و نما پائی ہے۔

Marfat.com

"لیت الشباب یعود" (کاش جوانی لوٹ آتی) ـــــ تم "ہجومِ خطرات" سے پریشان نہ ہونا ـــــ اپنا کام کئے جاؤ، اور استغفار کثرت سے کرو۔۔۔۔۔ والسلام۔

مکتوب (۱۹۴) شیخ محمد باقر لاہوری کے نام:ـــــ

(اس بیان میں، کہ مکان کو صاحب مکان سے ایک نسبت ہوتی ہے)

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ـــــ مکتوب شریف پہنچا، مسرت بخش ہوا، خلیفۂ وقت (بادشاہ) کی ملاقات کے متعلق جو کچھ لکھا تھا، مفصلاً معلوم ہوا، حق سبحانہٗ انجام امور بخیر کرے، اور خلیفۂ وقت کو توفیقِ استقامت بخشے، اور اس کو اکابر کے برکات اور ان کی نسبت سے حصۂ کامل عطا کرے۔

گرمئ مجلس اور "احوالِ یاراں" کے متعلق جو کچھ لکھا تھا، وہ بھی بہ تفصیل واضح ہوا، اور سبب خوشنودی و خوشوقتی ہوا، حق سبحانہ دوستوں کو ہمیشہ ترقیات میں رکھے، اور ابواب فیوض مفتوح کرے ـــــ لکھا تھا کہ "جہان آباد میں جس جگہ میں نے منزل اختیار کی تھی، وہ جگہ اتنی بے فیض تھی، کہ بیان نہیں کیا جا سکتا، اس کے بعد جب چند روز اس جگہ میں نے نشست و برخاست کی تو وہ مکان انوار سے بھر گیا ـــــ یہ انکشاف، محسوسات ظاہری کی مانند ہے کہ گنجائش شک نہیں" ـــــ ضرور ایسا ہوا ہوگا ـــــ ع

"وللارض من کاس الکرام نصیب"

مکان کو صاحب مکان کے ساتھ ایک خاص اتصال اور ہمسائگی ہوتی ہے، اور وہ صاحب خانہ کے انوار و برکات کا امیدوار ہوتا ہے ـــــ یہیں سے بزرگی و عظمت بیت اللہ کو قیاس کرنا چاہئے، اور اس کے انوار و برکات کو سمجھنا چاہئے (اگرچہ)

Marfat.com

"ماللتراب ورب الارباب" (چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک) ہمارے حضرت مجددؒ بھی خانہ ہائے سکونت کے انوار و برکات بیان فرمایا کرتے تھے، اور اُن مقامات کے عجائب و غرائب کا اظہار کیا کرتے تھے، جو مکانات اُن مکانات کے پڑوس میں ہوتے تھے، اُن کے برکات بھی بیان فرمایا کرتے تھے، بحالتِ سفر، جس جس منزل، جس جس بستی، اور جس جس شہر میں وہ فروکش ہوتے تھے، اُن "بلاد و قریٰ" کے حقائق اُن پر ظاہر و منکشف ہو جاتے تھے۔

والسّلام اولاً و آخراً۔ ....

مکتوب (۱۹۵) شیخ محمد خلیل اللہ کے نام: ———

(درمیان سے)

..... تم نے لکھا تھا، کہ اگرچہ "ایں حکم بہ باریافتگان جناب قیومیت[1] بے ادبی است" فقیر اس قسم کی عبارت سے ——— جو اس دور از کار کے بارے میں لکھی ہے، راضی نہیں ہے خیر، جو بات گذر گئی گذر گئی، آئندہ یہ لفظ نہ لکھیں ....

مکتوب (۲۰۳) میر سید اسرائیل کے نام: ———

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ ..... اللہ تعالیٰ

---

[1] حضرت خواجہ محمد معصومؒ سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو روضۃ القیومیہ میں قیوم ثانی اور حضرت مجددؒ کو قیوم اول لکھا ہے۔ نہیں معلوم یہ القاب کس اصل کی بناء پر مقرر کیے گئے۔ حضرت خواجہ محمد معصومؒ تو اس مکتوب میں اس قسم کے لقب سے اظہارِ ناراضگی فرما رہے ہیں۔ (فریدی)

Marfat.com

الواب نیوس کسنادہ رکھے۔ نامۂ نامی و صحیفۂ گرامی جو اس مسکین کے نام تھا، اسکے ورود سے مسرت ہوا۔ تم نے ظاہری جدائی و دُوری پر اظہار افسوس کیا ہے ___ ہماری طرف سے بھی اظہار اشتیاق ہے۔ المومن مرآۃ المومن (مومن، مومن کا آئینہ ہے) کو ملحوظ رکھو، نیا کیا جائے، دنیا تو محلِ فراق ہے، محلِ لقا آخرت ہے۔ حق سُبحانہٗ احسن وجوہ کیساتھ وہاں ہم کو جمع کرے، اور اس فراق ظاہری کی تلافی فرمائے۔ لقائے حق تعالیٰ بھی آخرت کے لئے موعود ہے

"مَن کان یرجو لقاء الله فان اجل الله لاٰتٍ"[1] (عنکبوت)

یہ اسلئے ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ موت مقدمات آخرت سے ہے، دُنیا میں جن مشاہدات و معاینات سے تسلی حاصل کی جاتی ہے وہ تو سراب کی مانند ہیں کہ پیاسا اُس کو پانی سمجھتا ہے اور عالی ہمت اس پر فریفتہ نہیں ہوتا، اور اس سراب سے سیراب ہونے کی کوشش نہیں کرتا مشاہدات دُنیاوی تمام تر "ظلال" سے وابستہ ہیں، اور دام خیال سے آزاد نہیں ہیں ___ جو کچھ دیکھا گیا، اور جو کچھ جانا گیا، وہ سب کا سب "غیر" ہے ___ ہاں! نماز چونکہ معراجِ مومن ہے، اور مصلیٔ کامل چونکہ ادائے نماز کے وقت دُنیا سے باہر اور عالم آخرت سے پیوستہ ہو جاتا ہے، اسلئے اگر ادائیگی نماز کے وقت میں اُس دولت کا نمونہ جو کہ آخرت کے ساتھ موعود ہے ___ رونما ہو ___ تو گنجائش ہے ___ دُنیا آخرت کی کھیتی ہے پس جگہ جس قدر بھی زراعت میں افزونی کی جائے گی اُس کا اجر اتنا ہی بھرپور ملے گا،

---

[1] جو کوئی اللہ تعالیٰ کی مُلاقات کا اُمیدوار ہے، بس بیشک اللہ تعالیٰ سے مُلاقات کا وقت (آخرت میں) یقیناً آنے والا ہے

Marfat.com

اور آخرت میں "مراتب قرب و شہود" بھی زیادہ سے زیادہ حاصل ہوں گے۔

افزونی زراعت یا تو کیفیت میں ہوتی ہے یا کمیت میں، اور معتبر وہ افزونی ہے جو کیفیت میں ہو، اسلئے کہ کمیت میں افزونی تو عوام سے بھی ہو جاتی ہے، افزونی کیفیت، خواص کے ساتھ ہی مخصوص ہے، وجہ یہ ہے کہ خواص کے نفوس، دولت فنا و بقا کے ذریعے "اطمینان" کے ساتھ وابستہ ہو کر "آمارگی" سے چھٹکارا پائے ہوئے ہوتے ہیں۔

اس راستے سے طاعت و عبادت بھی ریا، اور "دقائق شرک" سے بعید اخلاص سے قریب، اور قبولیت سے بہت زیادہ قریب ہو جاتی ہے ——— سلوک طریقہ، حقیقت اخلاص کے حاصل کرنے کے لئے ہے، تاکہ بے تکلف اخلاص حاصل ہو جائے اور یہ بات فنائے نفس، اطمینان نفس، اور حصول حقیقت بندگی سے وابستہ ہے، اور یہ سب چیزیں دقائق شرک سے آزادی حاصل کرنے پر موقوف ہیں، تاکہ اسلام حقیقی ظاہر ہو، اور حقیقت صلوٰۃ اور تمام طاعات کی حقیقت جلوہ نما ہو جائے ——— یہ نہیں ہے کہ مقصود حقیقی کو جال میں لے آئیں گے، اور عنقا کا شکار کریں گے ——— ع

"عنقا شکار کس نشود دام باز چیں"

بزرگوں نے کہا ہے کہ علم فنا و بقا صحت نیت اور خلوص عبودیت پر مبنی ہے، اور اسکے علاوہ مغالطہ و زندقہ ہے ——— اللھم ارنا حقائق الاشیاء کما ھی وجنبنا عن الاشتغال بالملاھی بحرمۃ من مازاغ بصرہ وما طغی علیہ وعلی الہ الصلوٰت والتسلیمات ———

والسلام اولاً و آخراً۔۔۔

———

Marfat.com

مکتوب (۲۰۶) حاجی محمد شریف خادم کے نام ــــــــ

(اس بیان میں کہ رضا بقضا اور طلب و دعا میں منافات نہیں ہے)

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ الدعوات ــــ تمہارا خط جو کسر نفسی کے الفاظ پر مشتمل تھا، پہنچا ــــ مسرت افزا ہوا ــــ دریافت کیا تھا کہ حدیث "ان اللہ یحب معالی الھمم" (اللہ تعالیٰ عالی ہمتی کو پسند کرتا ہے) اس بات کی مقتضی ہے کہ "امور عالیہ" کو طلب کیا جائے، اور مقام رضا و عبودیت کا تقاضا ہے کہ کچھ نہ طلب کیا جائے، کیونکہ دعا منافی عبدیت و رضا ہے۔

مخدوما! ــــ یہ سوال مطلق دعا کے بارے میں ہوا کہ دعا و طلب، منافیٔ رضا و تسلیم ہے ــــ جواب یہ ہے کہ منافات نہیں ہے، یہ بات جائز ہے کہ ایک شخص "موجود" پر راضی ہو، اور طالب زیادتی بھی ہو۔ طلب زیادتی ــــ موجود پر عدم رضا نہیں ہے ــــ (دیکھو) "قل رب زدنی علما" اور "وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی" (ان دعاؤں میں طلب زیادتی ہے، اور رضا کے منافی نہیں) دوستان حق تعالیٰ اس کی (فرستادہ) بلا پر راضی ہوتے ہیں، اسکے باوجود اس بلا کے دفع کرنے کی بھی دعا کرتے ہیں ــــ (دیکھو) "انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین" (اس میں دفع بلا کی درخواست ہے) اگر رضا بقضا منافی طلب ہوا کرتی، تو کیوں دعا کا حکم ادھر سے ہوتا۔ (چنانچہ قرآن مجید میں ہے) "وقال ربکم ادعونی استجب لکم" ــــ پس معلوم ہوا کہ رضا و دعا کے درمیان کوئی منافات نہیں ہے ــــ بشارت کے بارے میں جو کچھ لکھا تھا، اس کا جواب اپنے حاضر ہونے پر موقوف رکھیں۔ (فی الحال) قلم کو معذور سمجھیں.....

والدعاء والسلام اولا و آخرا ــــ

Marfat.com

مکتوب (۲۰۸) شیخ خالد سُلطانپوری کے نام :

مکتوب مرغوب پہنچا ۔۔۔۔۔ جو کچھ تنگئ روزگار کے متعلق لکھا تھا، سب معلوم ہوا، اور تفکر کا سبب ہوا، اللہ تعالیٰ عالمِ غیب سے کشادگی کرے، اور امداد فرمائے ۔۔۔۔۔ فقیر اِس بارے میں دُعا کرتا ہے ۔

مخدوما! ۔۔۔۔۔ رزق کا تنگ کرنا، اور کشادہ کرنا ، اللہ تعالیٰ ہی کا فعل ہے، کسی کو اس میں دخل نہیں ہے ۔۔۔۔۔ "اللہ یبسط الرزق لمن یشاء من عبادہٖ ویقدر لہٗ" ۔۔۔۔۔ بندۂ مقبول وہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کے فعل، ارادے، اور تقدیر سے راضی ہو، ماتھے پر بل نہ ڈالے، کشادہ پیشانی اور خوش وخرم رہے ۔ یہ فقر و فاقہ اور تنگیِ معیشت (کبھی) اپنے ایسے خاص بندوں کو عنایت کرتا ہے جو مقصودِ آفرینشِ دُنیا ہوتے ہیں، انسان کی سعادت ہے کہ وہ کسی امر میں اُن برگزیدہ بندوں کے ساتھ شریک ہوجائے ۔ اگر بندہ اس نعمت کی قدر جانے، اور راہِ صبر و رضا اختیار کرے تو اُمید ہے کہ کل روزِ قیامت کو بھی ان بزرگوں کے انوار و برکات میں شریک ہوگا ، اور اُن کے دسترخوان کا بچا ہوا اُٹھائے گا ۔۔۔۔۔ غمگین، پریشان، اور اپنی زندگی سے بیزار نہ ہوں ۔ وہ زندگی جو غفلت میں گذرے، البتہ قابلِ بیزاری ہے ۔ دُنیا میں عیش و تنعم کے لئے نہیں لایا گیا ہے محلِ عیش تو آگے ہے "اللّٰھم ان العیش عیش الاٰخرۃ" دنیا میں طاعت وعبادت کے لئے لائے ہیں، اور یہاں معرفتِ حق مطلوب ہے ۔ اگر ان امورِ مطلوبہ میں خلل و نقصان آئے، تو جائے افسوس ہے ۔۔۔۔۔ دُنیا و مافیہا اس قابل نہیں کہ اسکے فقدان پر زندگی سے تنگ آجائیں ۔۔۔۔۔ اسلئے کہ دُنیا کی تنگی، آخرت کی کشادگی کا سبب ہے ۔

۔۔۔۔۔ والسلام اولاً و آخراً ۔

Marfat.com

مکتوب (۲۱۹) مُلّا فصیح الدین کے نام :——

(آخری سطریں)

مخدوما!—— سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا اِس امر کے ساتھ مشروط نہیں ہے کہ آپ کو اُسی صورت کے ساتھ دیکھا جائے، جس صورت میں مدینۂ منورہ میں آرام فرما ہیں، جس صورت میں بھی دیکھا جائے، اُمید ہے، کہ (حسب ارشاد نبوی) شیطان سے تمثل نہ ہوگا، لیکن اتنا سمجھ لینا چاہیئے، کہ وقائع و منامات، بشرات ہیں، استعداد کی خبر دیتے ہیں، حصول پر دلالت نہیں کرتے، معاملے کو جان کھپا کر، قوت سے فعل میں لایا جاتا ہے ...... والسلام۔

مکتوب (۲۲۰) شیخ سیف الدین (اپنے صاحبزادے) کے نام :——

...... جو کچھ بادشاہ دیں پناہ سلمہٗ ربہ (اورنگ زیب عالمگیرؒ) کے بارے میں مرقوم تھا یعنی "اثرات ذکر در لطائف" "حصولِ سلطانِ ذکر و رابطہ"، "قلتِ خطرات"، "قبولِ کلمۂ حق"، "رفعِ بعض منکرات"، اور "ظہور لوازم طلب" یہ سب باتیں واضح ہوئیں شکرِ خدا بجالاؤ۔ طبقۂ سلاطین میں اس قسم کے اُمور حکمِ عنقا رکھتے ہیں —— حدیث میں آیا ہے :—

"من احیٰی سنتی بعد ما امیتت فلہٗ اجر مأتہ شہید" (جس نے میری سُنّت کو اُسکے مُردہ ہونے کی صورت میں زندہ کیا، اس کو سَو شہیدوں کا ثواب ملے گا) —— اللّٰھم زدہٗ توفیقاً وطلباً وشوقاً وترقیاً فی مراتب قربک ——

فقیر دُعا و توجہ سے فارغ نہیں ہے۔ بادشاہ کی ظاہری و باطنی صلاحیت کا خواستگار ہوں، اُن کے باطن کو نسبتِ اکابر سے معمور پاتا ہوں، اور اُمیدوار ہوں کہ وہ جلد ہی

Marfat.com

"فنائے قلب" کی دولت سے مشرف ہو جائیں گے، یہ فنائے قلب درجاتِ ولایت میں درجۂ اولیٰ ہے ———— ع

"با کریماں کارہا دشوار نیست"

والسلام اوّلاً و آخراً ....

مکتوب (۲۲۱) سلطانِ وقت (اورنگ زیب عالمگیرؒ) کے نام: ————

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— اولیٰ ما یقدم حمد اللہ سبحانہٗ ثم الصلوٰۃ والسلام علی النبی وآلہٖ عن انسؓ[۱] ان رجلاً قال یارسول اللہ متی الساعۃ قال ویلک وما اعددت لھا قال ما اعددت لھا الا انی احب اللہ ورسولہ قال انت مع من احببت قال انس فما رایت المسلمین فرحوا بشئٍ بعد الاسلام فرحھم بھا متفق علیہ ......

اما بعد - کمترین دعاگویان محمد معصوم ———— کھف العالمین

---

[۱] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ :- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) قیامت کب آئے گی ؟- آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا :- تجھ پر افسوس! تو نے قیامت کی تیاری کیا کی ہے ؟ (جو قیامت کو دریافت کر رہا ہے) - اُسنے عرض کیا : میں نے تیاری تو کچھ نہیں کی ہے، مگر اللہ اور اسکے رسولؐ کو محبوب رکھتا ہوں - ارشاد فرمایا :- تو قیامت میں اُسکے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں، کہ آنحضرتؐ کے اِس ارشاد سے صحابۂ کرامؓ کو اتنی مسرت ہوئی کہ میں نے علاوہ اسلام کے کسی چیز سے اتنی مسرت نہیں دیکھی - (بخاری و مسلم)

Marfat.com

ظل اللہ علی العالمین، حضرت امیر المومنین انار اللہ تعالیٰ برھانہٗ کی خدمت میں لکھتا ہے، کہ مکتوب عالی شان، جو بکمال عنایت و مہربانی بقلم عنبریں رقم سے مرقوم کیا گیا تھا ——— خواجہ محمد شریف بخاری نے عزیز ترین زمانہ میں پہنچایا، اور فقرائے بے نوا کو تشریفات جلیلہ سے نوازا ۔۔۔۔۔۔ اس مکتوب سے راہِ طریقت کا شوق ہویدا ہوا ——— اسی لئے مقصد کے حاصل ہونے کی اُمیدواری ہے ——— ایک درویش نے فرمایا ہے، "اگر نخواستے داد، ندادے خواست، یعنی اگر اللہ تعالیٰ کچھ دینا نہ چاہتا، تو طلب کا مادہ ہی نہ پیدا کرتا ——— صوفیاء کا یہ جو مقولہ ہے، کہ: "اذا بکی القلب من الفقد ضحک الروح من الوجد" (جبکہ قلب گمشدگی سے روتا ہے، تو رُوح یافت پر خوش ہوتی ہے) ——— (اس مقولہ کی رو سے) گریۂ دل کو جو کہ از راہِ طلب و شوق پیدا ہوا ہے، یافتِ رُوح پر دلیل قرار دیا گیا ہے ——— اس کی تفصیل یہ ہے کہ "لطائفِ خمسۂ عالمِ امر" آپس میں پڑوسیوں کا حکم رکھتے ہیں، ان میں بعض لطائف ایک دوسرے سے زیادہ لطیف ہیں، اور جو بھی لطیف تر ہے عالمِ غیب سے نزدیک تر ہے، اور حضرتِ وہّاب سے فیوض حاصل کرنے میں آگے بڑھا ہوا ہے، جب کبھی ان لطائف میں سے کسی لطیفہ پر کوئی عطیہ وارد ہوتا ہے، تو دوسرا "لطیفہ" جو اس سے قریب ہے خبر دار ہو جاتا ہے، اور اس دولت پر رشک و غبطہ کرتا ہے، اس کی طلب میں کوشش کرتا ہے، اور اس کو گریۂ شوق دامنگیر ہو جاتا ہے ——— اگر کسی لطیفے پر بھی "واردِ غیبی" نمودار نہیں ہوتا، تو تمام لطائف غافل رہتے ہیں، اور راہِ طلب بند ہو جاتی ہے ——— پس گریۂ قلب دلیل ہے اس امر کی کہ رُوح کو کچھ مل گیا، اسلئے کہ قلب و رُوح کو آپس میں نسبت ہمسائگی اور اتصال حاصل ہے

Marfat.com

ایک کی یافت سے دوسرا واقف ہے، اور اس دولت کے نہ پانے سے نالاں اور اسکی طلب میں رواں ہے ـــــ الحمد للہ والمنّۃ کہ فقیر زادہ (شیخ سیف الدین سرہندی) "منظورِ نظرِ قبول" ہوگیا ہے، اور اس کی صحبت مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جو کہ فقیر زادے کا شیوہ ہے، اس پر آپ نے اظہارِ شکر و رضامندی کیا ہے، ہیں اس عطیے (اظہارِ شکر) پر شکرِ خداوندی بجالایا، اور یہ امر سبب ازدیادِ دُعاگوئی ہوا ـــــ کیا عجب نعمت ہے کہ اس طمطراقِ بادشاہت اور دبدبہ سلطنت کے ہوتے کلمۂ حق، سمع قبول میں آئے، اور ایک "نامراد" کا قول، مؤثر ثابت ہو ـــــ

"فبشر عبادِ[1] الذین یستمعون القول فیتّبعون احسنہٗ اولئک الذین هداهم اللہ واولئک هم اولوا الالباب ـــــ (سورۃ زمر) وصلّی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمّدٍ وّآلہٖ اجمعین وبارک وسلّم۔

مکتوب (۲۲۷) سلطانِ وقت (حضرت اورنگزیب عالمگیرؒ) کے نام :ـــــ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـــــ بعد حمد وصلوٰۃ ـــــ قال اللہ تبارک وتعالیٰ ـــــ کلّ شیءٍ هالکٌ الا وجهہ[2] وقال النبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ـــــ ولنعم ما قال لبید[3] الا کلّ شیءٍ ما خلا اللہ باطل۔

---

[1] پس مژدہ دیدیجئے میرے اُن بندوں کو جو بات کو سُنتے ہیں، پس پیروی کرتے ہیں نیکوترین بات کی یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہدایت اللہ تعالیٰ نے کی ہے، اور یہ لوگ صاحبانِ عقل وخرد ہیں۔

[2] اللہ کی ذات کے علاوہ ہر چیز فانی ہے۔

[3] لبید نے یہ بات کیا اچھی کہی ہے۔ آگاہ ہوجا، اللہ کے علاوہ ہر چیز باطل ہے (یعنی بے حقیقت اور فانی ہے)۔

Marfat.com

حق تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز فانی ولاشے محض ہے۔ ایک باطل ہے، جو "حق نما" ہے، ایک عدم ہے جو "وجود آسا" ہے ـــــ ہر چیز کی ذات عدم ہے، اور عدم ہر شر و نقص کا ماوی و ملجا ہے کسی چیز میں صفاتِ کمال کا پایا جانا "مرتبۂ وجوب" سے مستعار و مستفاد ہے ـــــ پس خیر و کمال کا مرجع جناب قدس ہے، اور شر و نقص تمام تر "ممکن" کی طرف راجع ہیں۔ آیۂ کریمہ:۔ ما اصابك من حسنةٍ فمن الله وما اصابك من سیئةٍ فمن نفسك[1] ـــــ اس معنیٰ کی تائید کر رہی ہے۔

ممکن کمال نادانی سے اپنی ذات کو فراموش کئے ہوئے اور اپنی شرارت اور نقصِ ذاتی سے آنکھ بند کئے ہوئے اپنے کمالاتِ عاریتی کو خیر و کامل خیال کر رہا ہے، اور اپنے کو "مبدأ حسنات" سمجھے ہوئے ہے ـــــ اس نے ایک "بنیاد دراز" اسی بے بنیاد تخیل پر رکھی ہے، اسی وجہ سے مولائے حقیقی سے دعویٰ ہمسری کرتا ہے، یہیں سے رعونت و انانیت پیدا ہوتی ہے ـــــ عجیب معاملہ ہے، کہ "اصل" جو کہ کمال و جمال کیساتھ آراستہ ہے، در پردہ ہے، اور نظر سے پوشیدہ ہے، اور "ظل" جو کہ منبع نقص و شرارت ہے اپنے کو خواہ مخواہ عنوانِ اصل کے ساتھ ظاہر کر کے ناظرین پر جلوہ گر ہو رہا ہے ؎

پری نہفتہ رُخ و دیو در کرشمہ و ناز
بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبیست

جب کوئی سالک، عنایاتِ ربانی کی برکت سے اپنی عدمیت ذاتی پر اطلاع پاتا ہے، اور اپنے صفاتِ کمال کو حق تعالیٰ کے کمالات کا پرتو یقین کرتا ہے، اور ان عارضی

---

[1] جو بھی بھلائی تجھے پہنچتی ہے، وہ اللہ کی طرف سے ہے، اور جو برائی تجھے پہنچتی ہے، وہ تیری ذات سے ہے۔

Marfat.com

کمالات کو بالکلیہ اصل کے حوالے کرتا ہے، اور اپنے آپ کو، جو کہ آئینۂ کمالات ربّانی ہے، محض خالی پاتا ہے، اور معدوم محض دیکھتا ہے، تب جاکر فنائے حقیقی سے مشرف ہوتا ہے، اور "انانیتِ امّارہ" سے چھٹکارا پاتا ہے، پھر "نفسِ امارہ" تدریجاً "نفسِ مطمئنہ" بنتا ہے۔ اُسی وقت نعمتِ حق اُسکے حق میں کامل ہوتی ہے۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں ؎

چوں ہدایستی کہ ظلّ کیستی

فارغی گر مُردی و در زیستی

اسکے بعد ——— عرض ہے ——— کہ مکتوب عالی شان نے سعید ترین زمانہ میں پرتوِ نزول ڈال کر فقرائے بے نوا کو بہجت و فرحت سے نوازا ——— ؎

ز آمدنش چو گل شگفتم

دامن دامن بہار رفتم

آپ کے مکتوب کے فصاحت رنگیں اور بلاغت معانی و نکات کا کیا بیان کروں ؎

ففی کل لفظٍ منہٗ روضٌ من المنیٰ

وفی کل سطرٍ منہٗ عقدٌ من الدرر[1]

اس سے پہلے فقیر زادے (شیخ سیف الدین) کے خط میں "کیفیتِ سبقِ باطن" ... لکھ چکا ہوں، نظرِ عالی سے گذرا ہوگا ——— آپ نے دُعا، و توجہ غائبانہ کی طلب اس "شکستہ" سے کی ہے، ہر چند پہلے بھی اکثر دُعا کرتا تھا، اور توجہ میں مشغول رہتا تھا لیکن اس وقت جب کہ اس قسم کی مہربانیاں اور خصوصیات درمیان میں

---

[1] اسکے ہر ہر لفظ میں آرزؤوں کا ایک باغ مضمر ہے، اور ہر ہر سطر میں موتیوں کا ایک ہار پنہاں ہے۔

Marfat.com

آگئی ہیں "جمع ہمت" کے ساتھ سلسلۂ علیہ نقشبندیہ کے طریق معہود پر ترقی باطن، اور ویاد کیفیت استقامت، نیز نصرت ظاہر کے لئے دعا کرتا ہوں، اور کسی طرح کوتاہی پر راضی نہیں ہوں ــــ آپ نے "بارِ گرانبارِ جہانداری" اور حسنِ خاتمہ کے متعلق بھی اظہار کیا تھا ــــ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے آپ کو اس بارہ میں خوف عنایت فرمایا ہے، اسلئے بہت کچھ (اچھی) امیدیں ہیں ــــ یہ خوف کارہائے مشکل کو آسان کردیتا ہے ــــ حدیث میں آیا ہے:- لا یجتمع خوفان خوف الدنیا وخوف الآخرۃ ــــ فقیرزادے کی ادائیگی خدمات اور لوازمِ خیراہی آپ کی نظر میں پسندیدہ ہیں، یہ بات اس کے لئے موجبِ سعادت و باعثِ امتیاز ہوئی ــــ فقیرزادہ جو کہ صاحبِ کمالاتِ صوری و معنوی ہے، عزلت اور عدمِ اختلاط کی عادت رکھتا تھا، چند آدمیوں میں بیٹھنے کی بھی اس کو عادت نہ تھی، لیکن محض خیرخواہی نے اس کو اس بات پر آمادہ کیا ہے (کہ آپ کے پاس گیا)......
مربّیِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہے، وہ خود دردِ طلب دیتا ہے، اور اپنی طلب میں دوڑاتا ہے اور خود راہِ وصل کھولتا ہے ــــ ع

"ازما وشما بہانہ برساختہ اند"

آفتابِ سلطنت و کوکبِ معدلت تابندہ و درخشاں باد...... ......

ــــ والسلام اولاً و آخراً

لے خوفِ دنیا اور خوفِ آخرت کسی شخص واحد کے اندر جمع نہیں ہوتے (یعنی اگر کسی کے اندر خوفِ آخرت ہوگا، تو خوفِ دنیا سے محفوظ رہے گا)۔

Marfat.com

مکتوب (۲۳۱) میرزا لطیف بخاری کے نام :-

(آخری حصّہ)

...... تم نے لکھا تھا، کہ: "ایک دن آپ کے حقائق و معارف کا ذکر ہو رہا تھا بات سُلطانِ ذکر پر چلی، تو صدرِ اہلِ مجلس نے کہا کہ اب تک میں نے اس نام کا کوئی ذکر نہیں سُنا اور کتابوں میں بھی نظر سے نہیں گذرا، آیا یہ اولیائے سابق کی اصطلاح یا اُنکی کوئی حالت ہے؟"

مخدوما! ـــــ سُلطانِ ذکر ہمارے طریقے میں زبان زد اور شائع و ذائع ہے اور ہم نے اپنے پیروں سے اس کو سُنا ہے، ہمارا ایجاد کردہ نہیں ہے، جو کچھ بھی ہے بزرگوں کی چیز ہے ...... (قطبِ عالم) حضرت شیخ عبدالقدوس (گنگوہیؒ) جو کہ اکابر مشائخ ہند سے ہوئے ہیں، اور جن کا زمانہ حضرت خواجہ احرار کے قریب قریب ہے ...... ان پر ...... اخیر عمر میں "استغراق و بیخودی" غالب ہوگئی تھی، چنانچہ اکثر استغراق میں رہتے تھے۔ اوقات نماز میں بآوازِ بلند اُن کو بیدار کیا جاتا تھا، اس راز کو اُن سے معلوم کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ "میں نے دل کو ذکر سے بہت کوٹا ہے، اسلئے "سُلطانِ ذکر" ہر وقت غالب رہتا ہے اور وہ مجھ کو مجھ سے اُچک لیتا ہے۔"

تم نے یہ بھی لکھا تھا، کہ: "اگر دس آدمی خلفاء میں سے اس مُلک (علاقۂ بخارا) میں ہیں تو گنجائش ہے، اسلئے کہ اس علاقے کی وسعت بہت ہے، طالبانِ حق کی خبر گیری آپ کے ذمّے کی گئی ہے، اِسلئے ضروری ہے کہ ربع مسکوں کی خبر گیری آپ ہی کریں۔"

مخدوما! ـــــ یہ مسکین اپنے آپ کو کسی گنتی میں نہیں گنتا، اپنے کو لاشئے خیال کرتا ہے اسی وجہ سے کسی امرِ اہم کو انجام نہیں دے سکتا، اور بھلا میں مولائے حقیقی کے زیرِ تصرف کام میں اپنے کو کیسے دخیل کرسکتا ہوں ــــــ ۵

Marfat.com

من ہیچم و کم ز ہیچ ہم بسیارے

از ہیچ کم از ہیچ نیاید کارے

مربّی حقیقی تو اللہ تعالیٰ ہے اور "ربع مسکوں" اور سوائے اسکے اُسی کے تحت تصرف ہیں۔ ع

"از ما و شما بہانہ بر ساختہ اند"

اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کہ کسی شخص کو اپنے دوستوں میں سے کسی سے فیض مند کر دے، اور درجۂ کمال تک پہنچائے، تو اُس شخص کو اس بزرگ کی صحبت میں پہنچا دیتا ہے، یا اُس بزرگ کو اس طالب کے پاس پہنچا دیتا ہے۔ ۔۔۔۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ہم جیسے مجوران دُور از کار کو تو سوگِ ہجر اور ماتمِ عصیاں کرنا ضروری ہے، اور رعایتِ شریعت کے ساتھ ساتھ گوشۂ نامرادی کو اختیار کرنا اہم چیز ہے۔ ۔۔۔۔۔ ہمیں خود مرضیاتِ خداوندی میں کمرِ ہمت کو چُست باندھ لینا چاہیئے ـــ واذکر اسم ربك وتبتل الیہ تبتیلا ـــ اب جو بھی مناسبت رکھتا ہے، فیض حاصل کرے گا، ورنہ نہیں ـــ والسّلام اولاً و آخراً۔

مکتوب (۲۳۲) اپنے صاحبزادے شیخ سیف الدینؒ کے نام:ـــ

(آخری حصہ جس میں مجالسِ سُلطانی کا ذکر ہے)

۔۔۔ لکھا تھا کہ: "مجالسِ سُلطانی میں عجیب اسرار جلوہ گر ہوتے ہیں جوں ہی اُن کی محفلوں میں داخلہ ہوتا ہے "عروج و نزول" کی کیفیات کیساتھ ممتاز کر دیا جاتا ہے"۔ ٹھیک ہے، اہلِ کمال ہر قطعۂ زمین سے نئے فیوض و اسرار جو اُسکے مناسب حال ہیں، مشاہدہ کرتے ہیں، اور ہر زمین سے اُس زمین کے مناسب، کمال کو حاصل کرتے ہیں۔

Marfat.com

کسی زمین کو "معاملات فنا" کے ساتھ مناسبت ہوتی ہے، اور کسی کو کمالاتِ بقا کے ساتھ موافقت ہوتی کسی قطعے کو عروج سے مناسبت ہے اور کسی کو نزول سے ——

حرم مکہ کے کمالات و معاملات جدا ہیں، حرم مدینہ کے فیوض و کاروبار جدا —— ع

ہر خوش پسرے را حرکاتِ دگر ست

تم نے بادشاہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا تھا، کہ اُن کے اندر وسعتِ لطیفۂ اخفیٰ اور اس سے مناسبتِ تامہ کا پتہ چلتا ہے۔ اس بات کے مطالعے سے خوشی ہوئی —— لطیفۂ اخفیٰ سب سے بڑا لطیفہ ہے، اور اس کی ولایت سب ولایات سے اونچی ہے۔ اس لطیفے کو خاص سرورِ کائنات کے ساتھ خصوصیت حاصل ہے —— علیہ وآلہ الصلوات والتسلیمات والبرکات —— فقیر بھی بادشاہ کے اندر لطیفۂ اخفیٰ کی مناسبت پاتا ہے —— والغیب عند اللہ ——

مکتوب (۲۳۴) خواجہ محمد وفا حصاری کے نام: ——

بعد تسمیہ و حمد و صلوٰۃ —— مکتوب مرغوب وصول ہوا —— جو کچھ حوادثِ روزگار کے بارے میں لکھا تھا، معلوم ہوا۔

مخدوما! —— سب باتوں کو جانب اللہ سمجھنا چاہیے، اور "کشائش کار" کو اُسی کی طرف سے تلاش کرنا چاہیے —— وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ.........

مخدوما! —— تم نے خط میں فقیر کے نام کو حق تعالیٰ کے نام کے اوپر لکھا ہے —— یہ بات اچھی نہیں ہے —— توبہ کرو —— اِسکے بعد ایسا نہ ہونا چاہیئے۔ بظاہر تم نے

Marfat.com

ایسا ہوا کیا ہوگا، یہ سوال تو ہے وابستہ ہے درکار ہے ——— ابواب ترقیات مفتوح باد۔

مکتوب (۲۳۷) امان بیگ کے نام :———

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التحیات۔
مکتوب شریف پہنچا، خوشوقت کیا ——— تفرقات دنیائے دنی، کثرت قرض، اور بدسلوکی اہل خانہ کی شکایت تم نے لکھی تھی، ان سب احوال کو منجانب حق سمجھو، اور ان امور کے پیش آنے پر حق سبحانہ وتعالیٰ سے حجاب میں نہ رہو، بلکہ ان صوری حوادث کے ذریعے سے جمعیت معنوی کے اسباب مہیا کرو۔

در دل ما غم دنیا غم معشوق شود
بادہ گر خام بود پختہ کند شیشہ ما

ایک طالب راہ نے ایک ماہر راہ سے شکایت کی، کہ میں ہجوم خطرات سے پریشان ہوں ——— اُسنے کہا کہ آیہ :- الا انہ بکل شیٔ محیط کے معنی کے بموجب جبکہ احاطہ وشمول مطلوب معلوم ہے، تو خطرات کو اسباب وصل میں سے شمار کرنا چاہیئے، نہ کہ موجبات فصل میں سے ———
اور ہمیشہ ابواب مشاہدہ کو مفتوح رکھنا چاہیئے، اور روزن غفلت کو بند ...... اور خواب میں جو تم نے دیکھا ہے کہ :- پیش فقیر، بساط شطرنج کھلی ہوئی رکھی ہے، اور فقیر نے تم سے کہا ہے کہ تمام لوگ، جو حاضر ہیں وہ تو ہمارے ساتھ شطرنج کی بازی لگا چکے ہیں، اب تمہارا نمبر ہے آؤ ہمارے ساتھ کھیلو اور تم نے کھیلنا شروع کر دیا، اسکے بعد تمہاری آنکھ کھل گئی"

مخدوما! ——— بساط شطرنج اور اس کا کھیلنا عبارت ہے، راہ حق میں وجود بشریت کی بازی لگا دینے سے ——— یعنی دوسرے تو اپنی جان کی بازی لگا چکے، اب تمہاری نوبت ہے ——— یہ باختن "تعلقات بشری سے آزادی اور صفات بشری کی فنا

Marfat.com

کے معنی ہیں ہے ــــــــ ؎

پارسا مارا بمقامر گفت و اللہ راست گفت ؛ از بدید ہر دو جہاں را من بیک جو باختم

مکتوب (۲۳۹) شیخ ابو المظفر برہانپوری کے نام :ـــــــــ

(آخری حصّہ)

۔۔۔ مدّت ہوگئی کہ فقیر ضعف بدنی میں گرفتار ہے، اور اہم کاموں کی انجام دہی سے عاجز ہے، اسکے باوجود اہلِ طلب کو اطراف و اکناف سے مور و ملخ کی مثل، کثیر تعداد میں یہاں لایا جارہا ہے ــــ بقدرِ طاقت اُن کے احوال کی پرداخت کی جاتی ہے۔ آثارِ عظیم مسترشدین و مریدین میں پیدا ہورہے ہیں، اور اُن کا شعلۂ شوق سربلند ہو رہا ہے، وہ اوّل قدم میں علائق و ماسوئی سے آزادی حاصل کرلیتے ہیں (لیکن) "خستگی و گرفتاری" اس "بے حاصل" کے حصّے میں آئی ہے، اور قرعۂ ہجر و دُوری اس (عاجز) کے نام پر نکلا ہے مگر کیا ہو سکتا ہے ؟ ــــــ ؎

ہجر یکہ بود مرادِ محبوب ؛ از وصل ہزار بار خوشتر

یہ ہجر، مجمع کثیر کے وصل کا سبب اور یہ دُوری، دوسروں کی حضوری کا باعث، اور یہ "گرفتاری" خلقِ بسیار کے شوق کا وسیلہ بن رہی ہے ــ فہم من فہم ــ والسّلام اوّلاً و آخراً۔

مکتوب (۲۴۲) مخدوم زادہ عالی درجہ شیخ سیف الدینؒ کے نام :ــــــ

(شروع کا حصہ سُلطانِ وقت سے متعلق تھا)

بعد الحمد والصّلوٰۃ وارسال التحیات ــــــــ مکتوب مرغوب پہنچا۔

Marfat.com

خوشوقت کیا ___ جو کچھ "بادشاہِ دین پناہ" کے حالات کے متعلق مرقوم تھا، وہ واضح ہوا
طبقۂ سلاطین میں اس قسم کے اُمور، غرائبِ روزگار سے ہیں ___ اَللّٰھُمَّ زِدْ ......

مکتوب (۲۴۳) شیخ سیف الدین کے نام: ______

نامۂ نامی آں فرزندِ گرامی رسیدہ بہجت افزا گردید ___ محبّ الفقراء کامگار خاں
کے خط کا جواب لکھ کر بھیجا گیا ہے، وہ جواب، فوائد و نصائح ضروریہ پر مشتمل ہے ___
حق تعالیٰ تاثیر بخشے ______ ؎

نصیحت گوش کُن جاناں کہ از جاں دوست تر دارند
جوانانِ سعادت مند پندِ پیرِ دانا را

مکتوب (۲۵۳) اپنے صاحبزادے خواجہ محمد اشرف کے نام: ______

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ___ مکتوب مرغوب محبت اسلوب
فرزندی ارشدی نورچشمی رسیدہ خوش وقت ساخت و مضمون آں بوضوح پیوست ___
اپنے حالات لکھتے رہا کرو، اوقات کو وظائفِ طاعات و مُراقبات سے معمور رکھو ___
"دال" سے "مدلول"، "ظل" سے "اصل"، "علم" سے "حیرت"، "گفتگو" سے "خاموشی"
"پوست" سے "مغز"، اور "لفظ" سے "معنیٰ" کی طرف متوجہ ہو جاؤ ______ ؎

قومے ز وجودِ خویش فانی ؛ رفتہ ز حروف در معانی

... جو کچھ تم نے لکھا ہے کہ اپنے آپ کو "محمدی المشرب" پاتا ہوں ___ مبارک ہے ___
سعادت آثارا! فقیر بھی یہی معنیٰ تمہارے بارے میں سمجھ رہا ہے۔ ان ربّک واسع المغفرۃ

Marfat.com

مکتوب (۲۵۴) اپنے صاحبزادے شیخ صبغۃ اللہؒ کے نام :

(تربیت طلبہ اور رضامندیٔ اخوانِ طریقت کی ترغیب میں)

فرزندی توفیق آثاری لا زالت کرامتہ واستقامتہ بجمعیت بانند۔

شکرِ خدا کہ عزیزم محمد حنیف تم سے بہت راضی ہیں ـــــ اخوانِ طریق کی رضامندی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ہے ـــــ حدیث شریف میں آیا ہے : ـــــ "من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ" (جس نے احسان کرنے والے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا، اُس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا)۔

دوسری بات یہ کہنی ہے، کہ طالب حق مستورات کی ایک جماعت تم سے متعلق ہے، اپنے آپ کو ہر طریقے سے جمعیت کے ساتھ رکھ کر اس جماعت کی بھی جمعیت کا ذریعہ بنو، اور احوال لکھتے رہا کرو ـــــ واللہ سبحانہ الموفق۔

مکتوب (۲۵۵) (مکتوب الیہ کا نام درج نہیں ہے)

بعد حمد و صلوٰۃ .... آدمی جب تک ماسوی اللہ میں گرفتار ہے، اور اس کا صحنِ سینہ ماسویٰ کے نقوش سے منقش ہے، تب تک وہ مرضِ باطن میں مبتلا ہے اور قربِ حق تعالیٰ سے دُور و مہجور ہے، اس مرض کے ازالے کی فکر اور اس علتِ معنوی

لہ صاحبزادہ شیخ صبغۃ اللہ سرہندیؒ ۔ آپ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے ۱۰۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد ماجد سے علم و معرفت میں کسبِ کمال کیا۔ ۹ ربیع الاول ۱۱۲۰ھ میں انتقال کیا۔ (نزہۃ الخواطر جلد ۶، بحوالہ تذکرۃ الانساب مؤلفہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ)۔

Marfat.com

کے دفع کرنے کا علاج اس فرصتِ قلیل میں کر لینا سب سے زیادہ ضروری ہے، بزرگوں نے
اس مرض کا ازالہ، ذکرِ کثیر کے ساتھ متعلق کیا ہے، اور طہارتِ باطن کا حاصل کرنا یادِ حق
پر موقوف رکھا ہے۔ (قرآن میں ہے) یا ایّھا الذین اٰمنوا اذکروا اللہ ذکرًا
کثیرًا و سبّحوہ بکرۃً و اصیلا ـــــ ذکرِ کثیر اُس وقت متحقق ہوتا ہے جبکہ
غفلت اسکے پیچھے نہ ہو، غفلت اس راہ میں سمِّ قاتل، اور مرضِ باطن کی ممد معاون ہے۔
ایک درویش کا مقولہ ہے کہ اگر کوئی سعادت مند، اللہ تعالیٰ کی طرف تمام عمر متوجہ رہا،
اور ایک لحظہ اس سے غافل ہو گیا، تو جو چیز اُس سے فوت ہوئی وہ اُس سے زیادہ ہے
جو اُسے حاصل ہوئی ـــــ اس ذکر کا کمال یہ ہے کہ ماسوٰی، میدانِ سینہ سے اپنا
بوریا بستر باندھ کر رخصت ہو جائے، اور [illegible] سوبات سے سینہ پاک و مصفّا ہو جائے۔
نہ خوشئ دنیا سے خوش ہو، نہ غمِ دنیا سے غمگین ہو ـــــ اگر تکلفاً بھی ماسوٰی کو اپنے
سامنے لانا چاہے تو وہ سامنے نہ آسکے، بوجہ اس نسیان کے جو باطن کو ماسوٰی سے
حاصل ہو گیا ہے ـــــ اگر اس قسم کا نسیان حاصل نہیں ہوا تو پھر ذکرِ حق، یادِ ماسوٰی
سے آمیزش کئے ہوئے ہے، اور جس چیز میں شرکتِ غیر ہو، وہ شایانِ بارگاہِ قدس نہیں۔
چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ الا للہ الدین الخالص .. .. .. اس حالت کو
"فنا"، سے تعبیر کرتے ہیں، یہ اس راہ کا قدمِ اوّل ہے ـــــ "سیر الی اللہ" اس مقام پر
انجام کو پہنچ جاتی ہے، اسکے بعد "سیر فی اللہ" اور سیر در کمالاتِ اسمائی و صفاتی
شروع ہوتی ہے۔ یہ دوسری سیر "سیرِ معشوق در عاشق" کہلاتی ہے، اسلئے کہ عاشق
اس مقام میں سیر سے سیراب ہو چکا ہوتا ہے ـــــ ؎

آئینہ صورت از سفر دور ست ٭ کاں پذیرائے صورت از نور ست

Marfat.com

اس سیر کا کمال عالم آخرت کے ساتھ متعلق ہے۔ اس دُنیائے فانی کے معاملات اُس عالم باقی کے معاملات کے ساتھ جو نسبت رکھتے ہیں وہ محض صورت ہی صورت ہے اور دریائے محیط کے مقابلے میں شبنم کا حکم رکھتے ہیں ___ پس عالی ہمت لوگوں کی نظر عالم آخرت پر ہوتی ہے، وہ اس عالم فانی کے (عارضی) کمالات سے دھوکے میں نہیں آتے، اور سیراب نہیں ہوتے ___ اسی بنا پر آنسرورِ انس و جان صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیث میں خبر دی گئی ہے :۔ "[۱] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم الحزن متواصل الفکر" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اُن کمالات کے جو آپ کو حاصل تھے، دُنیا سے خوش نہیں تھے، اس سے اعراض کئے ہوئے تھے ___ بالآخر "اللھم الرفیق الاعلیٰ" زبان سے ادا فرماتے ہوئے آخرت کی طرف سدھار گئے ___ آخرت میں ظاہر ہے کہ آپ کا یہ حزن وغم دُور ہی ہو جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ ___ اسلئے کہ مقام آخرت مقام حزن نہیں ہے، حزن و غم تو دُنیا ہے ___ آیۂ: "[۲] ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ" اس حقیقت کی گواہ ہے وہ معاملہ جو آخرت کیلئے موعود ہے اُس کا آغاز موت سے ہوتا ہے ___ (بزرگوں کا مقولہ ہے) :۔ "[۳] الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب" ___ قرآن شریف میں ہے :۔ "من کان یرجوا لقاء اللہ فان اجل اللہ لآت" ___ یہ بھی اسی طرف اشارہ ہے ___ یہ معاملہ اگر کسی کو نماز میں ___ جو کہ معراج مومن ہے، اور

---

۱ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ حزن و فکر میں رہا کرتے تھے۔

۲ اور عنقریب اللہ کی وہ عنایت ہوگی کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔

۳ موت ایک پل ہے، جو حبیب کو حبیب سے ملاتا ہے۔

Marfat.com

دنیا سے کٹنے اور آخرت سے جڑنے کا ذریعہ ہے ___ رونما ہو ___ تو اسکی البتہ گنجائش ہے ___ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :- وقتِ نماز وہ حجاب جو درمیان بندہ و خدا ہے اٹھ جاتا ہے - اور "ارحنی یا بلال وقرۃ عینی فی الصلوٰۃ" میں بھی اسی طرف اشارہ ہے ___ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ "محلِ شادی و رضا" آخرت ہے، اور "محلِ درد و فقدان" دنیا ہے ___ اس عالمِ فانی کی بہترین پونجی اگر کچھ ہے تو وہ درد و اندوہ ہے، اور اس دسترخوان کی سب سے عمدہ نعمت سوز و گداز ہے ___ اس جگہ کی بے آرامی، آرام ہے، اور یہاں کے سوز میں ساز ہے۔ یہاں پر وصل طلب کرنا، دریا کو کوزے میں ڈھونڈھنا، اور آفتاب کو "طشتِ آب" میں تلاش کرنا ہے ___ یہ عالمِ فانی ایک مزرعے سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا، یہاں پر "وہاں" کیلئے جس قدر افزونیٔ زراعت کی جائے گی، ثمرات بے اندازہ کی امید ہے ___ یہ "دارِ عمل" ہے "دارِ اجر" تو آگے آرہا ہے ___ وقتِ عمل میں اجرت طلب کرنا بیکار بات ہے ___ البتہ اگر کسی (خاص بندے) کو دنیا ہی میں حکمِ آخرت عطا فرمادیا کہ اس دنیا ہی میں اسکے اخروی اجر برسائے جائیں، اور آخرت کے اجر میں بھی کمی نہ واقع ہو ___ تو یہ ممکن ہے ___ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خلیل علیٰ نبیّنا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں فرماتا ہے :- واتیناہ اجرہٗ فی الدنیا وانہ فی الاٰخرۃ لمن الصالحین ___ ؎

اگرچہ ایں لحظہ ممکن کا یہ شب نیست
زبختِ مقبلاں ایں ہم عجب نیست

ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم -

___ والسلام اولاً و آخراً

Marfat.com

مختصر تذکرہ اورنگ زیب عالمگیرؒ

(جن کے نام اس مجموعہ میں متعدد اہم مکاتیب ہیں)

سلطان الہند اورنگ زیب عالمگیرؒ ___ شاہجہاں کے صاحبزادے تھے _ ارجمند بانو ممتاز محل کے بطن سے ۱۵ ذیقعدہ ۱۰۲۸ھ کو شب یکشنبہ میں بمقام دوحد پیدا ہوئے ___ آفتاب عالم تاب تاریخِ پیدائش ہے _ ۳۹ سال، ۱۱ ماہ، ۲۰ یوم کی عمر میں ۱۰۶۸ھ کو تخت نشین ہوئے ___ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم سے تاریخِ جلوس نکلتی ہے ___ پچاس برس، ۲ یوم حکومت کرکے ۲۸ ذیقعدہ ۱۱۱۸ھ بروز جمعہ دکن میں انتقال کیا ___ روح و ریحان وجنت نعیم سے تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے خلدآباد (دکن) میں مدفون ہوئے ___ اکانوے سال تیرہ یوم کی عمر ہوئی _ خلدِ مکاں بعدِ وفات لقب پایا ___ مولانا سیّد محمد قنوجی اور علامہ سعد اللہ خاں اور دیگر فضلائے عصر سے عربی و فارسی کی تعلیم حاصل کی ___ تفسیر و حدیث پر کافی عبور تھا، ترکی بھی جانتے تھے ۔ درویش مزاج، ماہرِ علم دین، عدل گستر، اور انتہائی شجاع و مدبر تھے ۔ انکے حسنِ سیرت اور تقویٰ شعاری کی ہر منصف مزاج ہمعصر مورخ و سیرت نگار

Marfat.com

نے تعریف کی ہے۔ حافظِ قرآن بھی تھے ــــ اور کمال یہ کہ تختِ حکومت پر بیٹھ کر قرآن حفظ کرنا شروع کیا، اور تیسوں پارے اپنے سینے میں محفوظ کئے ــــ سنقرئک فلا تنسیٰ سے تاریخ آغازِ حفظ۔ اور "لوحِ محفوظ" سے اختتامِ حفظ کی تاریخ برآمد ہوتی ہے۔
حضرت مجدد الف ثانیؒ کی وفات کے سال ۵ برس کی عمر تھی، اُن کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ سے بیعت تھے، اور حضرت خواجہ سیف الدین سرہندیؒ نبیرۂ حضرت مجددؒ سے سلوک طے کیا تھا ــــ خواجہ محمد نقشبندؒ (رحمۃ اللہ) اور خواجہ محمد زبیرؒ کی زیارت سے بھی (حسبِ قولِ صاحب روضۃ القیومیہ) مستفیض ہوئے۔
اب ان کی کچھ خصوصیات مآثرِ عالمگیری اور نزہۃ الخواطر جلد ۶ سے بطورِ خلاصہ یہاں لکھی جاتی ہیں ــــ
حضرت خلد مکاں (عالمگیرؒ) مذہبی معاملات کے بیحد پابند تھے، حنفی المذہب سُنّی تھے۔ اسلامی فرائض خمسہ کی پابندی اور اُن کے اجرا میں بیحد کوشاں رہتے تھے ہمیشہ باوضو رہتے، اور کلمۂ طیبہ و دیگر اوراد و وظائف ہر وقت زبان پر جاری رہتے تھے نماز اوّل وقت مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا فرماتے تھے ــ جمعہ کی نماز مسجد کبیر میں عام آدمیوں کے ساتھ پڑھتے تھے ــ زکوٰۃ شرعی کی ادائیگی کا خاص اہتمام تھا ــــ رمضان کا مقدس مہینہ ادائے صوم اور پابندی تراویح وغیرہ میں بسر ہوتا تھا ــــ ہر ماہ ایام بیض (۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) کے روزوں کے بیحد پابند تھے ــــ ہر ہفتے پیر، جمعرات اور جمعہ کا روزہ بھی رکھتے تھے ــــ رمضان کے آخری عشرے میں مسجد میں اعتکاف فرماتے تھے ــ حج بیت اللہ کے بیحد مشتاق تھے، مگر موقع نہ مل سکا ــــ ہر سال اور کبھی ہر دوسرے تیسرے سال حرمین شریفین کے غریب زائرین و مجاورین کیلئے

Marfat.com

رقمِ کثیر ارسال کرتے رہتے تھے، اور حجاج کا ایک گروہ بادشاہ کی نیابت میں طوافِ حج وسلام رسائی میں ہمیشہ مصروف رہتا تھا ــــ مزامیر سے سخت پرہیز تھا ــــ غیر مشروع لباس زیبِ تن نہیں فرمایا۔ چاندی سونے کے برتنوں سے اجتناب تھا ــــ مجلس میں کبھی غیبت نہیں ہو سکتی تھی ــــ جھروکے میں درشن کی رسم موقوف کر دی، ہر روز دو یا تین مرتبہ منظرِ عام پر تشریف لاتے تھے، داد خواہ بغیر کسی روک ٹوک کے حاضرِ خدمت ہو سکتے تھے ــــ بحد کشادہ پیشانی سے داد خواہوں کی تمام شکایات سُنتے، اور بے حد شفقت کے ساتھ تسلی فرماتے ــــ بادشاہِ رعیت نواز نے کبھی ایسا حکم نہیں دیا جو رفاہِ عام کے خلاف ہو ــــ زنانِ بازاری اور فواحش و منکرات کے شیدائی دار الحکومت سے خارج کر دیئے گئے تھے، اور تمام ممالک محروسہ میں شرعی و اخلاقی احکام جاری کیے گئے تھے۔ احتساب کا محکمہ قائم تھا۔ عاملانِ احتساب، مجرمین سے باز پرس کرتے تھے ۔غربا اور مساکین کی راحت رسانی کے لیے دار الحکومت میں، نیز دیگر علاقوں کے بہت سے شہروں میں خیرات خانے قائم کیے۔ کثیر تعداد میں شفاخانے تعمیر کرائے، مسافروں کے لیے سرائیں تعمیر کرائیں، ایک سڑک اورنگ آباد سے اکبر آباد (آگرہ) تک، دوسری لاہور سے کابل تک، تیسری لاہور سے کشمیر تک بنوائی ـ مطالعہ کا بہت شوق تھا ــــ امام غزالیؒ وغیرہم صوفیاء کی کتابیں زیرِ مطالعہ رہتی تھیں ــــ دو لاکھ روپے کے صرف سے فتاویٰ عالمگیری کو مرتب کرایا۔ علماء کے لیے وظائف مقرر کیے، مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ درس و افادہ میں مشغول رہیں۔ مشائخ کے لیے بھی رقم مقرر کی، تاکہ وہ عبادتِ الٰہی میں دلجمعی کے ساتھ مشغول رہیں ــــ وظائف میں وہ مسلم و غیر مسلم کا فرق نہیں کرتے تھے، چنانچہ حضرت عالمگیرؒ کے وہ فرامین آج تک بنارس اور دیگر شہروں میں موجود ہیں، جن سے اس حقیقت کا پتہ چلتا ہے ــــ

Marfat.com

نسخ، نستعلیق اور خطِ شکستہ میں خاص مہارت حاصل تھی، اپنے ہاتھ سے قرآن شریف لکھتے تھے ـــــ ایک قرآن جو بادشاہ بننے سے پہلے لکھا تھا، اُسکو مکۂ معظمہ بھجوایا، اور دوسرا قرآن جو بعدِ جلوس لکھا تھا سات ہزار روپے کی جلد بندھوا کر مدینۂ منوّرہ کو بھیجا۔
فنِ انشاء میں بھی خاص مہارت تھی۔ رقعاتِ عالمگیری اُن کی انشاء نگاری کا بہترین نمونہ ہے۔ کبھی کبھی شعر بھی کہتے تھے، ایک شعر یہ ہے ؎

غمِ عالم فراواں است و من یک غنچۂ دل دارم
چساں در شیشۂ ساعت کنم ریگِ بیاباں را

ذخیرہ

زمانۂ علالت میں بھی نماز باجماعت اور اوراد و وظائف کا اہتمام تھا۔ یومِ وفات یعنی اٹھائیسویں ذیقعدہ ۱۱۱۸ھ (جمعہ) کی صبح کو فجر کی نماز کے لئے باہر آئے تھے ـــــ بیہوشی ہو جانے کے بعد بھی یادِ الٰہی سے غافل نہ تھے ـــــ عین عالمِ نزع میں کرب و اضطراب کے باوجود تسبیح و تہلیل میں مشغول رہے۔ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اس دارِ فانی سے سفر کرنے کے لئے جمعہ کا دن نہایت خوب و مبارک ہے ـــــ یہ آرزو پوری ہوئی۔ اسی روز ایک پہر دن گزرنے کے بعد یادِ الٰہی میں مصروفیت کے عالم میں رُوحِ پُرفتوح نے روضۂ جنّت کی راہ لی ـــــ آپ کی وصیت کے مطابق جسمِ مبارک کو خلد آباد (دکن) میں سرگروہِ اربابِ یقین حضرت شیخ زین الدینؒ کے مقبرے کے اندر پیوندِ خاک کیا گیا ـــــ

(ماخوذ از مآثرِ عالمگیری و نزہۃ الخواطر، جلد ۶)

Marfat.com

تذکرہ مجدد الف ثانی

مجدد الف ثانی نمبر الفرقان کا تازہ کتابی ایڈیشن

الفرقان کے مجدد الف ثانی نمبر میں پہلی بار یہ حقیقت سامنے آئی تھی کہ امام ربانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کا وہ کون سا امتیازی کارنامہ ہے جسکی وجہ سے آپکو کسی ایک صدی کا نہیں بلکہ الف ثانی یعنی پورے دو ہزار سالہ (از ۱۰۰۱ھ تا ۲۰۰۰ھ) کا مجدد امت نے مان لیا ہے۔ الفرقان کے اس نمبر کی اشاعت پر اکیس برس گزر چکے ہیں، اس عرصہ میں خاص کر اسلامی دنیا کے حالات میں بہت کچھ تبدیلیاں ہوئی ہیں ان تبدیلیوں کو اور انکے دینی تقاضوں کو دیکھ کر یہ یقین بڑھ جاتا ہے کہ واقعۃً حضرت موصوف پورے "الف ثانی" کے مجدد ہیں اور ہمارے اس دور کیلئے بھی انکے تجدیدی کام میں پوری رہنمائی موجود ہے۔

یہ حقیقت آپ پر اس کتاب کے مطالعہ سے کھلے گی جس میں
مجدد الف ثانی ؒ کے ذاتی حالات بھی ہیں اور انکے تجدیدی
کام کی تفصیلات بھی، نیز آپکے تمام مشہور خلفاء کا تذکرہ بھی۔

صفحات ۳۵۲ • سائز متوسط • قیمت ۱۲/

کتب خانہ الفرقان لکھنؤ

PRICE 6/-

—: Cover Printed at :—
RUBY Printers, Aminabad, Lucknow.

Marfat.com

تذکرہ مجدد الف ثانی

مجدد الف ثانی نمبر الفرقان کا تازہ کتابی ایڈیشن

الفرقان کے مجدد الف ثانی نمبر میں پہلی بار یہ حقیقت سامنے آئی تھی کہ امام ربانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کا وہ کون سا امتیازی کارنامہ ہے جس کی وجہ سے آپ کو کسی ایک صدی کا نہیں بلکہ الف ثانی یعنی پورے دوسرے ہزار سالے (از ۱۰۰۱ھ تا ۲۰۰۰ھ) کا مجدد امت نے مان لیا ہے۔ الفرقان کے اس نمبر کی اشاعت پر پچیس برس گزر چکے ہیں، اس عرصہ میں خاص کر اسلامی دنیا کے حالات میں بہت کچھ تبدیلیاں ہوئی ہیں ان تبدیلیوں کو اور ان کے دینی تقاضوں کو دیکھ کر یہ یقین بڑھ جاتا ہے کہ واقعۃً حضرت موصوف پورے "الف ثانی" کے مجدد ہیں اور ہمارے اس دور کے لیے بھی ان کے تجدیدی کام میں پوری رہنمائی موجود ہے۔

یہ حقیقت آپ پر اس کتاب کے مطالعے سے کھلے گی جس میں مجدد الف ثانیؒ کے ذاتی حالات بھی ہیں اور ان کے تجدیدی کام کی تفصیلات بھی، نیز آپ کے تمام مشہور خلفاء کا تذکرہ بھی۔

صفحات ۳۵۲ • سائز متوسط • قیمت ۱۲/

کتب خانہ الفرقان لکھنؤ

PRICE 6/-

—: Cover Printed at :—
RUBY Printers, Aminabad, Lucknow.

Marfat.com

ف ص
176

مکتوبات

خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ

تلخیص و ترجمہ

مولانا نسیم احمد امروہی

521

Marfat.com